بسم اللہ الرحمن الرحیم

تذکرہ

تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت شیخ عبد الغنی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۲۶ھ

مصنف

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی

آستانہ شامی

۱۴۲ جی گلشن راوی

لاہور

850

شمی ۶۹۸

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تذکرہ

تاج العارفین قطب الاقطاب

حضرت شیخ عبد النبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المتوفی ۱۱۲۶ھ

مُصنّف

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی

آستانہ شامی

۱۷۲ جی گلشن راوی

لاہور

Marfat.com

53596

جملہ حقوق بحق مصنّف محفوظ ہیں

نام کتاب : تذکرہ تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبد النبی شامی نقشبندیؒ
پیش لفظ : جناب سردار علی احمد خاں صاحب، جنرل منیجر میوچل انشورنس کمپنی، لاہور
عرض مصنّف : الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی
فضیلتِ قرآن پاک : الحاج جناب شیخ ساجد جاوید اکبر القادری
ڈپٹی سیکرٹری، سروسز، حکومتِ پنجاب
ناشر : صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی
خطاطی : محمد عاشق ندیم قادری، تلمیذ سید نفیس شاہ صاحب مدظلہ
فوٹو گرافی : جناب جتندر کمار بہل کھتری، پنجابی باغ دہلی بھارت
پازیٹو میکرز : جناب شوکت حسین بن چودھری نذیر احمد مرحوم، لاہور
جناب شیخ اشفاق احمد، اُجالا پریس، لاہور
آر۔ این سکینر پروسس ہاؤس، لاہور
بائینڈنگ : انبالہ بک بائینڈنگ ہاؤس لاہور
مطبع : قومی پریس، ۵۰، لوئر مال، لاہور
تاریخ طباعت : محرّم الحرام ۱۴۰۸ھ مطابق ستمبر ۱۹۸۷ء
بار : اوّل
تعداد : پانچ سو

لِلتَّقْسِیْمِ وَالتَّوْزِیْعِ فِیْ سَبِیْلِ اللهِ

منجانب :

- صاحبزادہ مجیب الرحمٰن شامی خلف شیخ فیض الرحمٰن شامی۔
- الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی بن شیخ عبد الحکیم

Marfat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
بسم اللہ شریف	۵
اسم ذات تحریر کردہ حضرت میاں شیر محمدؒ	۶
منقبت درشانِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم	۷
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نامۂ مبارک بنام سلطان مقوقس	۸
پیش لفظ	۹
عرضِ مصنف	۱۱
فضیلتِ قرآن پاک و منظوم شجرۂ قادریہ	۱۴
مناجات بدرگاہِ مجیب الدعوات	۱۷
صلوٰۃ و سلام بحضور خیر الانام	۲۱
نعت شریف درشان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	۲۲
نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم	۲۵
فخر الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے جسدِ مبارک کی حفاظت	۳۲
اصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے اجسادِ مبارکہ کی حفاظت	۳۴
شجرۂ طریقت نقشبندیہ	۳۹
تاجُ العارفینؒ کا نقش مبارک	۵۲
آپؒ کی جائے پیدائش اور خاندان	۵۳

عنوان	صفحہ نمبر
آپؒ کی ولادت	۵۴
آپؒ کی ابتدائی تعلیم	۵۵
آپؒ کا قبولِ اسلام	۵۶
آپؒ کی بیعت	۵۷
آپؒ کے پیر و مرشد کے مختصر حالات	۵۸
آپؒ کا فنافی الشیخ کا درجہ	۶۳
آپؒ کی حضرت عبداللہ کوہاٹیؒ سے ملاقات	۶۴
آپؒ کے پیر و مرشد کی پیش گوئی	۶۶
آپؒ کے خلیفہ مولانا شہریارؒ کی لاہور بدری	۶۷
آپؒ کی شادی مبارک	۶۸
آپؒ کی پیر و مرشد کے ساتھ ہمسفری	۷۰
تذکار مقدس حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ	
فخر الانبیاء رسالت مآب رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم	۷۱
حضرت خواجہ خضر علیہ السلام	۷۲
سلطان العارفین حاجی عبداللہ سلطانپوریؒ	۷۳
قطب عالم حضرت حاجی سید محمد طاہر عالمپوریؒ	۷۴
حضرت شاہ محمد غوث لاہوری	۷۵

Marfat.com

عنوان	نمبر شمار
حضرت علامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ	۷۶
حضرت ذبیح الدین اشرف لکھنوی	۷۷
حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی	۷۸
حضرت سید علیم الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ	۷۸
حضرت مولانا جان محمد جالندھری	۷۹
حضرت سید حسن رسول نما رحمۃ اللہ علیہ	۸۲
حضرت سید محمد فاضل الدین بٹالوی	۸۳
حضرت مولانا غلام حسین رحمۃ اللہ علیہ	۸۴
الشیخ میاں عبدالغفور عرشی قادری مدظلہ	۸۵
پروفیسر جناب میاں مشتاق احمد بھٹی مدظلہ	۸۶
آپ کی علمی قابلیت	۸۸
آپ کا شاہچوراسی میں قیام	۹۶
آپ کی عظمت اور بزرگی کا تذکرہ	۹۷
کرامات اولیاء اللہ	۱۰۵
کرامات اولیاء اللہ بعد از ممات	۱۰۷
کشف الصدور	۱۱۱
آپ کی کرامات	۱۱۹
حضرت بابا نظام شاہ کی کرامت	۱۴۴
آپ کی آل و اولاد کے لئے دعا	۱۴۶
آپ کا وصال	۱۵۱
ارشادات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم	۱۵۵

عنوان	نمبر شمار
ارشادات حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ	۱۵۶
در [illegible] قطب عالم حاجی سید محمد طاہر عالمپوری	۱۸۴
در مدح حضرت تاج العارفین	۱۸۶
منقبت در شان حضرت تاج العارفین	۱۸۹
آپ دے والد ماجد دی حضرت شاہ مجدد دے دربار وچ حاضری	۱۹۳
آپ دا سوہرے رلے دے پنڈ وچ آون دا واقعہ	۹۶
سنگ بنیاد درگاہ	۰۰
آپ دا رلے سوہرے نوں جواب	۰۶
حضرت تاج العارفین دیاں کرامتاں	۰۸
حضرت تاج العارفین دا عالی مقام	۱۴
شامی رنگیا گیا	۲۰
کرامت خواجہ امام شیر ببر	۲۱
حضرت حافظ مکل دا واقعہ	۵
پنڈت لچھی رام دا واقعہ	۷
اک یہودی دا واقعہ	۰
اک ہندو فقیر دا واقعہ	۶
اک ہندو لڑکی دا واقعہ	۸
اک غیر مرئی مخلوق دا واقعہ	۲
زوجہ مطہرہ دا واقعہ	۵
شجرۂ نسب حضرت تاج العارفین	۲
ماخذ	۷
تصاویر عرس مبارک ۱۹۸۰ تا ۱۹۸۵ء	۹

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے

Marfat.com

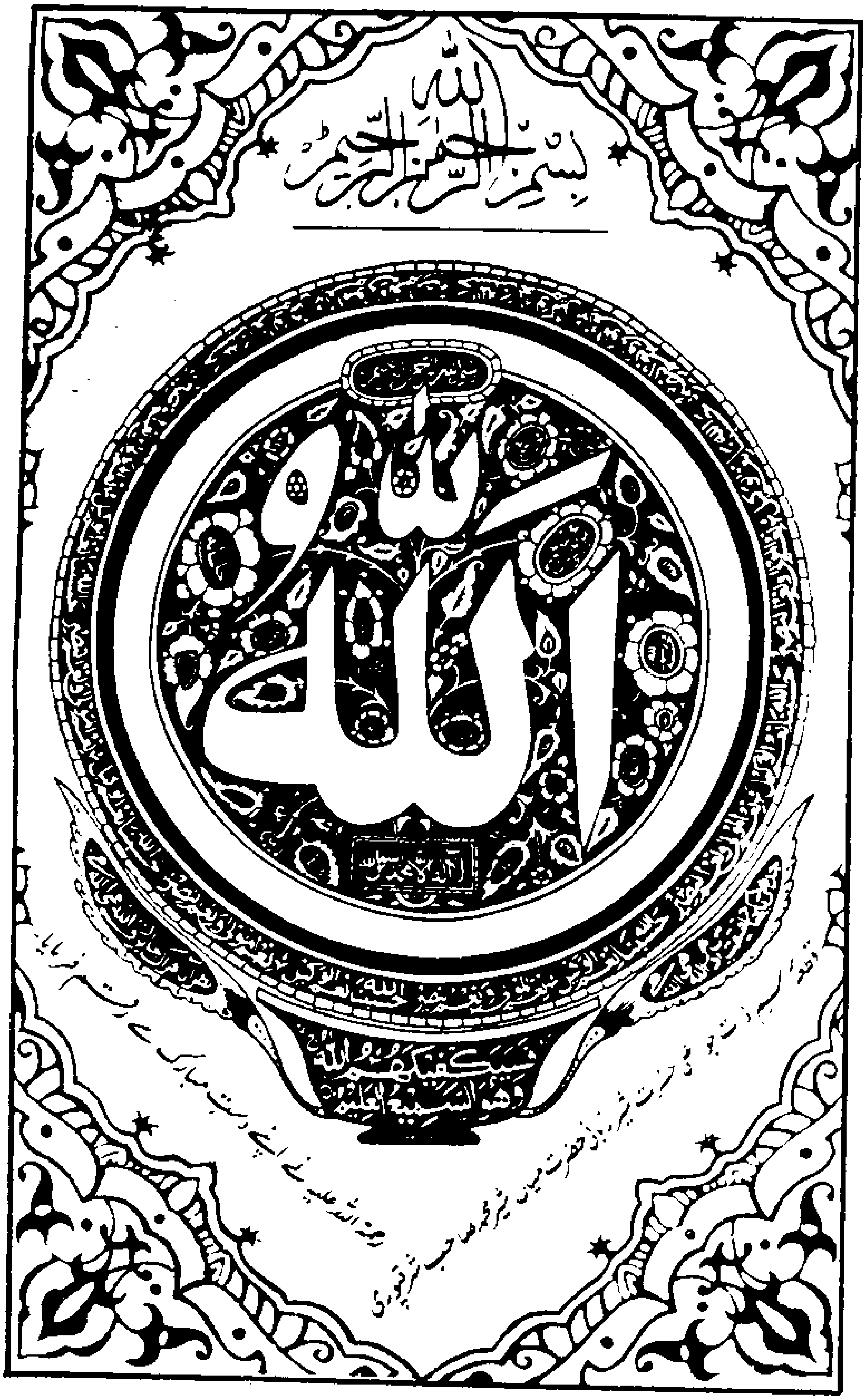
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ
فسیکفیکھم اللہ
وھو السمیع العلیم
قطعہ اسم ذات جو کہ حضرت شیر ربانی حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

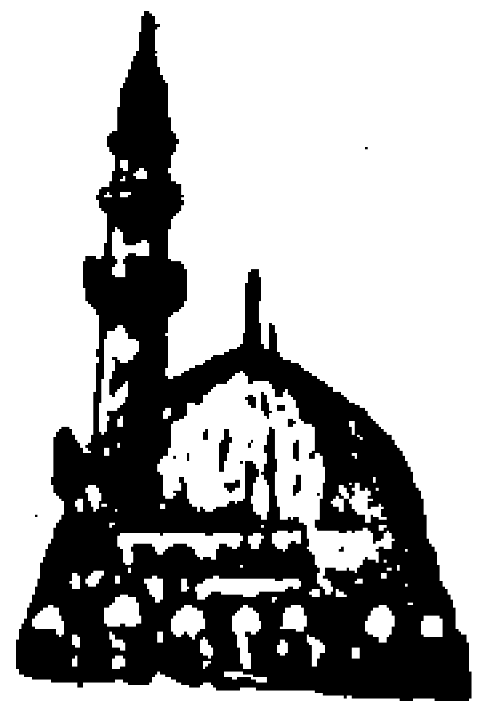

بلغ العلیٰ بکمالہ
کشف الدجیٰ بجمالہ
حسنت جمیع خصالہ
صلوا علیہ وآلہ

آپؐ اپنے کمالات کے ساتھ بلند مقامات پر پہنچے
آپؐ نے اپنے حسن و جمال سے ظلمت کو نور سے بدل دیا
آپؐ کے تمام خصائل و عادات حسین ہیں
آپؐ کی آل پر درود بھیجیے

(حضرت شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ)

Marfat.com

فرمان والاشان جناب رسول مقبول ﷺ بنام سلطان مقوقس

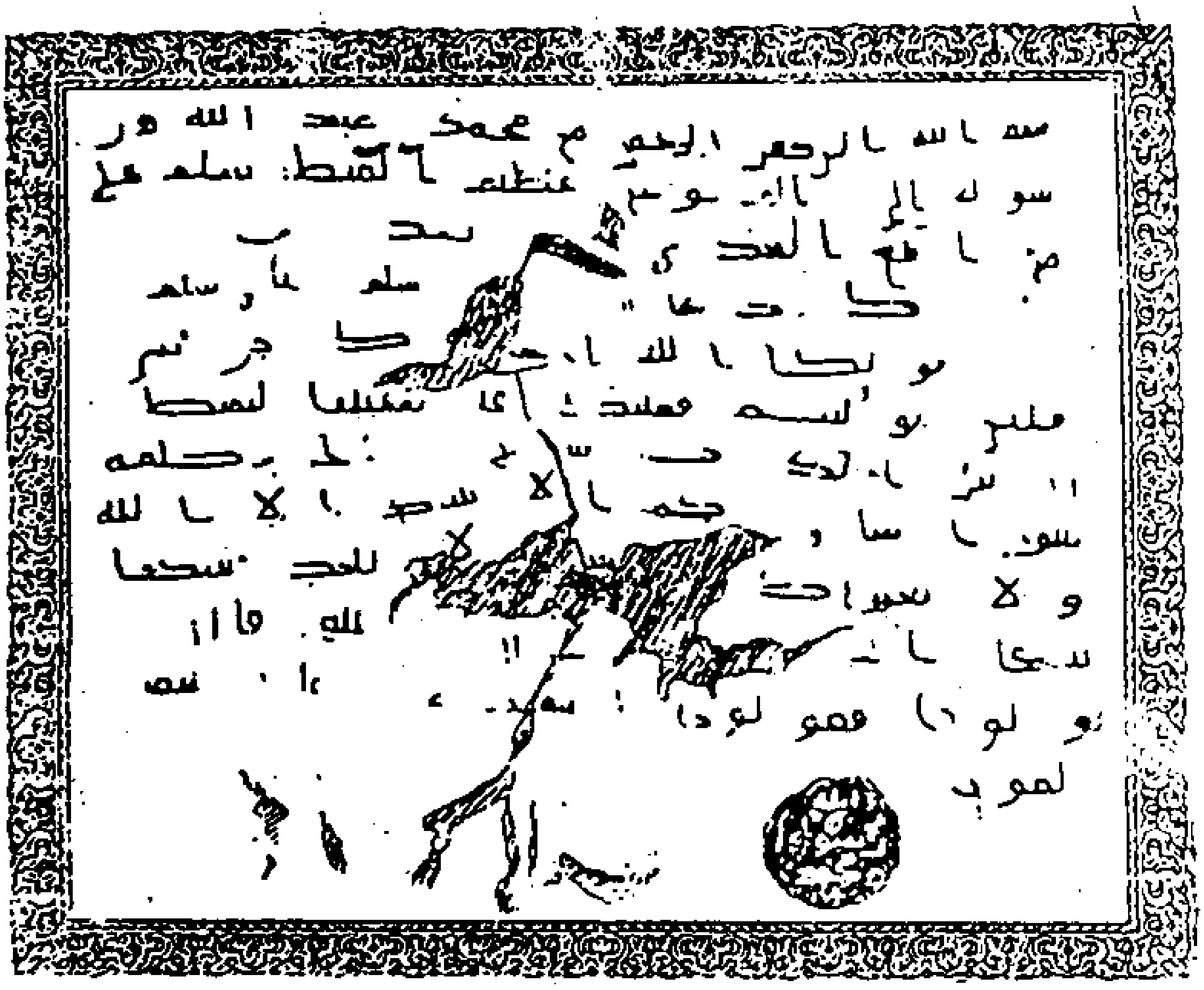

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم من محمد عبد اللہ و رسولہ الی المقوقس عظیم القبط سلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم محمد اللہ کے بندے اور اس کے رسول کی جانب سے مقوقس بادشاہ قبط کی طرف سلام ہو

علی من اتبع الھدی۔ اما بعد فانی ادعوک بدعایۃ الاسلام اسلم تسلم یوتک اللہ اجرک

اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ اما بعد میں تجھ کو دعوت اسلام دیتا ہوں۔ اسلام لے آ سلامت رہیگا اور خدا تجھ کو دوہرا

مرتین فان تولیت فعلیک اثم القبط۔ یا اھل الکتاب تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و

ثواب دیگا۔ اور اگر اسلام سے باز رہا تو تمام قبط کا گناہ تیرے ذمہ ہوگا۔ اے اہل کتاب آؤ ایک بات کی طرف جو ہم میں اور تم میں برابر ہے

بینکم الا نعبد الا اللہ ولا نشرک بہ شیئا ولا یتخذ بعضنا بعضا اربابا من دون اللہ

وہ یہ کہ ہم سوائے خدا کے کسی کی عبادت نہ کریں اور کسی چیز کو اس کا شریک نہ ٹھہرائیں اور ہم میں سے بعض بعض کو خدا کے سوا رب نہ بنائے

فان تولوا فقولوا اشھدوا بانا مسلمون ۝

پھر اگر اہل کتاب نہ مانیں تو کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں

نامۂ مبارک کی اصل

یہ اس مبارک خط کا چربہ ہے جسکو جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سنہ ۶ ہجری میں حاطب بن ابی بلتعہ کے ہاتھ بھیجکر مصر میں قبط کے بادشاہ مقوقس کے پاس ارسال فرمایا تھا۔ یہ مبارک خط ایک فرانسیسی سیاح نے سفر قبط میں مصر کے شہروں میں سے اخمیم کے گرجا میں ایک قبطی راہب کے پاس سے خریدا تھا اور سلطان عبدالمجید خان والی دولت عثمانیہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوا اور ہدیۃً پیش کیا۔ سلطان نے اسے نہایت حفاظت سے دیگر تبرکات نبویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں رکھنے کا حکم صادر فرمایا۔ قسمت سے اسکا عکس ہندوستان میں بھی پہونچا اور اسکے ایک عکس نے ہم کو بھی عزت وصل بخشی جسے برادر وفا عام اور خیرخواہی مسلمانان اسلام چربہ لیکر شائع کیا ہے اور نقل مطابق اصل لکھنے کی یہاں تک کوشش کی کہ کاغذ کے شکن تک بھی چربہ میں لے لئے گئے اسکے نیچے موجودہ عربی خط میں وہی عبارت مرقوم ہے۔ والسلام

Marfat.com

رسول اللہ — اللہ جل جلالہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش لفظ

حضرت شیخ عبدالغنی شامی نقشبندی علیہ الرحمۃ (المتوفی ۱۱۴۶ھ) کے مکتوبات شریف موسومہ بہ مجموعۃ الاسرار ایک عرصہ سے کمیاب بلکہ نایاب تھے، حضرت موصوف کے خانوادۂ عالی کے ایک فرزند الحاج محمد سلیم شامی مدظلہ العالی نے دن رات ایک کر کے انکی ترتیب تدوین اور اشاعت کا بیڑا اٹھایا اور بحمد اللہ ایک عمدہ کتاب کی شکل میں یہ طالبان حق کی نذر ہیں۔ ناشر محترم جناب محمد سلیم شامی صاحب پر خداوند قدوس کے منجملہ بے شمار احسانات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ انہیں اس کار خیر کی توفیق عطا فرمائی گئی۔ "مجموعۃ الاسرار" کے حوالہ سے موصوف ایک ایسا ذریعہ اور واسطہ بن گئے ہیں کہ جس سے بندگانِ خدا کو دینی نفع اور روحانی سعادت میسر آئے گی۔ حضرت شامی علیہ الرحمۃ کے مکتوبات میں سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ کے طریق سلوک پر مبنی دعوت الی الحق اور اصلاح اعمال و اخلاق نیز روحانی مدارج و مقامات کے حصول کے لئے بے حد مفید اور کار آمد نکات و ارشادات بیان کئے گئے ہیں ان کے مطالعہ اور سماعت سے اہلِ ایمان لوگ علیٰ قدر ظرف خیر و ہدایت سے متمتع ہوں گے۔ اس امر میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ اولیاء اللہ کے اقوال، ارشادات اور ملفوظات مومن کے قلب میں عمل صالح کا جذبہ بیدار کرتے ہیں اور سینۂ سالک، انوار الٰہی اور عشق رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منور و معمور ہو جاتا ہے۔

Marfat.com

حضرت شیخ عبدالنبی نقشبندی مجددی علیہ الرحمۃ نے اپنے مکتوبات میں قرآن حکیم اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے مشہور حقائق و معارف بیان فرمائے ہیں۔ رہروانِ سلوک و معرفت کے لئے حضرت موصوف کے مکتوبات رشد و ہدائیت اور اخلاق حسنہ کا ایک بیش بہا خزانہ ہیں۔ مضامین میں سادگی اور شگفتگی اور ادبی چاشنی بدرجۂ اتم موجود ہے۔ ہر نفس مضمون آفاقیت سے مملو ہے اور اسطرح حضرت شامی کے ملفوظات ہر دور اور ہر خطہ میں موجود مسلمانوں کے لئے ایک روشن چراغ ہدایت ہیں۔

مجموعۃ الاسرار کے علاوہ الحاج محمد سلیم شامی صاحب نے حضرت عبدالنبی شامی علیہ الرحمۃ کے مفصل سوانحی حالات بھی مرتب کئے ہیں جو کتابی شکل میں آپ کے زیر نظر ہیں۔ جن کے پڑھنے سے قارئین کو مزید فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔

برصغیر ہند و پاکستان میں حضرت شیخ احمد سرہندی فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصوف کو غیر اسلامی اثرات و رسومات سے پاک کیا اور ملتِ اسلامیہ کے فکر کو ایک نئی جہت اور تازہ جلا بخشی۔ آپؒ کے خلفاء اور اہلِ سلسلہ نے اُس شمع کو آج بھی روشن کیا ہوا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانیؒ ہی کے ایک عظیم فکری علمبردار حضرت عبدالنبی شامیؒ تھے کہ جنہوں نے کمال و دلبستگی اور جانکاہی سے گمراہوں کو راہ ہدایت دکھائی اور اُن کی دنیا و عاقبت کو سنوارنے میں مردانہ وار سعی و کاوش فرمائی۔ حضرت شامیؒ کا فیض بفضل تعالیٰ آج بھی جاری ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہے گا۔

دُعا ہے کہ اللہ جل شانہٗ ہم سب کو راہِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائیں اور حضور اعلیٰ نبی اکرم سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق کی دولت سے نوازیں اور سرکار دو جہاں کی رحمت للعالمین کے طفیل اصحابہ کی محبت سے سرشار کریں اور سلف صالحین سے قلبی تعلق کی عنایت کیساتھ ابرار کیساتھ ہمیں محشور کریں ”آمین ثم آمین“

راجی شفاعت و غفران

سردار علی احمد خاں

الفتح ۸۔ گارڈن ٹاؤن، لاہور

صدر انجمن فلاح و بہبود زائرین، پاکستان، لاہور

الحمد للہ سبحانہ عم نوالہ والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ الاکمل

اللہ جل جلالہ — رسول اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حی — یا قیوم

اللہ

عرضِ مصنف

حدِ کرم کی حد سے بھی بڑھ کر کرم کیا
دیکھا جو میں نے اُن کی طرف بیکسی کے ساتھ

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ
تعریف اللہ کی ۔ سلام اسی کے منتخب بندوں پر
خصوصاً علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بالخصوص اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُنکی آل اور اُنکے تمام اصحابہ پر

ایک عمر سے ایک آرزو تھی کہ تاج العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز المعروف "حضرت باباجی"، رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریف بھی اسی طرح منظر عام پر آئیں، جس طرح کہ امام ربانی مجدد الف ثانی غوثِ صمدانی ۔ حضرت احمد فاروقی سرہندی قدس سرہٗ العزیز کے ہیں تاکہ عوام وخواص اُن میں پوشیدہ اسرار ورموز سے استفادہ کر سکیں

الحمد للہ میری یہ دیرینہ خواہش اللہ جلشانہٗ نے اپنے پیارے حبیب سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل قبول فرمائی ۔ میں لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل وکرم سے مجھ جیسے

Marfat.com

معصیتکار اور عاصی کو یہ سعادتِ عظیم نصیب فرمائی کہ تین صدیوں بعد مکتوبات شریف منظرِ عام پر لاؤں۔ نیز مجھے یہ سعادت بھی نصیب ہوئی کہ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی مکمل سوانحِ حیات وارشادات بھی پیشِ عوام کروں۔ حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے خاندان میں زمانہ حال میں بے شمار صاحبِ ثروت فرزندان موجود ہیں۔ مگر یہ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا خاص فضل وکرم اور انعام واکرام ہے، بلکہ یہ آپؒ کی زندہ کرامت ہے کہ مجھ جیسے نااہل، بے سروسامان اور شکستہ پا انسان کو اِس طرح اپنا بنالیا کہ میری ہر آرزو اور خواہش نہ صرف یہ کہ پوری ہوئی، بلکہ آپؒ نے میری ہر معاملہ میں رہنمائی فرمائی۔ اگر ایسے تمام واقعات ضبط تحریر کروں تو ایک ضخیم کتاب مرتب ہوجائے گی۔ مثال کے طور پر فقط ایک واقعہ تحریر ہے کہ میری بینائی کی عینک پورے بیس سال بعد ماہ ستمبر ۱۹۸۲ء میں اُتر گئی اور بینائی ایسی رُوشن ہوگئی کہ سوئی میں دھاگہ بھی ڈال سکتا ہوں۔ حالانکہ اس وقت مُولّف کی عمر ۶۴ سال سے تجاوز کرچکی ہے۔

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قُدّس سرہُ العزیز نے اپنے وصال کے پورے ۲۶۱ سال بعد مُولّف کو اپنا خلیفہ مجاز مقرّر کیا اور "پیارے دوست" کے لقب سے نوازا، بعین، جس طرح سُلطان العارفین حضرت خواجہ بایزید بسطامی قُدّس سرہُ العزیز نے آج سے ایک ہزار ایک سو گیارہ سال قبل اپنے وصال ۱۶۴ سال بعد حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہُ العزیز کو خلیفہ مُقرّر کیا تھا۔ سُلطان محمود غزنوی نے آپکے پیراہن کے طفیل سومنات کا مندر فتح کیا۔ آپؒ اُسی رات سُلطان کی خواب میں آئے اور فرمایا کہ محمُود تم نے ہمارے پیراہن کی کچھ قدر نہیں کی کہ اگر اللہ تعالیٰ سے تم چاہتے، کہ تمام کافر مسلمان ہو جائیں تو وہ سب کے سب دائرہ اسلام میں داخل ہوجاتے۔

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ کی عظمت اور بزرگی اِس قدر ہے کہ جتنی بھی دل میں

Marfat.com

خیال آئے، آپ کی عظمت اور بزرگی اُس سے بہت بہت آگے ہے۔ جیسا کہ آپؒ کے مکتوبات شریف سے واضح ہوتا ہے۔

اِس تالیف میں جن جن اصحاب کی تصنیفات و تالیفات سے استفادہ کیا گیا ہے نیز وہ افراد اور اشخاص جن سے اِس تالیف میں مدد حاصل کی گئی، وہ سب میری قلبی اور دلی شکریہ کے مستحق ہیں اور بندہ اُن کا احسان مند اور بے حد ممنون ہے۔ میں دُعا کرتا ہوں کہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ اُن کو اجر عطا فرمائے۔ آمین!

آخر میں دست بہ دُعا ہوں کہ اللہ تعالےٰ اپنے خاص فضل و کرم سے مجھ جیسے نا اہل، ناقص اور عاصی پُر معاصی کو بھی وہ توفیق عطا فرمائے جو کہ حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قُدّس سرہٗ العزیز کو عطا کی گئی تاکہ بندہ بھی حضرت تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب عبدالنّبی شامی نقشبندی قُدّس سرہٗ العزیز کے مشن کو اُن کی رہنمائی میں سرانجام دے سکے اور روزِ قیامت مُجّل نہ ہونا پڑے۔

"آمین۔ ثم آمین!"

احقر العباد

الحاج صاحبزادہ محمّد سلیم شامی نقشبندی

۱۰ محرم الحرام ۱۴۰۷ ہجری بمطابق

۱۴ ستمبر ۱۹۸۶ عیسوی

Marfat.com

یاحی　　بسم اللہ الرحمن الرحیم　　یاقیوم

اللہ

فضیلت تلاوت قرآن پاک

بزرگان سلف نے ہدایت کی ہے کہ تلاوتِ قرآن الحکیم کے وقت ان چھ باتوں کا اہتمام کیا جائے۔ (۱) باوضو ہوکر قبلہ رو بیٹھے اور نہایت تعظیم و محبت سے تلاوت کرے۔ (۲) تلاوت آہستہ آہستہ اور رُک رُک کر کرے (۳) رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث ہے کہ تلاوتِ قرآن الحکیم کے وقت روئے اور اگر رونا نہ آئے تو تکلف کے ساتھ رونے کی کوشش کرے (۴) ہر آیت کا حق ادا کرے (۵) اگر بلند آواز سے پڑھنے میں ریا کا شائبہ ہو یا کسی کی نماز کے پریشان ہونے کا احتمال ہو تو آہستہ آواز میں تلاوت کرے (۶) خوش الحانی سے پڑھنے کی کوشش کرے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے کہ میری اُمت کی فاضل ترین عبادت تلاوتِ قرآن شریف میں ہے۔ نیز فرمایا: کہ جس کو قرآنِ پاک جیسی نعمتِ عظمیٰ عطا ہوئی ہو اور وہ خیال کرے کہ کسی دوسرے شخص کو قرآن شریف سے بہتر چیز عطا کی گئی تو اُس نے گویا قرآن الکریم کی تحقیر کی اور فرمایا کہ قیامت کے روز قرآن مجید سے زیادہ کوئی چیز شفیع نہ ہوگی۔ نہ پیغمبر، نہ فرشتے اور نہ ہی کوئی اور شئے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو شخص دُعا مانگنے کی بجائے "تلاوتِ قرآن شریف میں مشغول رہے تو میں اُسے شکر گزار بندوں کا ثواب عطا کروں گا۔ فرمایا۔ کہ دِلوں کو لوہے کی طرح زنگ لگ جاتا ہے۔ عرض کیا گیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر وہ کس طرح چھوٹتا

Marfat.com

ہے تو فرمایا، قرآن الحکیم کی تلاوت سے اور موت کو یاد کرنے سے۔ پھر فرمایا۔ میں دنیا سے جاؤں گا اور تم میں دو واعظ چھوڑ جاؤں گا جو کہ ہمیشہ تمہیں نصیحت دیں گے۔ ایک خاموش اور دوسرا گویا۔ گویا واعظ قرآن الحکیم ہے اور خاموش واعظ موت۔ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قرآن شریف کی تلاوت کرو کیونکہ ہر حرف کے عوض دس نیکیاں ہیں اور میں نہیں کہتا کہ الف لام میم (الٓمٓ) ایک حرف ہے بلکہ یہ تین حروف ہیں۔ امام حنبلؒ فرماتے ہیں کہ میں نے حق تعالیٰ کو خواب میں دیکھا اور عرض کیا کہ یا باری تعالیٰ تیرے تقرب کے لیے کونسا عمل زیادہ افضل ہے، فرمایا گیا میرے قرآن مجید کی تلاوت میں نے عرض کیا اگرچہ معنی سمجھ میں نہ آئیں؟ فرمایا۔ ہاں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی قیام نماز میں قرآن مجید پڑھے تو اُسے ہر حرف کے بدلے سو نیکیاں ملتی ہیں۔ جو نماز میں بیٹھ کر پڑھے اُسے پچاس اور اگر کوئی باوضو ہو کر بعد نماز کے پڑھے تو ہر حرف کے عوض پچیس نیکیوں کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے جبکہ بے وضو تلاوت کرنے والے کو صرف دس نیکیاں ملتی ہیں۔

رموزِ اوقاف: قرآن پاک میں علامات ۵ ط م ۃ پہ وقف لازمی ہے جبکہ ج یا ز پر وقف اختیاری ہے۔ علامت قف پر تھوڑا ٹھہرنا چاہیئے اور لا ز س ق ص وغیرہ پر وقف نہیں ہوتا۔

تلاوتِ قرآن پاک کی منزلیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن الکریم کم از کم سات روز میں ختم کرنا افضل ہے۔ ترتیب یوں بیان کی جاتی ہے:

پہلی منزل: بروز جمعۃ المبارک: سورۃ الفاتحہ تا سورۃ النساء

دوسری منزل: بروز ہفتہ: سورۃ المائدہ تا سورۃ التوبہ

تیسری منزل: بروز اتوار: سورۃ یونس تا سورۃ النحل

چوتھی منزل: بروز پیر: سورۃ بنی اسرائیل تا سورۃ الفرقان

پانچویں منزل: بروز منگل: سورۃ الشعراء تا سورۃ یٰسین

چھٹی منزل: بروز بدھ: سورۃ الصفٰت تا سورۃ الحجرات

ساتویں منزل: بروز جمعرات: سورۃ ق تا سورۃ الناس

(الحاج ساجد بادید اکبر القادری قلندری)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

شجرۂ طیبہ قادریہ

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ شیخ عبد القادر جیلانی

یا الٰہی در پہ آیا ہوں دعا کے واسطے
بارِ عصیاں سر پہ لایا التجا کے واسطے

دو جہاں کے سرورِ کونین کی امت سے ہوں
لاج رکھ لینا محمد مصطفیٰؐ کے واسطے

مشکلیں آسان کر دے دور ہوں سب فکر و غم
حضرتِ مولا علی مشکل کشاؓ کے واسطے

رو سیاہ ہوں پر گناہ ہوں معاف کر تقصیر سب
حسن بصریؒ صاحبِ ذی عز و جاہ کیواسطے

کر محبت خاص اپنے فیض سے مجھ کو عطا
حضرتِ حبیب عجمیؒ ذوالعطا کے واسطے

عشق اپنا کر عطا ہستی میں ہو جاؤں فنا
حضرتِ داؤد طائیؒ مہ لقا کے واسطے

یا الٰہی دل کو روشن کر دے اپنے نور سے
حضرتِ معروف کرخیؒ رہنما کے واسطے

سرِ وحدت سے الٰہی قلب کو آگاہ کر
سرّی سقطیؒ خواجۂ اہلِ ہدیٰ کے واسطے

عارفوں کے فیض سے کر دے مجھے تو مستفیض
شیخ بغدادی جنیدؒ مقتدا کے واسطے

یاد میں تیری رہوں مشغول ہر دم صبح و شام
حضرتِ بوبکر شبلیؒ باسخا کے واسطے

حشر میں اس خانداں میں سے اٹھا لینا خدا
خواجہ عبدالواحدؒ صاحبِ حیا کے واسطے

دل کو فرحت دے مجھے سب فکرِ دنیا دور کر
طرطوسی ابوالفرحؒ صاحبِ صفا کیواسطے

وقتِ نزع ہو میرا ایمان پر ہی خاتمہ
ابوالحسن ہنکاریؒ خواجہ بے ریا کے واسطے

کیا مبارک وقت ہو مجھ کو یہ سعادت ملے
ہوں نثار حضرتِ سعیدؒ باحیا کے واسطے

دستگیری کیجیو دونوں جہاں میں اے خدا
غوثِ اعظم دستگیرؒ راہنما کے واسطے

رزقِ طیب کر عطا غیروں کا نہ محتاج کر
حضرتِ قطب عبدالرزاقؒ نورِ خدا کیواسطے

زندگی ہر گام پر زیرِ طریقت ہو مری
خواجہ ابو صالحؒ حبیبِ بے نوا کے واسطے

حمد تیری کرتے کرتے دم نکل جائے مرا
خواجہ احمد شاہؒ محبوبِ خدا کے واسطے

حشر کے دن دولتِ دیدار لے کر فیضیاب
خواجہ شہاب الدینؒ صاحبِ اقتدا کیواسطے

شمس کی مانند دل روشن مرا کر دے خدا
شاہ شمس الدینؒ شمس الاولیاء کیواسطے

شرک و بدعت دل سے میرے دور کر دے کبریا
شاہ علاؤ الدینؒ صاحبِ خوش لقا کے واسطے

نفس اور شیطان کے سب مکر سے لینا بچا
سیدِ نورِ محمدؒ باخدا کے واسطے

تیری رحمت بے کراں مجھ پر بھی ہو جائے فدا
حضرتِ محمود جی شاہؒ بادشاہ کے واسطے

مجھ کو بھی اپنا دکھا دے خواب میں جاہ و جلال
عبدالجلال صحرائیؒ نورِ بے بہا کے واسطے

کر قلندر کی طریقت سے مشرف لے خدا
سیّد بہادل شیر شاہؒ جود و سخا کیواسطے

شاد رکھنا دل کو میرے اولیاء کی بزم سے
ابو المعالیؒ صاحبِ حلم و حیا کے واسطے

اپنے پیغمبرؐ کی شریعت میں مجھے محکوم رکھ
پیرِ محکم الدینؒ صاحبِ الصفا کے واسطے

آرزوئیں پوری ہوں جو نیک ہوں میری تمام
امیر بالا پیرؒ سالکِ صوفیا کے واسطے

اپنے لطف و کرم کی بارش کر مجھ پہ لے کریم
بڑی خواجہ عبداللطیفؒ باوفا کے واسطے

فیض سے کر مرتبہ اپنی سخاوت کا عطا
خواجہ سیّد حسن شاہؒ مہ لقا کے واسطے

عشقِ کامل ہو عطا بہ فیضِ شاہ محمد علیؒ
ہے واسطہ حضرتِ بدوح شاہؒ کا دعا کیواسطے

دنیوی اندوہ و غم مجھ سے ہٹا لینا خدا
مہر قلیؒ و شاہ بہادرؒ خوش ادا کے واسطے

طالبِ مرشد بنا دے اور مجھے مقبول کر
سیّد طالب حسینؒ صاحبِ صفا کے واسطے

سیّد بدوح شاہؒ اور سید شیر شاہؒ کے طفیل
بخش دینا مجھ کو سیّد لعل شاہؒ کے واسطے

یا الٰہی کر کرم اپنے ہی فضلِ پاک سے
خواجہ عنایت شاہؒ زاہد بے ریا کیواسطے

محشر میں دامن تھام لوں سلطان ملک شاہؒ کا
طالبِ بخشش ہوں محمّد اولیا کے واسطے

معاف کر تقصیر سب اب میرے مرشد کے طفیل
سیّد رجب علی شیرِ خدا کے واسطے

فرمانروائے سلطنتِ دل ہے میرا مرشد محمد رفیق
وقف ہوں اس قلندرِ باصفا پیکرِ مہر و وفا کیواسطے

ہو خاندانِ قادری کا شجرہ جب وردِ زباں
پھر مرادیں کیوں نہ برآئیں ملک اولیا کے واسطے

دے رہا ہوں میں درِ لطف و عطا پر دستکیں
دیدار کا طالب ہوں میں خیرالوریٰ کے واسطے

خیر و برکت کا ہوں منگتا لے مرے ربِّ کریم
بابِ رحمت وا ہو ساجد بے نوا کے واسطے

الحاج ساجد جاوید اکبر القادری قلندری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جز معنیٔ اسم دو عالم سخن نیست
در زیر مشیتِ خدا سخن نیست

گر حسابم را تو بینی ناگزیر
از نگاہِ مصطفیٰ پنہاں بگیر

اللہ

مُناجات بدرگاہِ مُجیب الدعوات

مجھ کو یا اللہ اپنا عشق دے ‏ — ہے عبادت صرف تیرے واسطے
مُستحق تو ہی عبادت کا ہُوا ‏ — ہے تو ہی معبُود ساری خلق کا
بخش یا رحمٰنُ میں ہوں خوار تر ‏ — یا رحیمُ مہربانی مجھ پہ کر
یا مالکُ تو شاہِ دوسرا ‏ — مجھ کو جنت دے جہنم سے بچا
مجھ کو یا قدّوسُ کر عیبوں سے پاک ‏ — تو نہایت پاک میں یک مُشتِ خاک
یا سلامُ دین و ایماں کو میرے ‏ — رکھ سلامت اپنے فضل و لطف سے
امن دے یا مؤمنُ مجھ کو سوا ‏ — یا مُہیمنُ ہے نگہباں تو میرا
یا عزیزُ میرے غالب ہوں سُست ‏ — کام یا جبّارُ میرے کر درست
تو ہی یا مُتکبّرُ سب سے بڑا ‏ — مجھ کو مغروروں کی صحبت سے بچا
بے تیرے یا خالقُ ہے کونسا ‏ — جس نے کُل خلقت کا اندازہ کیا
کُن سے یا باریُ پیدا کیا ‏ — یا مُصوّرُ صورتِ عشرت دکھا
بخش یا غفّارُ عصیاں سر بسر ‏ — نفس پر غالب تو یا قہّارُ کر
دے عوض تو رزق یا وہّابُ دے ‏ — رزق یا رزّاقُ دے دو قسم کے

Marfat.com

کھول یا فتّاحُ تو روزی کا در — یا علیمُ خوار ہوں تو لے خبر
تنگ کر یا قابضُ رزقِ پلید — رزق کر یا باسطُ طیّب مزید
پست ہوں یا خافضُ دشمن میرے — دے مجھے یا رافعُ رتبے بڑے
یا معزُّ مجھ کو عزّت کر عطا — یا مذلُ مجھ کو ذلّت سے بچا
یا سمیعُ سن میری فریاد کو — یا بصیرُ دیکھ مجھ ناشاد کو
یا حکَمُ تو حکم پر اپنے چلا — ڈر ہے یا عدلُ ترے انصاف کا
یا لطیفُ مجھ پر اپنا لطف کر — یا خبیرُ دل کو کر دے باخبر
یا حلیمُ بردباری کر عطا — یا عظیمُ تو ہی ہے سب سے بڑا
یا غفورُ بخش دے میرے گناہ — یا شکورُ شکر کر مجھ کو عطا
یا علیُ رتبہ ہے تیرا بڑا — یا کبیرُ تو بڑا ہے تو بڑا
یا حفیظ آفتوں سے رکھ نگاہ — یا مقیتُ تن میں دے قوت کو راہ
یا حسیبُ سہل ہو مجھ پر حساب — یا جلیلُ تو بڑا عالی جناب
یا کریمُ تو سخی محتاج سب — یا رقیبُ تو نگہباں روز و شب
یا مجیبُ کر دعا میری قبول — دین و دنیا میں نہ کر مجھ کو ملول
علم کر یا واسعُ مجھ پر فراخ — بعد مردن قبر میری کر فراخ
یا حکیمُ تو ہے دانائے عمل — یا ودودُ تو محبّ بے بدل
یا مجیدُ ذات میں تو ہے بڑا — قبر سے یا باعثُ مومن اٹھا
یا شہیدُ حاضر و آگاہ کل — تو ہی یا حق ہے شہنشاہ کل

Marfat.com

یا وکیلُ کارسازِ بیکساں | یا قویُّ قوتِ بے طاقتاں
یا متینُ دین پر رکھ استوار | یا ولیُّ کر مدد لیل و نہار
یا حمیدُ حمد ہے تجھ کو سدا | توہی یا مُحی یا مُحیط ماسوائے
پہلے بھی یا مُبدِیُٔ پیدا کیا! | یا مُعیدُ پھر توہی مرجع ہُوا
زندہ یا مُحیی ہوں جبتک شاد رکھ | جب مروں تب یا ممیتُ یاد رکھ
توہی یا حیُّ ہے زندہ تا ابد | توہی یا قیّوم قائم لا ولد
رکھ غنی مجھ کو سدا یا واجدُ | سب بڑائی تجھ کو ہے یا ماجدُ
ہے توہی یا واحدُ عالی صفات | یا اَحدُ تو مطلق یگانہ پاک ذات
یا صمدُ سب کو تیری جستجو | سب تیرے محتاج بے پروا ہے تو
نفس پر یا قادرُ قادر رہوں | یوں جیوں یا مُقتدِرُ جبتک جیوں
یا مُقدّم ہووے اگلوں میں گذر | یا مؤخِرُ پچھلے والوں میں نہ کر
ہاں توہی یا اوّل اوّل میں تھا | پھر توہی آخر میں ہوگا سدا
سب پہ تو یا ظاہرُ ظاہر ہُوا | صفتوں تیری سے ہر کوئی ماہر ہُوا
وہم سے یا باطنُ تو ہے نہاں | تجھ کو پاوے وہم یہ طاقت کہاں
تو ہے یا والی برائے بندگان | کارساز و مالک ہر دو جہاں
تیرا یا مُتعالی ہے رتبہ بلند | ہوں تیرے احساں میں بابر دبند
میری یا توّابُ توبہ کر قبول | رحم کر یا مُنعمُ بدیوں کو بھول
یا عفوُّ کر گناہ سے درگذر | یا رؤفُ مہربانی کی نظر

Marfat.com

مالکُ الملک ہے بیشک تیرا نام
دے مجھے مُلکِ قناعت میں مقام

ذوالجلال تو ہے وَالاِکرام نام
دے مجھے بھی جنّتِ اعلیٰ مقام

عدل سے یَا مُقسِط ڈرتا ہوں میں
فضل کی اُمید اب کرتا ہوں میں

جمع کر یا جَامِعُ دل کو میرے
یَا غَنِیُّ کر دے بے پَروا مجھے

مجھ کو یَا مُغنِی تو بے پروا بنا
ہو نہ کچھ یَا مَانِعُ نقصان میرا

جو ضرر یَا ضَارُّ ہے دُور رکھ
نفع سے یَا نَافِعُ مسرور رکھ

دل کو یا نُورُ میرے روشن بنا
راہ یَا ہَادِیُ مجھے سیدھی بتا

یا بَدِیعُ تو بڑا صاحب کمال
کر دیا عالم کو پیدا بے مثال

تو ہی یَا بَاقِیُ رہے باقی سدا
ہے تو ہی یَا وَارِثُ وارث میرا

یَا رَشِیدُ راہ نیکی کی دکھا
آتشِ دوزخ سے عاجز کو بچا

ہو چکے ننانوے نامی اچھے
یَا صَبُورُ کی طرح ہیں اور بھی

یا الٰہی از طفیلِ محمدؐ مصطفےٰ
جنّتِ فردوس کر مجھ کو عطا

Marfat.com

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ

صلوٰۃ وسلام بحضور خیر الانام

اے شہنشاہِ مدینہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام
زینتِ عرشِ معلّٰی اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

ربِّ ھَبْلِی اُمّتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے
حق نے فرمایا کہ بخشا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں اُن پر درود
کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

مومنو۔ پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود
ہے فرشتوں کا وظیفہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

بُت شکن آیا یہ کہہ کر سر کے بل بُت گر گئے
جھوم کر کہتا تھا کعبہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

سر جھکا کر با ادب عشقِ رسول اللہ میں
کہہ رہا تھا ہر ستارا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

میں وہ سُنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند
اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

وہ دیکھو نور برساتا عرب کا تاجدار آیا
ملی راحت غلاموں کو نبیوں کا سردار آیا

اللہ

نعت شریف

ازجناب الحاج منشی غلام رسول صاحب، فیصل آباد

سرورِ انبیاء سرکارِ دو جہاں آقائے نامدار خاتم النبیین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ
سب سے پہلے تیرا نُور پیدا ہوا

نہ پیدا ہوا جب کہ ارض و سما — نہ جنگل بیابان نہ برگ و گیا
صرف ذات حق کی تھی جلوہ نما — ترا نُور اس وقت موجود تھا
مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

ہویدا ہوئی تھی نہ آدمؑ کی رُوح — نہ موسیٰؑ نہ عیسیٰؑ نہ داؤدؑ نہ نوحؑ
میں کہتا پھروں گا یہی سُو بسُو — ترا نُور ان سب سے پہلے ہی تھا
مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ سُورج ستارے نہ چاند آسمان — نہ زحل و عطارد نہ تھی کہکشاں
نہ موجود موسم بہار و خزاں — مگر نُور تیرا تھا واں جابجا
مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ برق تپاں تھی نہ نوک سناں — نہ جن و ملائکہ نہ حُور و جناں
نہ پیدا ہوا تھا سارا جہاں — مگر نُور تیرا تھا جلوہ نما
مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

تیری شان شاہا ہے لا منتہا — تو شمس الضحیٰ ہے تو بدر الدجےٰ
تو بلغ العلیٰ ہے تو نُور الھدیٰ — کہا خود خدا نے کہ صلِّ علیٰ

53596

Marfat.com

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ تھا طور پہ کوئی جلوہ نما — نہ طوفانِ نوحؑ کا کہیں تھا پتہ
کہیں چرچا مطلق نہ تھا عاد کا — اگر تھا تو بس نور تیرا ہی تھا

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ اس وقت موجود عرشِ بریں — نہ جنت نہ باغات تھے واں کہیں
نہیں تھے وہاں کوئی قصرِ زریں — نہیں تھی وہاں سدرۃ المنتہیٰ

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہیں تھی وہاں کوئی خلدِ بریں — نہ موجود تھے واں مکان و مکیں
نہیں تھے کوئی حوض واں مرمریں — وہاں نور تیرا تھا نور الہدیٰ

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہیں تھا جہنم کا کوئی نشاں — نہ فرش و عرش تھے نہ کرسی عیاں
نہ دریا نہ نہریں آبِ رواں — صرف نور تیرا تھا بلغ العلیٰ

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ پیدا ہوئی تھی کوئی کروبیاں — نہ جن و انس نہ پری زادیاں
نہ ادنیٰ نہ اعلیٰ نہ مرد و زناں — وہاں نور تیرا تھا نور العلیٰ

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ حوریں نہ غلماں تھے واں فی الخیام — نہ تھا حوضِ کوثر نہ تھا کوئی جام
نہ کوئی جاگتا تھا نہ لقاضی المنام — ترا نور اُس وقت موجود تھا

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

نہ پاژند کوئی نہ رامائن گیتا — نہ تورات انجیل نہ کوئی صحیفہ
نہ محکوم کوئی نہ کوئی خلیفہ — ترا نور اُس وقت تھا چمکتا

مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ مصطفیٰؐ

Marfat.com

لولاک لما سے ہوا یہ عیاں　　ترے نُور کی ہیں یہ سب خوبیاں
ہوئے پیدا جس سے یہ سارے جہاں　　مجسم تو ہے آقا کشف الدجےٰ
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

میں ہوں شاہا اِک تیرا ادنےٰ غلام　　ہو منظور میرا دُرود و سلام
ان اشعار کا ہے یہ حاصل کلام　　اگر تو نہ ہوتا تو کچھ بھی نہ ہوتا
مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ مصطفیٰ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہے کیا شانِ احمدی کا چمن میں ظہور ہے
ہر گل میں ہر شجر میں محمد کا نور ہے

نورِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

حق تعالیٰ شانہٗ جلّ جلالہٗ عمّ نوالہٗ قرآن پاک کے پارہ ۶ رکوع ۶ آیت ۱۵ میں ارشاد فرماتے ہیں قَدْ جَاءَكُمْ مِنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔

ترجمہ: بے شک تمہارے پاس اللہ کا نور اور ایک واضح کتاب آچکی ہے۔

اہلِ سُنّت کے امام ابوالحسن اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسا نور ہے کہ کسی نور کی مثل نہیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رُوح مقدسہ اِس نور کی چمک ہے اور فرشتے اِنہیں انوار سے جھڑے ہوئے پھول ہیں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے میرا نور پیدا فرمایا اور میرے ہی نور سے ہر چیز پیدا فرمائی۔ اس سلسلہ میں تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبیؐ شامی نقشبندی قدس سرہ العزیز "مجموعۃ الاسرار" کے مکتوب نمبر ۵۶ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور میں عرضداشت میں تحریر فرماتے ہیں "شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اسکی تعریف کرتے ہوئے جس نے اپنا بھید انسان[1] کی حقیقت کے ساتھ ظاہر کیا اور اُس پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے جو اللہ کے نور سے ہے اور جسکے نور سے اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کو پیدا کیا۔ اے لوگو! اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔"

سُلطان الفقر محمّد باہو قدس اللہ سرہٗ العزیز اپنی تصنیف لطیف رسالہ رُوحی شریف میں ارشاد فرماتے ہیں: "جان لو! کہ جب نورِ احدی کے جلوہ تنہائی سے کثرت کے مظاہر کے ارادہ فرمایا

[1] الانسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

تو اس گرم بازاری کے لیے اپنے حسن کے جلوہ مصفا مصطفیٰ کو ذریعہ بنایا اس شمع جمالِ نورِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم پر کونین پروانہ وار جل مٹے (عاشق ہوئے) (النورِ ذات نے نقاب میم احمدی پہن کر صورتِ احمدی صلی اللہ علیہ وسلم اختیار کی اور کثرت جذبات وارادہ سے سات بار اپنی ذات میں جنبش کھائی جس سے سات ارواح فقراء باصفا فنا فی اللہ بقاء باللہ تصورِ ذات میں محو سراپا مغز بلا پوست آدم علیہ السلام کی پیدائش سے ستر ہزار سال قبل بحرِ جمال میں متغرق شجر مراۃ الیقین پر پیدا ہوئیں۔ انہوں نے ازل سے ابد تک بجز ذاتِ حق کسی کو نہیں دیکھا اور ماسوائے اللہ کبھی نہیں سنا انہیں حریم کبریا کے مندر میں دائمی وصال لازوال حاصل ہے۔ وہ کبھی نوری جسد اختیار کرکے تعدیس وتنزیہ میں کوشاں ہوتے ہیں۔ گاہ قطرہ بحر میں اور گاہ بحر قطرہ میں (اُن کی مثال ہے) اور فیض عطا کی چادر یعنی جب فقر اختتام کو پہنچا ہے اللہ ہی ہوتا ہے، ان کے اوپر ہے۔ پس انہیں حیاتِ ابدی اور عزتِ سرمدی کا تاج حاصل ہے۔ یہ فقر خاص الاحتیاج ہے اپنے رب[1] سے یا اُس کے غیر سے وہ معزز ومکرم ہیں۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے اور انکو قیامِ قیامت کی بھی خبر نہیں۔ انکے قدم جملہ اولیاء غوث وقطب کے سر پر ہیں۔ اگر اُن کو یکتائی کے باعث) خدا کہیے بجا ہے، اگر (شریعت کی رو) بندہ خدا جانیے روا ہے، جس نے جانا اُسی نے جانا ان کا مقام حریم ذات کبریا ہے۔ وہ حق سے ماسوائے الحق کوئی چیز طلب نہیں کرتے اور کمینی دنیا اور آخروی نعمتوں حور وقصور اور بہشت کو ایک نظر بھی نہیں دیکھتے اور وہ ایک (جلوہ نور) جس سے موسیٰ علیہ السلام بیہوش ہوگئے اور کوہ طور ریزہ ریزہ ہوگیا ہر لحہ اور آنکھ جھپکنے میں ایسے ستر ہزار جذبات الوار ذات کے جلوے اُن پر ہوتے ہیں۔ وہ دم نہیں مارتے اور نہ آہ کھینچتے ہیں بلکہ اور لاسے کا نعرہ مارتے ہیں، وہ سلطان الفقر اور کونین کے سردار ہیں، ایک روح خاتونِ قیامت (فاطمۃ الزہرا رضی) کی اور ایک روح خواجہ حسن بصریؒ کی اور ایک روح میرے شیخ حقیقت الحق نورِ مطلق مشہود اعلیٰ الحق حضرت سید محی الدین الشیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی اور ایک روح سلطان الوارسر السرمد حضرت پیر عبدالرزاق فرزند حضرت پیر دستگیر قدس اللہ سرہ العزیز کی اور ایک روح باہویت کی انکھوں کے سرچشمہ سِرّ اسرارِ ذات باہو بندہ فقر باہو قدس اللہ سرہ العزیز اور دو ارواح دیگر اولیاء اللہ کی ہیں۔ جن کی برکت سے دارین کو قیام ہے جب تک یہ دو روحیں آشیانہ وحدت سے مظاہر ہے کثرت سے محو پرواز نہ ہولیں۔ قیام قیامت نہ ہوگی، اُن کی نگاہ

[1] فنا فی اللہ۔ بقا باللہ کے باعث وہ اپنے رب کے غیر نہیں اس لیے محتاج نہیں۔

Marfat.com

نورِ وحدت اور عزت کی کیمیا ہے جس پر بھی انکی نگاہ پڑتی ہے۔ نورِ مطلق بنا دیتی ہے۔ آپ ابیات باہو میں فرماتے ہیں کہ:

عقل فکر دی جا نہ کائی جتھے وحدت سر سبحانی ہو
ناں اوتھے ملّاں پنڈت جوشی ناں اوتھے علم قرآنی ہو
جد احمد احد دِکھائی دِتا تاں کُل ہووے فانی ہو
علم تمام کیتو نے حاصل باہو کتاباں ٹھپ آسمانی ہو

ترجمہ: ۱۔ جہاں وحدت سر سبحانہ تعالیٰ (کا مقام ہے) وہاں عقل اور فکر کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ (کیونکہ وحدت سر ذات علم و فضل عقل و فکر اور حواس خمسہ کی حدود کے آگے گزر جانے کے بعد حاصل ہوتا ہے)

۲۔ وحدت سر ذات سبحانہٗ تعالیٰ ایسا مقام ہے کہ وہاں نہ ملّاں (کی گنجائش ہے اور) نہ ہی وہاں پنڈت اور رمل دان (کی ضرورت ہے) اور نہ ہی وہاں علم قرآنی (تفسیر مسئلہ مسائل) نہی درکار ہے (کیونکہ حصولِ مقام کے بعد منزل و رسوم راہ درکار نہیں رہتے)

۳۔ (راہ سلوک میں) جب (نور) احمد (صلی اللہ علیہ وسلم) عین (نور ذات) احد (جل شانہٗ) دیکھائی دیتا ہے تو (سالک کے حواسِ خمسہ آرزو ارادہ علم و فضل سب کچھ ذات حق میں) فانی ہو جاتا ہے۔

۴۔ اے باہو (ایسے عارفانِ ذات نے) کتب آسمانی (کی انتہا پا کر اور سا نہیں) بند کر کے علم تمام (یعنی علم العلم) حاصل کر لیا۔

اِن انکشافات سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک کے اعداد دُنیا اور آخرت کی ہر چیز انسان، حیوانات، جمادات و نباتات میں ہی نہیں، بلکہ لوح محفوظ قرآن پاک، ارضِ سما، سورج اور چاند ستاروں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سکھ مت کے بانی بابا گورو نانک نے ایک رباعی فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ ہر شے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جلوہ نظر آئے گا۔ وہ رباعی قارئین کرام کے لیے پیش کی جاتی ہے۔

نام لو ہر لبت کا کریو چوگن داؤ — پنج ملا کے دس گن کیجیو بیس بھوگ لگاؤ
جو بچے سو نو گن کیجیو دو وا ہور رلاؤ — نانک ہر کہ لبت سے محمد نام بناؤ

بابا گورو نانک فرماتے ہیں کہ مسلمان کہتے ہیں کہ دُنیا کی ایجاد کا سبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی

Marfat.com

ذاتِ پاک ہے یعنی اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو اللہ تبارک تعالیٰ نے کوئی چیز پیدا نہیں کرنی تھی حتیٰ کہ اپنا رب ہونا بھی ظاہر نہ کرنا تھا۔ بابا گورونانک فرماتے ہیں کہ کسی چیز کا نام لو ابجد کے لحاظ سے اُس کے حرف نکالو پھر اُن کو چار سے ضرب دو۔ چار سے ضرب دینے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن پاک دیا تو قرآنِ حکیم کی جنہوں نے اشاعت کی اُس کو پھیلایا تو بڑے اُن میں چار ہیں یعنی ۱: حضرت عبداللہ سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ۲: حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ۳: حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ۴: حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ رضی اللہ عنہٗ۔

الٓمٓ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ نے لؐ یعنی ۳۰ سپارے (ل کے عدد ۳۰) چالیس سال کی عمر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل فرمائے۔ مؔ کے عدد ۴۰ ہیں۔ اب اس کے بعد جنہوں نے قرآن پاک کی تبلیغ کی اُن کے نام کے پہلے لفظ "م" آتا ہے یعنی ل + م = ۷۰ عؔ کا ہے۔ ابوبکرؓ کا نام عبداللہ پہلے 'ع' حضرت عمرؓ کے پہلے 'ع'۔ حضرت عثمانؓ کے پہلے 'ع' اور حضرت علیؓ کے پہلے 'ع'۔

پنج ملانے کا مطلب پنج تن پاک یعنی : ۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲: حضرت ابوبکرؓ ۳: حضرت عمرؓ ۴: حضرت عثمانؓ ۵: حضرت علیؓ **یا** ۱: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲: حضرت علیؓ ۳: خاتون جنت سیدہ فاطمہؓ ۴: حضرت امام حسنؓ ۵: حضرت امام حسینؓ اور **دس عشرہ مبشرہ ہیں یعنی** ۱: حضرت ابوبکر صدیقؓ ۲: حضرت عمر فاروقؓ ۳: حضرت عثمان غنیؓ ۴: حضرت علی المرتضیٰؓ ۵: حضرت طلحہؓ ۶: حضرت زبیرؓ ۷: حضرت عبدالرحمٰن بن عوف ۸: حضرت سعد بن وقاصؓ ۹: حضرت سعید بن زیدؓ ۱۰: حضرت ابوعبیدہ بن الجراحؓ

بیس بھوگ لگانے کا مطلب :- ۱۔ آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔

۳: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم :- حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان غنیؓ

۱۲: امام اہل بیت :- ۱۔ حضرت علی مرتضیٰؓ ۲۔ حضرت امام حسنؓ ۳۔ حضرت امام حسینؓ ۴۔ حضرت امام زین العابدینؓ ۵۔ حضرت امام باقرؓ ۶۔ حضرت امام جعفر صادقؓ ۷۔ حضرت امام موسیٰ کاظمؓ ۸۔ حضرت امام رضاؓ ۹۔ حضرت امام تقیؓ ۱۰۔ حضرت امام نقیؓ ۱۱۔ حضرت امام حسن عسکریؓ ۱۲۔ حضرت امام مہدیؓ

Marfat.com

۴ امام :- ۱۔ حضرت امام ابوحنیفہ رضؓ ۲۔ حضرت امام مالک رضؓ ۳۔ حضرت امام شافعی رضؓ ۴۔ حضرت امام احمد بن حنبل رضؓ

جو بچے سولوگن کا مطلب ہے :- ۱۔ اللہ جلّ شانہٗ عمّ نوالہٗ ۲۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم ۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ ۴۔ حضرت عمر فاروق رضؓ ۵۔ حضرت عثمان غنی رضؓ ۶۔ حضرت علی المرتضےٰ رضؓ ۷۔ خاتونِ جنت سیّدہ فاطمۃ الزہرہ رضؓ ۸۔ حضرت امام حسن رضؓ ۹۔ حضرت امام حسین رضؓ۔

دواہو درلانے کا مطلب ہے :- ۱۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ۲۔ سرورِ کائنات احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ رسولِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم۔

ابجدی اعداد

حرف	عدد	حرف	عدد	حرف	عدد	حرف	عدد
و	۱	و	۶	ل	۳۰	ش	۳۰۰
ب	۲	ز	۷	م	۴۰	ت	۴۰۰
پ	۲	ژ	۷	ن	۵۰	ٹ	۴۰۰
بھ	۲	ح	۸	س	۶۰	ث	۵۰۰
ج	۳	ط	۹	ع	۷۰	خ	۶۰۰
چ	۳	ی	۱۰	ف	۸۰	ذ	۷۰۰
چھ	۳	ے	۱۰	ص	۹۰	ض	۸۰۰
د	۴	ک	۲۰	ق	۱۰۰	ظ	۹۰۰
ڈ	۴	گ	۳۰	ر	۲۰۰	غ	۱۰۰۰
ہ	۵	کھ	۲۰	ڑ	۲۰۰		

Marfat.com

فخر الانبیاء حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

م	ح	م	د	= محمّد
۴۰	۸	۴۰	۴	= (۹۲)

اِس ضمن میں قارئین کرام کی خدمت میں چند ایک مثالیں مندرجہ ذیل پیش کی جاتی ہیں :-

(۱) حضرت سیّدنا ابوبکر صدیقِ اکبر رضی اللہ عنہ،

ابوبکرؓ

ا ب و ب ک ر

۱ + ۲ + ۶ + ۲ + ۲۰ + ۲۰۰ = ۲۳۱

۲۳۱×۴ = ۹۲۴ + ۵ = ۹۲۹ × ۱۰ = ۹۲۹۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = (۹۲)

(۲) حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ،

عمرؓ

ع م ر

۷۰ + ۴۰ + ۲۰۰ = ۳۱۰

۳۱۰×۴ = ۱۲۴۰ + ۵ = ۱۲۴۵ × ۱۰ = ۱۲۴۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = (۹۲)

(۳) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ،

عثمانؓ

ع ث م ا ن

۷۰ + ۵۰۰ + ۴۰ + ۱ + ۵۰ = ۶۶۱

۶۶۱×۴ = ۲۶۴۴ + ۵ = ۲۶۴۹ × ۱۰ = ۲۶۴۹۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = (۹۲)

Marfat.com

(۴) حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ رضی اللہ عنہٗ

علی رضؓ

ع ل ی

۷۰ + ۳۰ + ۱۰ = ۱۱۰

۱۱۰ × ۴ = ۴۴۰ + ۵ = ۴۴۵ × ۱۰ = ۴۴۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = ۹۲

(۵) خاتونِ جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا

فاطمہ رضؓ

ف ا ط م ہ

۸۰ + ۱ + ۹ + ۴۰ + ۵ = ۱۳۵

۱۳۵ × ۴ = ۵۴۰ + ۵ = ۵۴۵ × ۱۰ = ۵۴۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = ۹۲

(۶) سُلطان الفقر حضرت مُحمّدؐ باہو قُدّس اللہ سرہٗ العزیز

مُحمّد باہُو

م ح م د ب ا ہ و

۴۰ + ۸ + ۴۰ + ۴ + ۲ + ۱ + ۵ + ۶ = ۱۰۶

۱۰۶ × ۴ = ۴۲۴ + ۵ = ۴۲۹ × ۱۰ = ۴۲۹۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = ۹۲

(۷) تاجُ العارفین قُطب الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی رحمۃ اللہ علیہ

عبدالنّبی

ع ب د ا ل ن ب ی

۷۰ + ۲ + ۴ + ۱ + ۳۰ + ۵۰ + ۲ + ۱۰ = ۱۶۹

۱۶۹ × ۴ = ۶۷۶ + ۵ = ۶۸۱ × ۱۰ = ۶۸۱۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = ۹۲

(۸) دُنیا

د ن ی ا

۴ + ۵۰ + ۱۰ + ۱ = ۶۵

۶۵ × ۴ = ۲۶۰ + ۵ = ۲۶۵ × ۱۰ = ۲۶۵۰ ÷ ۲۰ باقی ۱۰ × ۹ + ۲ = ۹۲

الحاج صاحبزادہ مُحمّد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فخرالانبیاء، سرورِ کائنات حضرت مُحمّد مصطفیٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسدِ مُبارک کی حفاظت

حضرت شیخ عبدالحق مُحدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب راحتُ القلوب کے ص۱۲۷ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ۵۵۷ ہجری میں سُلطان نُورالدین محمود شہید بن عماد الدین زنگی نے آقائے دو جہاں صلّی اللہ علیہ وسلّم کو ایک رات میں تین بار خواب میں دیکھا کہ:

آپ دو آدمیوں کی طرف اشارہ کرکے فرماتے ہیں کہ جلد آؤ اور یہ دو آدمی جو کھڑے ہیں مجھے اِن کے شر سے بچاؤ۔ نور الدین نے اپنی دانائی سے تاڑ لیا کہ کوئی عجیب و غریب امر مدینہ منوّرہ میں واقع ہوا ہے۔ اِس کے لئے مدینہ منوّرہ ضرور پہنچ جانا چاہئے۔ سُلطان مذکور اُسی وقت اخیر رات میں تیز رفتار سانڈنیوں پر اپنے بیس خاص آدمیوں کے ساتھ روانہ ہوگیا۔ اپنے ساتھ کثیر مال بھی ساتھ لے گیا۔ سولہ دن تک لگاتار سفر کرنے کے بعد شام کے وقت مدینہ منوّرہ میں داخل ہوگئے اور فوراً اُن دونوں ملعونوں کی حاضری اور شناخت کرنے کی سبیل پیدا کی۔ نُورالدین نے اعلان کیا کہ مدینہ کا ہر باشندہ حاضر ہو اور سُلطانی سخاوت میں سے اپنا حصہ حاصل کرے۔ چنانچہ اِس اعلان کے بعد ہر شخص باری باری سلطان سے ملتا وہ اُس کو مالا مال کرکے رخصت کر دیتا، مگر اُن لوگوں میں وہ دونوں شکلیں نہ دکھلائی دیں جو خواب میں دکھلائی تھیں۔ نُورالدین نے کہا کہ اہلِ شہر میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جو حاضر نہ ہوا ہو، لوگوں نے عرض کیا کہ اہلِ مدینہ

Marfat.com

میں کوئی شخص باقی نہیں رہا۔ لیکن دو عابد و زاہد جو مغرب کے رہنے والے ہیں باقی رہ گئے ہیں۔ یہ دونوں شب و روز عبادت میں مصروف رہتے ہیں اور کسی سے بات چیت تک نہیں کرتے اور اُس کے سازو سامان سے اُن کو دُنیا سے کوئی تعلق نہیں اسی وجہ سے یہ دونوں حاضر نہ ہو سکے۔ نُورالدین نے حکم دیا کہ اُن دونوں کو بھی لایا جائے جب وہ دونوں سامنے آئے تو بادشاہ نے پہلی ہی نظر میں اُنہیں پہچان لیا کہ یہی وہ ہیں، جن کی طرف خواب میں آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے اشارہ فرمایا تھا۔ نُورالدین نے دریافت کیا کہ تم لوگ کہاں مقیم ہو۔

اُنہوں نے جواب دیا کہ حجرہ شریف کے مغربی جانب (اس وقت یہ مکان کھنڈر پڑا ہوا ہے) رہتے ہیں۔ اِس مکان سے ایک کھڑکی مسجد کی دیوار میں چھُٹی ہوئی ہے۔ سُلطان نے یہ معلوم کر کے اُن کو تو وہیں چھوڑا اور خود اس مکان میں پہنچ گیا جس میں یہ دونوں مقیم تھے۔ دیکھا کہ ایک طاق میں دو کلام مجید اور وعظ کی چند کتابیں رکھی ہوئی ہیں۔ ایک طرف غربا اور مساکین کے واسطے کچھ غلّہ رکھا تھا۔ اُن کے سونے کی جگہ ایک چٹائی پڑی ہوئی تھی۔ سلطان شہید نے چٹائی کو اُٹھایا تو وہاں سے ایک گہرا گڑھا برآمد ہوا، جو خواب گاہ نبوی صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف کُھدا ہوا تھا۔ اُس کے ایک گوشہ میں ایک کنواں دیکھا۔ جس میں گڑھے کی مٹی ڈالی جاتی تھی۔ دوسری روایت یہ ہے کہ چمڑے کے تھیلے رکھے پائے۔ رات میں مٹی اُن میں بھر کر بقیع کے اطراف میں لے جا کر ڈالتے تھے اُن کو ڈرا دھمکا کر اِس حرکت کا سبب دریافت کیا تو اُن کو ظاہر کرنا پڑا کہ ہم عیسائی ہیں اور نصاریٰ نے ہم کو مغربی حاجیوں کے لباس میں زرِ کثیر دیکر اس لئے بھیجا تھا کہ ہم کسی حیلہ سے حجرہ شریف میں داخل ہو کر حضرت سید کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے جسم مُبارک کے ساتھ گُستاخی کریں۔ جس رات میں یہ نقب قبر شریف کے قریب پہنچنے والی تھی، کثرت سے

Marfat.com

ابر آیا۔ بارش ہونے لگی اور گرج چمک نے وہ زور باندھا کہ زلزلہ عظیم پیدا ہو گیا۔ اُسی رات کی صبح کو سُلطان نورالدین پہنچ گئے۔

اِن باتوں کے سُننے سے سُلطان کی آتش غضب برانگیختہ ہو گئی، ساتھ ہی رقت بھی طاری ہو گئی۔ وہ بہت رویا اور بالآخر حجرۂ شریف کی جالی کے نیچے ان دونوں ناپاکوں کی گردن مار دی گئی اور دن کے آخری حصے میں ان کی نامبارک لاش کو جلا کر خاک کر دیا گیا اس کے بعد حجرہ کے چاروں طرف اتنی گہری خندق کھدوائی کہ پانی نکل آیا پھر سیسہ پگھلا کر اس خندق میں بھروا دیا تاکہ کسی مفسد ملعون کے لئے قبر شریف تک پہنچنا دشوار ہو جائے۔

اصحابہ کرام رضی اللہ عنہما کے اجسادِ مُبارک کی حفاظت

(۱) ریاض نضرہ میں محب طبری بیان کرتے ہیں کہ حلب کے رافضیوں کی ایک جماعت مدینہ منورہ کے امیر کے پاس آئی۔ یہ جماعت اپنے ساتھ بہت سا قیمتی سامان اور تحائف نادرہ بھی لائی تھی۔ اس نے یہ چیزیں مدینہ کے امیر کی خدمت میں پیش کر دیں اور اس کے صلے میں امیر سے یہ طے کیا کہ حجرہ شریفہ میں ایک طرف سے ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے جسموں کو نکال لے جائیں۔ مدینہ کے امیر نے اپنی مذہبی بے حسی اور حُبّ دنیا کی وجہ سے اس بات کو قبول کر لیا۔ اور اُنہیں اِس بات کی اجازت دے دی۔ امیر مدینہ نے حرم شریف کے ارکان کو حکم دیا کہ جب یہ جماعت آئے تو اُن کے لئے حرم کا دروازہ کھول دینا اور اُس میں یہ لوگ جو کام کرنا چاہیں، مت منع کرنا۔ دربان کا بیان ہے کہ جب عشاء کی نماز ہو چکی اور سب دروازے بند ہو گئے تو چالیس آدمی پھاوڑے، کُدال، شمع اور گرانے اور کھودنے کے اوزار لے کر آ گئے۔ یہ لوگ باب السلام کے دروازے پر آ کر کھڑے ہو گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے امیر کے حکم کی وجہ سے دروازہ کھول دیا اور ایک گوشے

Marfat.com

میں جاکر بیٹھ گیا۔میں روتا تھا اور دل میں سوچتا تھا کہ کب قیامت قائم ہوگی۔ لیکن سبحان اللہ! ابھی یہ لوگ منبر شریف کے مقابل بھی نہیں پہنچے تھے کہ اِن سب کو اُن کے اسباب و آلات سمیت (جو اُن کے ساتھ تھا) اُس ستون کے نزدیک جو توسیع عثمان کے قریب ہے زمین نے نگل لیا۔ امیر مدینہ اُن کی واپسی کا منتظر تھا اور اس تاخیر کا سبب سوچ رہا تھا۔اُس نے مجھ کو بُلایا اور پوچھا کہ جماعت کا کیا حال ہے۔میں نے جو کچھ دیکھا تھا، صاف صاف بیان کر دیا کہ ایسا واقعہ پیش آیا ہے۔امیر نے کہا کیا تو دیوانہ ہوگیا ہے سوچ سمجھ کر بات کہہ۔میں نے جواب دیا کہ آپ خود تشریف لے چلیں اور دیکھ لیں کہ خسف کا اثر اور بعضے کپڑے جو قریب ہی اُوپر سے باقی ہیں۔طبری اس قصہ کی نسبت اُن ثقہ لوگوں کی طرف کرتے ہیں جو سچائی اور دیانت میں مشہور ہیں۔ مدینہ منورہ کے بعض مورخین نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ چنانچہ تاریخ سمنودی میں بھی یہ واقعہ مذکور ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا مزارِ اقدس دہلی میں مہرولی کے مقام پر باغ کے ایک کونے میں واقع ہے۔

تیرہ سو سال بعد کا واقعہ (۱۹۲۶ء)

(۲) بغداد سے چالیس میل دُور مدائن میں حضرت حذیفہ بن الیمان اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مزاراتِ مُبارکہ تھے۔ ایک رات حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عراق کے شاہ فیصل اوّل سے عالم رُویا میں ارشاد فرمایا کہ میرے مزار میں پانی اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے مزار مُبارک میں نمی آنی شروع ہو گئی ہے۔ لہٰذا ہم دونوں کو یہاں سے منتقل کرکے دریائے دجلہ سے ذرا فاصلے پر دفن کر دیا جائے۔ آپ متواتر تین شب حُکم فرماتے رہے، مگر شاہ نے اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ آخر کار آپ نے عراق کے مفتی اعظم کو وہی

Marfat.com

بات کہی اور ارشاد فرمایا کہ ہم شاہ سے کہہ رہے ہیں۔ لیکن وہ مصروفیات کی وجہ سے بھول جاتا ہے۔ چنانچہ مفتی اعظم نے وزیر اعظم نوری السعید پاشا کو تمام حالات سے آگاہ کیا۔

نوری السعید پاشا مفتی اعظم کو لیکر شاہ کے پاس گیا اور تمام حالات سے آگاہ کیا۔ شاہ نے کہا کہ پہلے احتیاطاً اس امر کی تصدیق کرالی جائے کہ واقعی دریا کا پانی مزارات مبارکہ کی طرف آ بھی رہا ہے یا کہ نہیں۔ چنانچہ چیف انجینئر اور عملے نے مزاراتِ مبارکہ سے دریا کے رُخ پر بیس فٹ کے فاصلے پر بورنگ کرا کر دیکھا۔ مگر اُس مٹی میں نمی تک نہیں تھی۔ اِس پر شاہ نے منتقلی کا پروگرام منسوخ کر دیا۔ اُسی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ شاہ کی خواب میں آئے اور اپنی بات دہرائی، مگر شاہ نے ماہرین اراضی کی رپورٹ پر انحصار کیا اور خواب کو پھر نظر انداز کر دیا۔ اگلی رات حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مفتی اعظم کے خواب میں گئے اور مفتی سے فرمایا کہ ہمارے مزارات میں پانی گھستا چلا آرہا ہے۔ لہٰذا جلد از جلد یہاں سے منتقل کرا دیں۔ صبح سویرے مفتی اعظم گھبراہٹ اور پریشانی کے عالم میں شاہ کے پاس پہنچے اور منتقلی کے لئے کہا۔ لہٰذا شاہ نے فرمان جاری کر دیا کہ عیدالاضحیٰ کو ظہر کی نماز کے بعد حضرت حذیفہ اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اجسادِ مبارکہ مزارات سے نکالے جائیں گے۔ اِس خبر کا اخبارات میں شائع ہونا تھا کہ تمام عالمِ اسلام میں جوش و خروش اور ہلچل پیدا ہو گئی۔ نیز یہ خبر دنیا کے گوشہ گوشہ میں بھی پھیل گئی۔

دوسرے مسلم ممالک کے لوگوں نے شاہ عراق کو عیدالاضحیٰ کے چند روز بعد مزاراتِ مبارکہ کو کھولنے کے لئے درخواست کی تاکہ وہ بھی فریضہ حج کے بعد شامل ہو سکیں۔ لہٰذا شاہ عراق نے عیدالاضحیٰ کے دس دن بعد کی تاریخ مقرر کر دی۔ اس روز پانچ لاکھ نفوس جمع ہو گئے۔ جس میں ہر مذہب، فرقہ اور عقیدے کے لوگ تھے۔ کئی ملکوں سے سرکاری وفود آئے۔ ترکی کے کمال اتاترک کی نمائندگی ان کے ایک وزیر مختار نے کی اور مصر کے

Marfat.com

شاہ فاروق جو اس وقت ولی عہد تھے، نے بھی شرکت کی۔
آخر کار وہ دن بھی آگیا جس نے لوگوں کے دلوں میں ہلچل مچا رکھی تھی۔ یہ پیر کا دن تھا۔ عراق کے شاہ فیصل اول، مفتی اعظم عراق، اراکین پارلیمنٹ اور دوسرے لاکھوں افراد کی موجودگی میں مزاراتِ مبارکہ کھولے گئے تو واقع حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک میں پانی آچکا تھا اور حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار مبارک میں نمی آچکی تھی۔ ایک کرین کے ذریعے جس میں پھاوڑے کے پھل کی طرح کا پھل لگا تھا اور اسی پر ایک اسٹریچر لگا دی گئی تھی، حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو زمین سے اس طرح اٹھایا گیا کہ آپ کا جسد مبارک کرین پر خود بخود آگیا، اسٹریچر کو کرین سے الگ کر دیا گیا اور شاہ عراق، مفتی اعظم، شہزادہ فاروق اور ترکی کے وزیر مختار نے کندھے دیئے اور بڑی احتیاط اور احترام سے شیشے کے ایک بکس میں رکھ دیا گیا اور اسی طرح حضرت جابرؓ کے جسد مبارک کو بھی مزار مبارک سے نکالا گیا۔ اجسادِ مبارکہ کا کفن حتیٰ کہ ریش ہائے مبارک کے بال تک بالکل صحیح حالت میں تھے۔ ان کو دیکھ کر ہرگز یہ اندازہ نہ ہوتا تھا کہ یہ تیرہ سو سال پہلے کے اجساد ہیں، بلکہ یہ گمان ہوتا تھا کہ ان کو رحلت فرمائے صرف دو یا تین گھنٹے گزرے ہیں اور سب سے حیرت زدہ بات یہ تھی کہ دونوں اصحابہ کرام کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور ان میں اتنی پُراسرار چمک تھی کہ لوگوں نے چاہا کہ وہ بار بار دیکھتے رہیں۔ لیکن ان کی آنکھیں اس چمک دمک کے آگے ٹھہرتی ہی نہ تھی۔ ٹھہر بھی کیسے سکتی تھیں۔ جن آنکھوں نے فخر الانبیاء سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم کو دیکھا تھا۔ اس واقعہ کو دیکھ کر ایک شہرت یافتہ جرمن ماہر چشم اسی وقت ایمان لے آیا اور مفتی اعظم عراق کے دست مبارک پر مشرف بہ اسلام ہوا۔ علاوہ ازیں بہت سے دوسرے نصرانی اور یہودی بھی دائرہ اسلام میں داخل ہو کر اپنی عاقبت سنوار گئے۔ یہ کاروائی پانچ لاکھ مجمع

Marfat.com

کو تیس فٹ لمبی اور بیس فٹ چوڑی سکرین پر بذریعہ ٹیلی ویژن کیمرہ دکھائی گئی اور بعد میں بغداد کے سینماؤں میں بھی فلم منظرِ عام پر لائی گئی۔

اب آپ کے مزارات شریف سلمان پاک میں واقع ہیں۔ جہاں حضرت سلمان فارسی نقشبندی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزارِ اقدس ہے۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ مدائن کے گورنر کی حیثیت سے اسلام کی خدمت سر انجام دیتے رہے اور اپنی ساری کی ساری تنخواہ ہر ماہ غربا میں تقسیم کر دیا کرتے تھے اور خود کھجور کے پتوں کی چیزیں بنا کر بازار میں فروخت کر کے گزر اوقات کیا کرتے تھے۔ حالانکہ آپ باغات کے مالک تھے، جہاں فخر الانبیاء سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دستِ مبارک سے ایک کھجور کا پودا لگایا تھا، جو کہ تقریباً تیرہ سو سال پھل دیتا رہا۔

مندرجہ بالا واقعہ صداقت اسلام کی ایک زندہ جاوید مثال ہے۔ لہٰذا میری حکومت پاکستان سے استدعا ہے کہ یہ فلم حکومت عراق سے حاصل کر کے ٹیلی ویژن پر دکھائی جائے تاکہ تمام مسلمانوں بالخصوص غیر مسلموں کا اسلام کی طرف رغبت ہو۔

یہ واقعہ مؤلف نے روزنامہ جنگ کی اشاعت ۶ فروری ۱۹۸۳ء اور دوسرے ذریعہ سے حاصل کیا۔ جن کا میں تہہ دل سے شکر گزار ہوں۔

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہٗ

○

Marfat.com

حضرات نقشبندیہ احسنیہ مجددیہ منوریہ

الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السمآء ۔ تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون ☼

شجرۂ طریقت

یا حبذا عبد النبی معطیرہ

○

بسم اللہ الرحمن الرحیم

"نِعْمَ النَّبِیُّ بِعَبْدِہٖ مُعَطِّرُہٗ"

کیا ہی عجیب رُوحانی تازگی حاصل ہوتی ہے، جب کہ نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم اپنے
خادم (حضرت عبدالنّبی شامی رحمۃ اللہ علیہ) کو عطر لگانے کی خدمت ادا
کرتا ہوا دیکھتے ہیں

○

(۱) بِاسْمِ اللهِ اَرْحَمَ ذِالنَّوالِ
غُفُوْرِ الذَّنْبِ بِالصِّفَۃِ الکَمَالِ

(۲) بِحَمْدِ اللهِ وَالشُّکْرِ الکَمَالِ
هَدَانِیْ اَحْسَنَ الطُّرُقِ الْجَمَالِ

(۳) هَدیٰ خُلْقاً صِرَاطاً مُسْتَقِیْماً
بِدِیْنِ الْحَقِ فِی الْاَدْیَانِ عَالِی

(۴) وَ صَلِّ عَلیٰ رَسُوْلِکَ خَیْرِ خَلْقٍ
عَلیٰ الْخُلَفَاءِ وَالصَّحْبِ الْعَوالِ

(۵) وَلَوْلَاہُ لَمَا خُلِقَ الْبَرَایَا
مُحَمَّد مُجْتَبیٰ خَیْرُ الْخِصَالِ

Marfat.com

٦ وَ صِدِّيقٍ وَّ فَارُوقٍ عَلِي
وَعُثْمَانِ غَنِيٍ ذِالنَّوال

٧ صَلٰوةٌ دَائِماً اَبَداً سَلَاماً
لِاَهْلِ الْبَيْتِ هُمْ خَيْرُ الْاَهَال

٨ بِبَرْكَةِ سَيِّدِ الْكَوْنَيْنِ اَبَداً
وَقِنِي مَسْلَكَ السُّبُلِ الضَّلَال

٩ وَبِسِلْسِلَةُ مَشَائِخِ الطَّرِيْقَةِ
عَلٰى تَرْتِيْبِ عِقْدٍ كَاللُّدَال

١٠ فَسَلْمَانٌ تَثَبَّتَ ذَيْلِ صِدْقٍ
صِدِّيقٍ كَامِلِ الْاَوْصَافِ عَالِي
صِدِّيقٍ كَامِلٍ مِنْ غَيْرِ ال

١١ وَبِسَلْمَانَ مَلِّ الْاَرْضِ عَدْلاً
تَلَأْلَأَ نُوْرُهُ بَدْرَ الْكَمَال

١٢ فَسَلْمَانٌ جَلِيْلُ الْقَدْرِ شَرَفاً
لِاَهْلِ الْخَيْرِ طَلَباً كَالْمِثَال

١٣ مُحَمَّدُ قَاسِمِ بَحْرُ الْعَطَايَا
وَحَضْرَةُ جَعْفَرٍ عَلَمُ الْمَعَال

١٤ وَفِي بُسْتَانَ حَضْرَتُ بَايَزِيْدٍ
لِكُلِّ طَالِبٍ بَحْرُ النَّوَال

Marfat.com

(۱۵) وَفِیْ خَرْقَانَ حَضْرَتُنَا اَبُوالْحَسَنْ
بَانْوَارٍ تَلَاْءٌ لَاْکَا لِلْدَّالِ

(۱۶) سَقٰی فَیْضاً وَفِیْ حَزْناً سَفِیْناً
وَبِالْکِبْرِیْتِ اَحْمَرَ لَاْمِثَالِ

(۱۷) هُوَالْفُوْتُ الْاَجَلُ بِلَاْ کَلَامٍ
لِاَهِلِ الْخَیْرِ بَحْرُهٗ لَاْ زَوَالِ

(۱۸) وَ شَیْخُ اَحْمَدِیْ وَالشَّیْخُ مَنْصُوْر
کِلَاْ الشَّیْخَیْنِ کَالْبَدْرِ الْکَمَالِ

(۱۹) وَحَضْرَتُ فَارْمِیْدِیْ وَّ یَعْقُدُكْ
وَعَبْدُالْخَالِقِ الْفُضْلُ الْکَمَالِ

(۲۰) مُحَمَّد عَارِفٍ دِیْوِکَرِیْ
وَّ مَحْمُوْدٍ بِخَیْرٍ لَاْزَوَالِ

(۲۱) وَسَمَّاسُ اِلٰی مِیْرِ کَلَاْلِ
هُمَا کَالْبَحْرِ زَخَّارِ النَّوَالِ

(۲۲) بِهَاءُ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَانَقْشَبَنْدِ
بِحَارُ الْفَیْضِ جَارٍ لَاْ زَوَالِ

(۲۳) وَیَعْقُوْبُ وَّ اَمْرَاره زُبَیْرُهٗ
وَدُرْوَیْشٌ کَدُرٍّ لَاْ مِثَالِ

(۲۴) وَحَضْرَتُ بَاقِیْ بِاللّٰهِ بَحْرُهٗ
مِنْ الْاَبْحَارِ هِنْدٍ لَاْ زَوَالِ

Marfat.com

مِنَ الْاَبْحَارِ فَيْضٍ لَا زَوَال
مِنَ الْاَبْحَارِ مَعْنًى لَا زَوَال

(۲۵) مُجَدِّدُ اَلْفِ ثَانِی شَیْخ اَحْمَدْ
مُجَدِّدُ اَلْفِ ثَانٍ شَیْخَ سَرْهَنْد
مُجَدِّدِ دِیْنِ اَحْمَدَ بِالْکَمَال

(۲۶) فَحَضْرَۃُ شَیْخِنَا الْاٰدَمْ بِنَوْرِیْ
رَوَای خَلْقاً بِفَیْضٍ کَالزُّلَال

(۲۷) وَحَضْرَۃُ شَاہْ شَرِیْفٍ مُتَّقِیْ
لَہٗ شَرَفٌ کَا غَلَامِ الْجِبَال
ہَدٰی خَلْقاً کَا غُلَامِ الْجِبَال

(۲۸) وَحَضْرَتُ شَیْخ عَبْدِاللّٰہِ سلطانپوری
کَبَحْرٍ زَاخِرٍ دُرَرَ اللّٰہ لِیْ

(۲۹) فَشَیخ طَاہِرہ غَوْثُ الْعَوَالِمْ
غَاثَ الْخَلْقَ بِالْاَعْلٰی الْکَمَال

(۳۰) ہُوَالْبَحْرُ الْخِضَمُّ لِفَیْضِ آدَمْ
وَخِضْرُ نَجَاۃٍ حَوْمَاۃِ الضَّلَال

(۳۱) وَتَاجُ الْعَارِفِیْنَ عَبْدُالنَّبِی
وَمِعْطِیْرَ النَّبِیِّ بِلَا مِثَال

(۳۲) لِبَلْدَۃَ شَامِ چَوْرَاسِیْ فَخَارہ
لِبَنْلِ الْہِنْدِ کَا الْبَدْرِ الْکَمَال

Marfat.com

(۳۳) مُحَمَّدُ شَہرَیارِ الْمُلْکِ مَقّیٌ
تَلَذَّذَ بِالْفُیُوْضَاتِ الْکَمَالِ

(۳۴) بِحَضْرَتِنَا کَلِیْمُ اللّٰہِ خُصَّتْ
کُنُوْزَ الْکَشْفِ بِالْفَجْرِ الْکَمَالِ

(۳۵) غُلَامُ رَسُوْلِہٖ مَعْنًی وَّحُکْمًا
ھُوَالْقُطْبُ الْمُسَلَّمُ لَا زَوَالِ

(۳۶) مُحَمَّدُ بَحْرَیَابِ الْاَصْلِ مَعْنًی
وَ قُطْبُ الدِّیْنِ اَحْمَدَ لَا مِثَالِ

(۳۷) مُحَمَّدُ فَیْضُیَابِ فِی الْعَوَالِمْ
مُحَمَّدُ فَتَحْیَابِ لَا زَوَالِ

(۳۸) غُلَامِ نَقْشَبَنْدِ دِیْنِ اَحْمَدْ
تَکَرَّمَ بِالْکَمَالَاب الْعَوَالِ
تَکَرَّ بِالْکَرَامَاتِ الْکَمَالِ

(۳۹) بِحَضْرَتِنَا غُلَامِ رَسُوْلِ حَقٍّ
لِعَبْدِ الْحَقِّ فَخْرٌ لَا زَوَال

(۴۰) طُفَیْلِ جُمْلَۃِ الْحَضْرَاتِ لِلّٰہِ
اَغِثْ یَا سَیِّدَ السَّادَاتِ عَال

(۴۱) طُفَیْلِ سَیِّدِ الْکَوْنَیْنِ شَرَفًا
طُفَیْلِ سَیِّد الثَّقَلَیْنِ شَرَفًا
تقبل مِنِّی مجری دَاستُوَال

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ!

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ترجمہ شریف

(۱) اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ۔ جو بہت مہربان صاحب عطا، گناہوں کا صفتِ کمال کے ساتھ معاف کرنے والا ہے۔

(۲) اللہ تعالیٰ کی حمد اور کمالِ شکر کے ساتھ جس نے مجھے اچھے راستے کی ہدایت کی۔

(۳) جس نے مخلوق کو دینِ حق کے ساتھ ہدایت بخشی سیدھے راستے کی (اُس دین کی) جو تمام ادیان میں بلند ہے۔

(۴) صلوٰۃ بھیج اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر جو بہترین مخلوق ہیں اور رحمت ہو اُوپر خلفائے کرامؓ اور صحابہؓ پر جو بلند ہیں۔

(۵) اگر نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہ ہوتے تو مخلوقات پیدا نہ کی جاتی۔ محمدؐ پاک بہت ہی زیادہ فضیلتوں والے ہیں۔

(۶) اور جناب صدیق اکبر، جناب فاروق اعظم، جناب عثمان غنی اور جناب علی (رضی اللہ عنہم) پر رحمت فرما، جو صاحبِ عطا ہیں۔

(۷) اہل بیعت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین پر ہمیشہ ہمیشہ صلوٰۃ وسلام ہو، جن کی عظمت مُسلّمہ ہے۔

(۸) نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (جو سردار ہیں دونوں جہانوں کے سید و سردار ہیں) کے صدقہ میں مجھے گمراہی کے راستے سے ہمیشہ بچائیو!

Marfat.com

(۹) مشائخ طریقت کا سلسلہ ترتیب کے اعتبار سے موتیوں کے ہار کی مانند ہے۔

(۱۰) حضرت سلمان (فارسی) رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے سچائی کے دامن کو مضبوطی سے تھاما۔ صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ کامل اور اعلےٰ اوصاف والے ہیں۔

______ صدیق کامل ہیں، بغیر آل کے ______

(۱۱) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے زمین پہ عدل قائم کیا۔ اُن کا نُور چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا ہے۔

(۱۲) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرافت کے اعتبار سے جلیل القدر ہیں، اور خیر طلب کرنے والوں کے لئے روشن چراغ ہیں۔

(۱۳) حضرت محمّد قاسم رضی اللہ عنہ بحرِ عطا ہیں اور حضرت جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَلَمِ حق کو بلند رکھنے والے ہیں۔

(۱۴) حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے باغ میں ہر طلب رکھنے والے کے لئے بحرِ عطا ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

(۱۵) اور حضرت ابوالحسن رحمۃ اللہ علیہ کا نُور خرقان میں موتیوں کی طرح چمک رہا ہے۔

(۱۶) فیض پہنچاتے ہیں اور غم سے بچاتے ہیں اور گویا وہ سُرخ گندھک کی طرح ہیں۔
(نوٹ: دُعائے حزب البحر کو کبریت احمر کہا گیا ہے)

(۱۷) کوئی شک نہیں، وہ بہت بڑے غوث ہیں اور اہلِ خیر کے لئے بحرِ لازوال ہیں۔

(۱۸) میرے شیخ احمد اور شیخ منصور (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) دونوں چودھویں رات کے چاند کی طرح ہیں۔

(۱۹) حضرت بوعلی فارمدی، حضرت یعقوب اور حضرت عبدالخالق (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم) بہت ہی زیادہ فضیلت والے ہیں۔

Marfat.com

(۲۰) حضرت محمد عارف ریوگری اور محمود فغنوی (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) خیر لازوال ہیں۔

(۲۱) حضرت بابا سماسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (سماس) سے لیکر سیّد امیر کلال تک عطاؤں کے بہت بڑے سمندر ہیں۔

(۲۲) حضرت جناب سیّد بہاؤالدین نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ دنیائے نقشبندیت میں فیض کے ہمیشہ جاری رہنے والے سمندر ہیں۔

(۲۳) حضرت یعقوب اور حضرت احرار، زبیر اور حضرت درویش (رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہما) بے مثال موتیوں کی طرح ہیں۔

(۲۴) حضرت باقی باللہؒ ہندوستان کے سمندر ہیں، جو ہمیشہ کے لئے جاری ہیں۔

فیضانِ عام کے لازوال سمندر ہیں

معرفت کے لازوال سمندر ہیں

(۲۵) جناب حضرت مجدّد الف ثانیؒ ہیں شیخ احمدؒ۔ مجدّد الف ثانیؒ ہیں شیخ سرہند (رحمۃ اللہ علیہ) دین احمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کے باکمال مجدّد ہیں۔

(۲۶) اور ہمارے شیخ حضرت آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ کو مخلوقات کو پوری طرح فیض بانٹتے دیکھا ہے۔

(۲۷) حضرت محمّد شریف متقی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ عزت و شرف میں پہاڑوں کی طرح بلند ہیں۔ مخلوقات کے لئے کوہِ ہدایت ہیں۔

(۲۸) حضرت شیخ عبداللہ سلطانپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ گنج جواہرات اور موتیوں کا ہار ہیں۔

(۲۹) جناب حضرت شیخ سید محمّد طاہر رحمۃ اللہ علیہ غوثِ عالم ہیں۔ مخلوقات کی رہنمائی میں کمال درجہ محنت کرتے ہیں۔

(۳۰) وہ سمندر ہیں اور فیض دینے والے لوگوں کے خضر راہ ہیں۔ آدمیت کے لئے

Marfat.com

(گمراہی کے راستہ سے بچانے والے ہیں۔)

(۳۱) جناب حضرت عبدالغنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ تاج العارفین ہیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایسے عطر لگانے والے ہیں۔جس کی مثال نہیں۔

(۳۲) شام پوراسی شہر کے لئے فخر ہیں اور ہندوستان کی چودھویں کے چاند کی روشنی ہیں۔

(۳۳) حضرت محمد شہر یارؒ ملک حقیقتاً بہت زیادہ فیض حاصل کرنے والے شاگرد ہیں۔

(۳۴) ہمارے حضرت کلیم اللہؒ خاص کر کشف کے خزانے ہیں اور ہم یہ کمالِ فخر سے کہتے ہیں۔

(۳۵) حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ علیہ واقعی مسلمانوں کے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے قطب ہیں۔

(۳۶) محمدؒ پانے والے ہیں حقائق کے اور احمد بے مثل قطب دین ہیں۔

(۳۷) محمد فیض یاب جہانوں میں ، محمد فتح یاب ہیں ہمیشہ ہمیشہ

(۳۸) غلام نقشبند دین احمد اعلےٰ کمالات والے اور مکرم ہیں۔کراماتِ وافرہ سے مکرم ہیں۔

(۳۹) ہمارے پیر حضرت غلام رسول رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ صاحب مرتبہ ہیں۔حق کے بندے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فخر ہیں۔

(۴۰) تمام حضرات کا صدقہ اے سرداروں کے سردار اللہ کے لئے ہماری مدد فرما۔

(۴۱) سید الکونینؐ کی عظمت کے صدقہ میں اس سائلِ عاجز کی مرادیں پوری فرما۔ اور طفیل سید الثقلینؐ کی عزت کے واسطے۔

عطیہ

الحاج صاحبزادہ فیض الرحمٰن شامی

خلف

صاحبزادہ مبارک مند شامی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شجرۂ سلسلۂ نقشبندیہ احسنیہ

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ وصال معہ دن — مطابق ہجری	تاریخ وصال معہ دن — مطابق عیسوی	مقام مزار شریف	عمر مبارک ہجری سال
۱	فخرالانبیاء رسالت مآب سرور کائنات رسولِ مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم	دوشنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ	پیر ۸ جون ۶۳۲ء	مسجد نبوی مدینہ منورہ	۶۳
۲	حضرت امیر المومنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	سہ شنبہ ۲۲ جمادی الاخر ۱۳ھ	منگل ۱۶ اگست ۶۳۴ھ	مسجد نبوی مدینہ منورہ	۶۳
۳	حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	سہ شنبہ ۱۰ رجب المرجب ۳۳ھ	منگل ۴ فروری ۶۵۴ء	مدائن عراق	۱۵۰
۴	حضرت امام قاسم بن محمد بن ابوبکر رضی اللہ عنہم	سہ شنبہ ۲۴ جمادی الاوّل ۱۰۱ھ	منگل ۱۲ دسمبر ۷۱۹ء	جنت البقیع مدینہ منورہ	۷۲
۵	حضرت خواجہ سیدنا امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	جمعہ ۱۵ رجب المرجب ۱۴۸ھ	جمعہ ۶ ستمبر ۷۶۵ء	جنت البقیع مدینہ منورہ	۶۸
۶	سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی قدس سرہ العزیز	چہارشنبہ ۱۵ شعبان المعظم ۲۶۱ھ	بدھ ۲۵ مئی ۸۷۵ء	بسطام ایران	۱۲۵
۷	حضرت خواجہ ابوالحسن خرقانی قدس سرہ العزیز	شنبہ ۱۵ رمضان المبارک ۴۲۵ھ	ہفتہ ۳ اگست ۱۰۳۴ء	خرقان ایران	۷۳
۸	حضرت خواجہ ابوالقاسم گرگانی قدس سرہ العزیز	سہ شنبہ ۲۳ صفر ۴۵۰ھ	منگل ۲۱ اپریل ۱۰۵۸ء	طوس ایران	۰۰
۹	حضرت خواجہ ابوعلی فارمدی طوسی قدس سرہ العزیز	جمعہ ۴ ربیع الاوّل ۵۱۱ھ	جمعہ ۶ جولائی ۱۱۱۷ء	طوس، مشہد ایران	۷۷
۱۰	حضرت یعقوب یوسف ہمدانی قدس سرہ العزیز	شنبہ ۲۰ رجب المرجب ۵۳۵ھ	ہفتہ یکم مارچ ۱۱۴۱ء	مرو روس	۹۶
۱۱	حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی قدس سرہ العزیز	جمعہ ۱۲ ربیع الاول ۵۷۵ھ	جمعہ ۱۷ اگست ۱۱۷۹ء	غجدوان روس	۰۰
۱۲	حضرت خواجہ محمد عارف ریوگری قدس سرہ العزیز	سہ شنبہ یکم شوال ۶۱۶ھ	منگل ۱۰ دسمبر ۱۲۱۹ء	ریوگر، بخارا روس	۰۰

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ وصال معہ دن — مطابق ہجری	مطابق عیسوی	مقام مزار شریف	عمر مبارک ہجری سال
۱۳	حضرت خواجہ محمود انجیر فغنوی قُدِّس سرُّہُ العزیز	دوشنبہ ۱۰ ربیع الاول ۷۱۷ھ	پیر ۳۰ مئی ۱۳۱۷ء	فغنہ / روس	۰۰
۱۴	حضرت خواجہ عزیزان شاہ علی رامتینی قدس سرُّہُ العزیز	سہ شنبہ ۲۷ رمضان المبارک ۷۲۱ھ	منگل ۲۰ اکتوبر ۱۳۲۱ء	خوارزم / روس	۱۳۰
۱۵	حضرت خواجہ محمد بابا سماسی قُدِّس سرُّہُ العزیز	چہارشنبہ ۱۰ جمادی الآخر ۷۵۵ھ	بدھ ۲ جولائی ۱۳۵۴ء	سماس۔ بخارا / روس	۰۰
۱۶	حضرت خواجہ شمس الدین سید میر کلال قُدِّس سرُّہُ العزیز	پنجشنبہ ۱۳ جمادی الآخر ۷۷۲ھ	جمعرات ۲ جنوری ۱۳۷۱ء	سوخار۔ بخارا / روس	۰۰
۱۷	شیخ المشائخ حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قُدِّس سرُّہُ العزیز	دوشنبہ ۲ ربیع الاول ۷۹۱ھ	پیر یکم مارچ ۱۳۸۹ء	بخارا / روس	۷۳ سال ۲ ماہ
۱۸	حضرت مولانا یعقوب چرخی قُدِّس سرُّہُ العزیز	شنبہ ۵ صفر المظفر ۸۵۱ھ	ہفتہ ۲۲ اپریل ۱۴۴۷ء	قصبہ بلغنور / ماوراء النہر۔ روس	۰۰
۱۹	حضرت خواجہ ناصر الدین عبید اللہ احرار قُدِّس سرُّہُ العزیز	شنبہ ۲۹ ربیع الاول ۸۹۵ھ	ہفتہ ۲۰ فروری ۱۴۹۰ء	سمرقند / روس	۸۸ سال ۷ ماہ
۲۰	حضرت مولانا محمد زاہد وخشی قُدِّس سرُّہُ العزیز	چہارشنبہ یکم ربیع الاول ۹۳۶ھ	بدھ ۳ نومبر ۱۵۲۹ء	وخش / ایران	۰۰
۲۱	حضرت خواجہ درویش محمد قُدِّس سرُّہُ العزیز	پنجشنبہ ۱۸ محرم الحرام ۹۷۰ھ	جمعرات ۱۸ ستمبر ۱۵۶۲ء	موضع العزاز / خراسان	۰۰
۲۲	حضرت مولانا خواجگی امکنگی قُدِّس سرُّہُ العزیز	چہارشنبہ ۲۲ شعبان المعظم ۱۰۰۸ھ	بدھ ۲۶ فروری ۱۶۰۰ء	موضع امکنگ / نزد بخارا۔ روس	۹۰
۲۳	کامل اکمل حضرت سید رضی الدین محمد باقی المعروف بہ خواجہ باقی باللہ قُدِّس سرُّہُ العزیز	یک شنبہ ۲۵ جمادی الآخر ۱۰۱۲ھ	اتوار ۲۰ نومبر ۱۶۰۳ء	دہلی / بھارت	۴۱
۲۴	امام ربانی مجدد الف ثانی غوثِ صمدانی حضرت شیخ احمد فاروقی المعروف بہ سرہندی قُدِّس سرُّہُ العزیز	سہ شنبہ ۲۸ صفر المظفر ۱۰۳۴ھ	منگل ۳۰ نومبر ۱۶۲۴ء	سرہند شریف / بھارت	۶۲ سال ۴ ماہ ۱۴ دن
۲۵	قطبُ الاقطاب سید آدم بنوری قُدِّس سرُّہُ العزیز	جمعہ ۱۳ شوال ۱۰۵۳ھ	جمعہ ۱۹ جنوری ۱۶۴۴ء	جنت البقیع / مدینہ منورہ	۶۳
۲۶	غوثِ زمان حضرت محمد شریف متقی شاہ آبادی قُدِّس سرُّہُ العزیز	۱۰۸۳ھ	۱۶۷۲ء	موضع شاہ آباد / انبالہ۔ بھارت	۶۲
۲۷	سُلطان العارفین حضرت حاجی عبداللہ سُلطانپوری قُدِّس سرُّہُ العزیز	۱۱۰۶ھ	۱۶۹۴ء	مغلپورہ، دہلی / بھارت	۱۲۰

Marfat.com

نمبر شمار	اسمائے گرامی	تاریخ وصال معہ دن: مطابق ہجری	مطابق عیسوی	مقام مزار شریف	عمر مبارک ہجری سال
۲۸	قطب عالم حضرت حاجی سید محمد طاہر عالمپوری قدس سرہٗ العزیز۔	دوشنبہ ۱۷ جمادی الاوّل ۱۱۱۹ھ	منگل ۱۵ اگست ۱۷۰۷ء	عالمپور ضلع ہوشیارپور بھارت	۱۱۸
۲۹	تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی قدس سرہٗ العزیز	چہارشنبہ ۲۲ ربیع الاوّل ۱۱۴۶ھ	بدھ ۲۲ اگست ۱۷۳۳ء	شامچوراسی ضلع ہوشیارپور بھارت	۱۱۷ سال ۵ ماہ ۲۳ دن

خلفائے تاج العارفین قطب الاقطاب
حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز

(۱) فضیلت مآب حضرت شیخ علی احمد سہارنپوری قدس سرہٗ العزیز۔
(۲) اشرف الاخوان حضرت میاں محمد اشرف قدس سرہٗ العزیز۔
(۳) حضرت حافظ محمد مکمّل قدس سرہٗ العزیز۔
(۴) حضرت میاں محمد قاسم قدس سرہٗ العزیز۔
(۵) فضیلت مآب حضرت شیخ عبدالہادی قدس سرہٗ العزیز
(۶) حضرت میاں محمد شہریار قدس سرہٗ العزیز۔
(۷) حضرت مولانا جان محمد جالندھری قدس سرہٗ العزیز۔
(۸) حضرت شیخ عاشق محمد جالندھری قدس سرہٗ العزیز۔
(۹) حضرت حافظ محمد حسین قدس سرہٗ العزیز

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ نقش حضور تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہُ العزیز المعروف بہ "حضرت باباجی" رحمۃ اللہ علیہ ساکن شاہچوراں ضلع ہوشیار پور (بھارت) کا ہے۔ جو کہ آپؒ نے دفع جنات، آسیب، سحر، جادو وغیرہ کے لئے تحریر فرمایا۔ جو نہایت مجرب اور زود اثر ہے۔ لکھکر مریض کے گلے میں باندھیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ صحت و تندرستی حاصل ہوگی۔

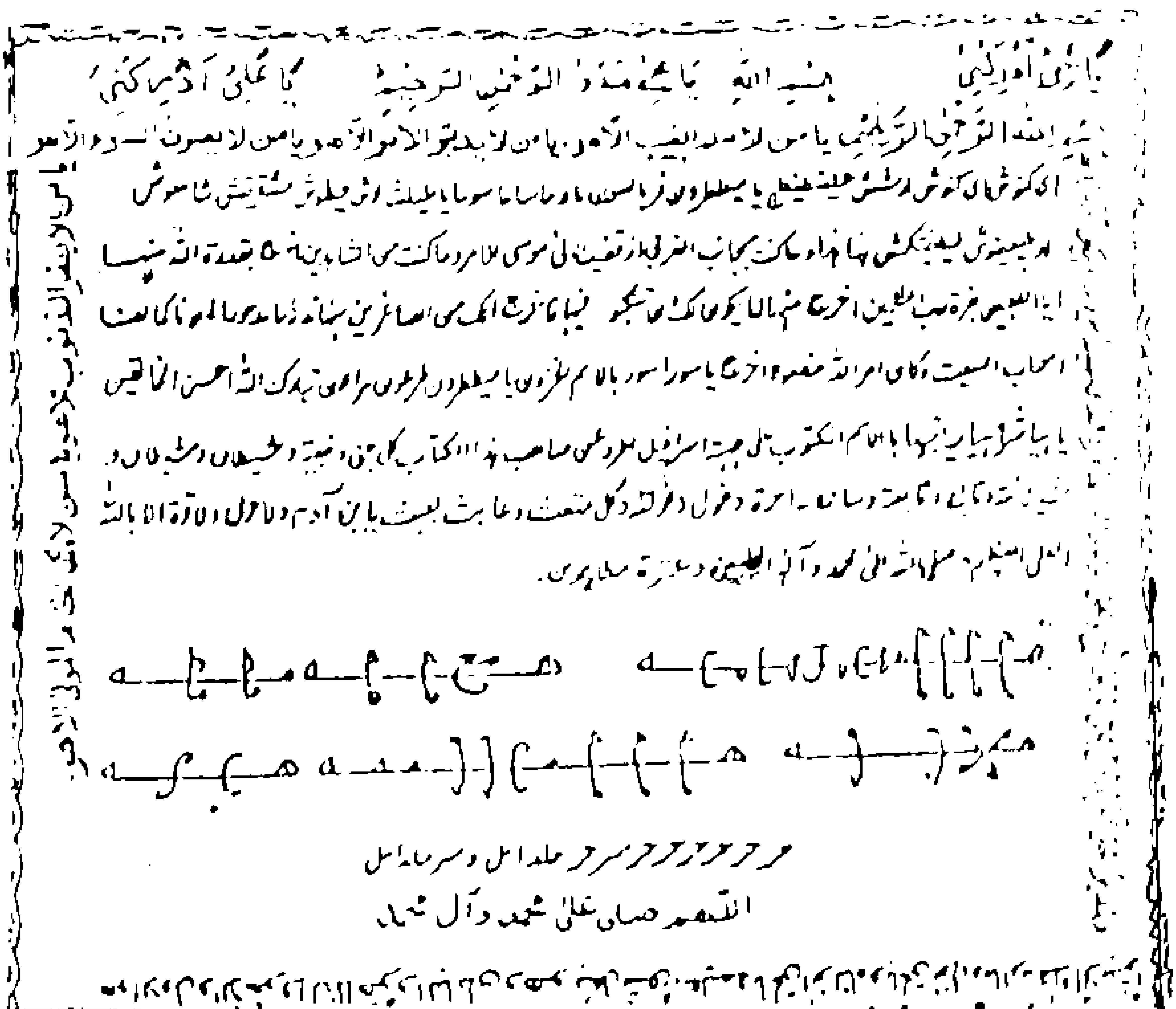

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قل ھو اللہ احد ۰ اللہ الصمد ۰ لم یلد ولم یولد ۰ ولم یکن لہٗ کفواً احد

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب

حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

المعروف بہ "باباجی"

بھارت کے صوبہ مشرقی پنجاب میں جالندھر ہوشیار پور شاہراہ پر ایک قصبہ شام چوراسی واقع ہے۔ یہ بستی بہت قدیم اور تاریخی حیثیت کی حامل ہے۔ اس کی بنیاد مہاراجہ ہرش وردھن کے عہد میں رکھی گئی۔ جس کا دورِ حکومت (۶۰۶ء — ۶۴۸ء) تک رہا۔ لیکن فی الحقیقت قصبہ شام چوراسی کی اصل وجہِ شہرت اس بنا پر ہے کہ یہ مقام تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ "باباجی"، شامی صاحب کا مولود منشاء اور آخری آرامگاہ ہے۔

خاندان

حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد دیوان بوہڑہ مل بہل کھتری مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر (عہد ۱۵۵۶ء تا ۱۶۰۵ء) کے دور فرمانروائی علاقہ ہوشیار پور کے کاردار مقرر تھے اور چوراسی گاؤں کا مالیہ وصول کرکے اُسے سرہند شریف کے سرکاری خزانہ میں جمع کروایا کرتے تھے۔ بدقسمتی سے دیوان صاحب کے ہاں کوئی اولادِ نرینہ نہ تھی اور یہ غم انہیں برابر کھائے جاتا تھا۔ وہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بَزَغَ الْحَبِیْبُ الْمُجْتَبٰی
برگزیدہ محبوب کی روشنی
فِیْ سُحْمَةِ اللَّیْلِ الدُّجٰی
کالی رات کی سیاہی میں چمکی !
کَالشَّمْسِ تُشْرِقُ فِی الضُّحٰی
جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو !

اکثر سنیاسیوں اور ہندو فقیروں سے دُعا کے طلبگار رہتے تھے۔ حُسنِ اتفاق سے ایک مرتبہ موصوف سرہند شریف مالیہ جمع کروانے گئے تو بغرض زیارت حضرت مُجدّد الف ثانیؒ کے آستانہ پر حاضر ہوئے اُس وقت حضرت مُجدّد صاحب رحمۃ اللہ علیہ عبادت میں مشغول تھے۔ سرکار مجدّدؒ کے خادم نے دیوان صاحب سے کہا کہ آپ تشریف رکھیں اور انتظار کریں۔ چند ثانیئے کے بعد حضرت مجدّد الف ثانی اپنے حجرہ مُبارک سے باہر تشریف لے آئے اور دیوان سے بکمال شفقت ملے۔ دیوان صاحب اپنی دِلی مدعا بیان بھی نہ کر پائے تھے کہ حضرت مجدّد الف ثانیؒ نے ارشاد کیا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ایک سال بعد آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہو گا۔ دیوان صاحب یہ سُن کر بہت خوش ہوئے۔ آپؒ کے خدام حیران تھے کہ حضرت صاحب تو بادشاہ وقت سے بھی یُوں لطف وعنایت سے پیش نہیں آتے، لیکن یہ کیا کہ آپؒ خلافِ معمول ایک غیر مسلم سے یُوں ملاقی ہوئے اور اس پر خصوصی عنایت فرمائی۔ آپؒ کو بذریعہ کشف اپنے خادم کے وسوسے کا علم ہو گیا اور ارشاد فرمایا: اس بندے پر اللہ تعالیٰ کا ایک خاص کرم ہونے والا ہے اور اُس کے ہاں ایک مردِ کامل پیدا ہو گا۔

ولادت

اِس واقعہ کے ایک سال بعد حضرت مجدّد الف ثانیؒ کی پیش گوئی کے عین مطابق دیوان صاحب کے ہاں بروز پیر ۲۹ رمضان المبارک ۱۰۲۸ ہجری مطابق ۳۰ اگست ۱۶۱۹ء کو بیٹا پیدا ہوا اُس

Marfat.com

یاحیی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاقیوم

وَهُوَ الضِّيَاءُ الْمُسْتَضِي

آپ ایسی روشنی ہیں جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِهٖ سَطَعَ الْهُدٰى

آپ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلٍ اَلْیَلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ساعت تمام گھر میں ایک روشنی نمودار ہوئی۔ جس سے گوشہ گوشہ منور ہو گیا۔ نومولود نے سارا دن اپنی والدہ ماجدہ کا دُودھ نہ پیا، البتہ شام کو افطاری کے وقت دُودھ پیا۔ اس طرح آپؒ نے گویا پہلا روزہ رکھا۔ جب آپؒ بڑے ہوئے تو آپؒ نے فرمایا کہ مجھے اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے بچپن میں قوتِ گویائی عطا فرمائی تھی مگر میں نے کلام نہ کیا کہ مجھے جن یا بھوت سمجھ کر کہیں گزند نہ پہنچائیں۔ آپؒ کا ہندوانہ نام لالہ بھوپت رائے رکھا گیا۔ اس وقت شام چوراسی میں مسلمانوں کی آبادی بہت قلیل تھی اور ہندوؤں کا بہت زور شور تھا۔

ابتدائی تعلیم

دیوان صاحب نے بیٹے کی تعلیم کے لئے ایک مسلمان اُستاد کی خدمات حاصل کیں۔ اس ذہین بچے نے سات سال کی عمر میں شیخ سعدی کی گلستان ختم کر کے بوستان شروع کی۔ ایک روز دورانِ سبق جب آپؒ ان اشعار پر پہنچے ؎

خلافِ پیغمبر کسے رہ گزید که ہرگز بمنزل نخواہد رسید

محال است سعدی کہ راہ صفا تواں یافت جز در پئے مصطفیٰؐ

تو آپؒ کے دل پر ایسا اثر ہوا کہ آپؒ کا سُکھ چین برہم ہو گیا اور کسی کام میں جی نہیں لگتا تھا۔ بالآخر آپؒ نے اپنے اُستاد سے کہا کہ مجھے دائرہ اسلام میں داخل کر کے راہِ صفا دکھا دیں آپؒ

Marfat.com

یا نجی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا نجوم

وَهُوَ الرَّسُولُ الْمُقْتَدیٰ
آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے
مِنْهُ الشَّفَاعَةُ تُرْتَجیٰ
آپ سے شفاعت کی امید ہے
بِجَمَالِهٖ خَمَدَ اللَّظیٰ
آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کے اُستادِ محترم کچھ عرصہ تک ٹالتے رہے، مگر اس ٹال مٹول سے آپؒ کے قلب کی کیفیت دگرگوں ہونے لگی۔

قبولِ اسلام

قبولِ اسلام کے شوق نے جب آپؒ کو سخت بے چین کر دیا تو ایک رات خواب میں فخر الانبیاء رسالت مآب سرورِ کائنات رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپؒ کو بنفسِ نفیس کلمۂ طیبہ کی تلقین فرمائی۔ جب آپؒ نے اپنے استادِ محترم کو یہ خوشخبری سنائی تو وہ انتہائی مسرور ہوئے اور آپؒ کو مبارک دی اور پھر آپؒ کو حضرت سیّد عبدالوہابؒ قادریؒ کے پاس لے گئے۔ جنہوں نے آپؒ کو کلمہ طیبہ پڑھایا اور دینِ اسلام کے ارکان کی تعلیم دی۔ آپؒ کا الہامی نام عبدالنبی رکھا گیا۔

جناب عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ کے قلب پر ابتداء ہی سے کچھ ایسی کیفیت وارد ہوتی تھی جسے دیکھکر آپؒ کے اہلِ خاندان اور قصبہ کے دیگر لوگ حیران پریشان ہو جاتے تھے۔ آپؒ کو دینِ حق کی راہ سے ہٹانے کے لئے قبیلہ والوں نے آپ پر بہت سختیاں کیں۔ مگر آپؒ نے انہیں بخوشی برداشت کیا۔ لیکن راہِ حق سے ہرگز نہ ہٹے۔ جب آپؒ کے مسلمان ہونے کی خبر آپؒ کے خسر لالہ راماں مل کو ملی جو سری گوبند پور کے رہنے والے تھے تو انھوں نے اپنے داماد کو ترکِ اسلام

ے۱ آپؒ حضرت جان محمد حضوری رحمۃ اللہ علیہ کے پوتے ہیں اور آپ کا مزارِ مبارک گڑھی شاہو لاہور میں واقع ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

عشق الالٰہ لوجھہ
آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

الٰہ العقول لدرکہ
انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وبحسنہ تاہ النھیٰ
آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صلوا علیہ وسلموا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کی تاکید و نصیحت کی۔ آپؒ نے جواباً یہ دوہا لکھ بھیجا۔

تھالی بھن رکابی ستے چونکا بھن مسیت
آکھیں سوہرے راے نوں ساڈی اللہ نال پریت

بیعت

ایک روز کسی بات پر خفا ہو کر آپؒ کے والد مارنے کے لئے اُٹھے، لیکن آپؒ بھاگ اُٹھے، گھر چھوڑا اور شام چوراسی کو خیر باد کہا۔ چلتے چلاتے سُلطان پور لودھی (ضلع کپور تھلہ) مشرقی پنجاب کے نواح میں پہنچے تھے کہ وہاں کے ایک مردِ کامل پیر طریقت حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ (جو پالکی میں سوار شہر سے کہیں باہر جا رہے تھے) کو رُوحانی طور سے آپؒ کی آمد کی اطلاع ہوئی، انہوں نے کہاروں کو پالکی ٹھہرانے کی ہدایت کی اور فرمایا کہ "وہ ایک مردِ خدا آ رہا ہے" تھوڑی دیر بعد سامنے سے گرد اُڑتی دکھائی دی اور چند ساعت بعد عبدالنبی صاحبؒ موجود تھے حاجی صاحبؒ پکارے کہ لو اللہ کا پیارا بندہ آگیا ہے۔ آپؒ نے حاجی صاحبؒ کو سلام عرض کیا اور اُن کے ہمراہ سُلطان پور چلے آئے۔ سُلطان پور لودھی اُس زمانہ میں علومِ اسلامی کا ایک بڑا مرکز تھا۔ مسلم سلاطین کے عہد میں ایک بارونق شہر تھا۔ شہزادہ، داراشکوہ، اورنگ زیب عالمگیر اور دیگر کئی ایک مغل شہزادوں کی ابتدائی اسلامی تعلیم یہیں ہوئی تھی۔

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

نَطَقَ الْحَجَرُ لِکَلَامِہٖ

پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی مگر آپ نے منظور نہ فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

شیخ عبدالنبی صاحبؒ کا باطن تو پیدائش کے وقت سے ہی انوارِ الٰہی سے روشن تھا، لیکن علومِ ظاہری کی تکمیل آپؒ نے حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کے فیضِ صحبت سے بہم پہنچائی۔ حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت ہوئے اور سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ سے منسلک ہو گئے۔ حضرت حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ آپؒ پر خصوصی توجّہ فرماتے اور بڑی محبّت اور شفقت سے پیش آتے تھے، لیکن آپ کو خرقۂ خلافت اپنے پیر بھائی قطبِ عالم حضرت حاجی سیّد محمّد طاہر عالم پوریؒ سے حاصل ہوا۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ آپؒ کے پیر و مرشد حاجی محمد عبداللہ قطبُ الاقطاب حضرت سیّد آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے، لیکن خرقۂ خلافت انہیں اپنے پیر بھائی غوثِ زمان حضرت حاجی محمد شریف مُتقی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔ یاد رہے کہ حضرت سیّد آدم بنوری رحمۃ اللہ علیہ براہِ راست حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت تھے اور آپؒ کے خلیفہ اول تھے۔

پیر و مرشد قطبِ عالم حضرت حاجی سیّد محمّد طاہر عالمپوریؒ کے مختصر حالات

موصوف کا سادات کابل کے ایک معزز خاندان سے تعلق تھا۔ آپؒ کے والد ماجد صاحب مرتبہ بزرگ تھے۔ اُن کا اِسمِ گرامی سیّد عبدالرحمٰن تھا۔ پیشہ گھوڑوں کی سوداگری تھا۔ ایک بار کابل سے دہلی گئے اور ایک مجذوب کا شہرہ سُن کر اُسے ملنے گئے۔ وہ مجذوب ہر وقت ذِکرِ الٰہی میں مشغول رہتا تھا اور کسی پر مُلتفت نہ ہوتا تھا۔ مگر آپؒ کو دیکھتے ہی اس نے عارفانہ انداز میں گفتگو

Marfat.com

یا حی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَلَہُ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ
تعریف کرنے والا آپ کی مدح پر عاشق ہے

کَلَّ الْمَدِیْحُ بِوَصْفِہٖ
مدح آپ کے وصف سے عاجز ہیں!

وَبِشَوْقِہٖ لَألَا الْمَلَا
آپ کا شوق تمام دنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!!

کی اور فرمایا کہ بے ثبات دُنیا کے کس دھندے میں لگے ہوئے ہو۔ مجذوبانہ کیفیت کا اثر آپؒ کی طبع پر ایسا پڑا کہ آپؒ نے فوراً اپنا سارا مال و متاع فی سبیل اللہ غربا میں تقسیم کر دیا۔ آپؒ نے بارہ برس دہلی میں قیام فرمایا اور خدمتِ خلق میں مصروف رہے۔ چنانچہ لوگوں کو پانی پلانے، مفت کپڑے دھونے اور خط بنانے کی خدمات انجام دیتے رہے۔

ایک روز آپؒ دہلی کے ایک دروازے پر بڑے اُداس کھڑے تھے کہ یکایک ایک درویش نے آپؒ کا ہاتھ پکڑا اور کہا: یا شیخ! "لا تقنطو من رحمۃ اللہ" اور فرمایا کہ آپ کڑی شریف میں تشریف لے جاویں۔ وہاں ایک شخص شاہ محمد نامی طریقہ نقشبندیہ میں درجہ کمال رکھتا ہے آپ کا بہرۂ فیض اُن کے ہاں ہے۔ سیّد محمد طاہر عالمپوریؒ یہ خوشخبری سُن کر بہت خُوش ہوئے اور جانب مقصود روانہ ہوئے۔

جب آپ وہاں پہنچے تو وہی صورت درویش وہاں موجود تھے۔ جنہوں نے آپ کو کڑی شریف پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ اس کرامت کو دیکھ کر آپؒ کی ارادت، صدق و عقیدت میں تبدیل ہو گئی اور فوراً بیعت کے لئے درخواست کی جو کہ منظور ہو گئی۔ حضرت شاہ محمدؒ نے آپؒ کو حکم دیا کہ ہماری مسجد میں پانی کے گھڑے بھر بھر کر دریائے بیاس سے لا کر نمازیوں کے وضو کے واسطے پانی موجود رکھا کرو، لہٰذا آپ ہر روز اپنے سر مُبارک پر ایک سو چالیس گھڑے پانی کے لایا کرتے تھے اسی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی　　یا قیوم

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

طرح چھ سال گزارے۔ گھڑے اُٹھاتے اُٹھاتے آپؒ کے سر مُبارک میں زخم ہو گئے اور کیڑے پڑ گئے۔ ایک دن اتفاق سے پاؤں پھسل گیا اور گھڑا گر کر ٹوٹ گیا اور سر مُبارک سے ایک کیڑا بھی زمین پر گر پڑا۔ آپؒ نے فوراً اُسے اٹھا کر سر مُبارک پر رکھ لیا اور فرمایا کہ میں تو بے وطن ہوں تو کیوں بے گھر ہو رہا ہے۔ گویا آپؒ نے حضرت ایوب علیہ السّلام کی سُنّت ادا کر دی۔ جب یہ معاملہ آپؒ کے پیر و مرشد کو معلوم ہوا تو آپؒ نے حضرت شیخ العالم کے سر مُبارک پر اپنا لُعاب لگایا۔ جس سے آپؒ کا سر مُبارک فوراً ٹھیک ہو گیا اور فرمایا کہ اَب آپؒ مجھے وضو کرایا کریں اور دریا سے پانی لانے کی ضرورت نہیں۔ کچھ دنوں کے بعد آپؒ کو حکم ملا کہ اَب آپؒ حضرت محمّد شریف مُتّقی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس تشریف لے جائیں۔ جب آپ شاہ آباد کے قصد سے روانہ ہوئے۔ اتفاقاً راستہ میں سُلطان پور سے گزر ہوا۔ اُن دِنوں میں حضرت محمّد شریف مُتّقی رحمۃ اللہ علیہ نے حاجی عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کو دستار خلافت و اجازت عطا فرما کر اپنا مجاز بنا کر سُلطان پور میں بھیج دیا تھا، چنانچہ آپؒ نے باقی ماندہ رُوحانی تربیت حضرت حاجی عبداللہؒ سے حاصل کی اور خرقۂ خلافت حاصل کیا۔ حضرت حاجی عبداللہؒ بعد میں شاہ جہان کے زمانے (۱۶۲۷ء ـــ ۱۶۵۸ء) میں صدر الصدور کے عہدے پر متمکن ہوئے۔

حضرت قطب عالم حاجی سیّد محمّد طاہرؒ جب حج سے واپس تشریف لائے تو شاہ عالم

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی   یا قیوم

وَلَكُمْ بِهٖ مِنْ حُجَّةٍ

تمہارے واسطے آپؐ کی ذات ایک دلیل ہے

كَالنُّوْرِ جَالِيْ ظُلْمَةٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِي الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى

ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

(۱۷۰۷ء ــــ ۱۷۱۲ء) نے آپؒ کا استقبال کیا اور آپؒ سے "القارعتہ ما القارعہ" کا مطلب پوچھا۔ آپؒ نے فرمایا کیا اس کا مطلب بیان کر دوں یا کہ مشاہدہ کرا دوں۔ بادشاہ بہت حیران ہوا، وہ جانتا تھا کہ آپ اُمّی ہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ اگر مشاہدہ ہو جائے، تو مناسب ہوگا۔ چنانچہ آپؒ نے اس آیتِ کریمہ کا بادشاہ کو مشاہدہ کرا دیا اور وہ آپؒ کا بے حد معتقد ہو گیا۔

آپؒ کا وصال بروز منگل ۱۷، جمادی الاوّل ۱۱۱۹ھ مطابق ۵، اگست ۱۷۰۷ء کو عالمپور میں ہوا، وہیں آپؒ کا مزارِ مبارک ہے۔ آپؒ نے سن ہجری کے مطابق ۱۱۸ سال عمر پائی۔

قُطبِ عالم شیخ سید محمّد طاہر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے وصال سے تین روز قبل حضرت تاجُ العارفین کو کسی کام سے روانہ کر دیا تھا، کیونکہ آپؒ کو معلوم تھا کہ حضرت تاجُ العارفین صدمہ برداشت نہیں کر سکیں گے۔ آپؒ نے وصال سے قبل ایک مرید سے پانی منگوایا اور اس پر دم کر کے اُسے دیا کہ یہ شیخ عبدالنبی کو دے دینا۔ پھر ایک خادم کو اپنا عمامہ اور دوسرے کو کُرتہ دے کر تاکید کی کہ یہ شیخ عبدالنبی کی امانت ہیں، اُنہیں دے دی جائیں۔ اُس کے بعد آپؒ واصل بحق ہو گئے۔

حضرت عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ کو واپسی پر یہ امانتیں ملیں، لیکن مرشد کی جدائی سے آپؒ بہت ملول ہوئے۔ آپؒ نے مرشد کا دم کیا ہوا پانی علیحدگی میں جا کر پیا تو فوراً آپؒ پر نئے نئے اسرار و

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ملا الحشی بمحبتہ
دل و جگر کو آپ کی محبت سے بھر دیا
فلق النوی بمودتہ
آپ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا
و بلطفہ نلنا المنی
آپ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں
صلوا علیہ وسلموا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

رموزِ روحانی کھلنے لگے۔ دستار مبارک اور کرتے کی بابت حضرت سید حاجی محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے صاحبزادے حضرت شیخ محمد موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائش کی۔ آپؒ نے دونوں چیزیں انہیں پیش کر دیں، لیکن شیخ موسیٰؒ وہ بار امانت نہ اٹھا پائے۔ چنانچہ ہر دو تبرکات لوٹا دیئے گئے۔

مغل شہنشاہ شاہ عالم اوّل نے حضرت شیخ العالم کو دہلی میں طلب کیا، لیکن بادشاہ کے اہلکار کے وہاں پہنچنے سے تین روز قبل اُن کا انتقال ہو گیا تھا، چنانچہ اُن کی جگہ حاجی فیروز شاہؒ دہلی گئے اور بادشاہ سے ملاقات کی۔ آپؒ نے بادشاہ کو بہت سے نصائح فرمائیں اور اُسے روحانی توجہ اور دعائیں دیں۔ دوسری بار جب آپؒ دہلی گئے تو آپؒ نے ایک نہایت مشکل فقہی مسئلہ کو حل فرمایا۔ جو کچھ عرصہ سے بادشاہ اور علماء کے مابین اختلاف باعث تھا۔ کئی علمائے حق کو آپؒ کے وسیلہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ بادشاہ نے خانقاہی مصارف وغیرہ کے لئے آپؒ کو جاگیر پیش کی، لیکن آپؒ نے قبول نہ کیا۔ جب بادشاہ نے اصرار کیا تو آپ نے بدیں شرط قبول کیا کہ صاحبزادہ حضرت محمد موسیٰ، حضرت تاج العارفین و حضرت حاجی محمد اشرف رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے نام جاگیر دے دی جائے اور اُس میں سے کچھ حصہ لے لیں گے۔

Marfat.com

یا حیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

شَقَّ الْقَمَرُ لِمَرَامِہٖ
آپ نے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا
جَاءَ الْمَلَکُ بِسَلَامِہٖ
فرشتے آپ کے سلام کو حاضر ہوئے
بِصَلٰوتِہٖ اُمِرَ الْوَرٰی
خلقت کو آپ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو ! !

آپؒ کا فنافی الشیخ کا درجہ

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے تزکیہ نفس کی خاطر ریاضت و عبادت کے ساتھ ساتھ خدمت خلق کو بھی مقدم رکھتے، چنانچہ آپؒ مساجد کے وضو خانوں میں پانی بھرتے اور کئی ایک مزدوروں کے کام میں مدد کردیا کرتے تھے۔ اس کے علاوہ عوام کی بہبود کے لئے کئی ایک ایسے جسمانی مشقت والے کام سرانجام دیتے کہ جن سے عالم اور پیر لوگ عموماً احتراز کرتے اور عار سمجھتے

حضرت تاج العارفینؒ ہمیشہ اپنے آپ کو فقیر ہی نہیں، بلکہ حقیر لکھا کرتے تھے۔ نقل ہے کہ آپ نے روحانیت کی ایک لاکھ چالیس ہزار منزلیں طے کرکے فنافی الشیخ کا درجہ حاصل کیا۔ اس ضمن میں حضرت سلطان العارفین سلطان باہو رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "عین الفقر،، میں رقم طراز ہیں کہ فقر کے ستر ہزار مقامات ہیں۔ فقیر جب تک اِن مقامات کو طے نہیں کرلیتا، فقر کا (روحانی) نظارہ نہ خود کرسکتا ہے نہ دوسروں کو دکھا سکتا ہے۔ اُسے فقیر کہنا ہی غلط ہے، درحقیقت وہ فقیر نہیں، بلکہ صرف اپنے نفس کے لئے فقیر بنا ہوتا ہے نہ کہ خدا کے لئے اور جب فقیر ان تمام مقامات سے گزر کر عرش تک رسائی پاتا ہے تو اُسے افراد کی اور ان کے مراتب کی

Marfat.com

یا حیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

لِعُرُوجِهٖ نَزَلَ الْمَلَکُ
آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنے کے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُومِهٖ رُفِعَ الْفَلَکُ
آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِیْهِ لَقَدْ رَاٰی
آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَ سَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو

معرفت حاصل ہو جاتی ہے۔ اصطلاحِ سُلوک میں کامل فقیر اُسے کہتے ہیں کہ جو عرش وکرسی سے بھی گزر جاتا ہے۔ اُس کا مقام کسی کے فہم وگمان میں بھی نہیں آسکتا، بلکہ وہ سِرّ ہوتا ہے۔ عبد ومعبود کے درمیان، جس کا کشف کسی بشر سے ممکن نہیں، مگر خدا تعالیٰ عالمِ مطلق ہے۔ جس پر چاہے۔ یہ راز ظاہر کر سکتا ہے۔

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے اپنے مرشدِ اول سُلطان العارفین حضرت حاجی عبداللہ سُلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں رہ کر فیوض وبرکات حاصل کیں۔ لیکن آپؒ نے زیادہ مدت عالمپور میں قطبِ عالم حضرت سیّد حاجی محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں بسر کی۔ آپؒ نے اپنے پیر ومُرشد کی جس طرح خدمت کی، اس کا صلہ یہ ملا کہ آپؒ کو اعلیٰ کمالاتِ باطنی حاصل ہوئے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ پر اپنے فضل وکرم سے علم ومعرفت کے دروازے کھول دیئے تھے اور علمِ لُدنی عطا فرمایا۔

حضرت عبداللہ کوہاٹی المعروف بہ حضرت حاجی بہادر سے ملاقات

حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالہ میں بیان فرماتے ہیں کہ:
ایک دفعہ قطبُ الاقطاب حضرت حاجی بہادر کوہاٹی قُدس سرہٗ لاہور تشریف لے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ — یا قیّوم

نَبَعَ الْوُضُوْءُ بِبَرْكَتِهٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

كَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرْكَتِهٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی

وَبِكَفِّهٖ نَطَقَ الْحَصٰى

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

گئے اور متواتر پانچ ماہ وہاں پر قیام فرمایا۔ اِس عرصہ میں مقامی عوام و طلباء کو رشد و ہدایت کرنے میں آپؒ مصروف تھے۔ جس وقت آپؒ اپنے وطن واپس جانے کی تیاری کرنے لگے تو لاہور کے بلند پایہ علماء اور عارفین جنہیں ظاہری اور باطنی علوم میں کمالِ دسترس تھی، سب ایک جا ہوکر وفد کی صورت میں صاحب خدا بینؒ سے ملے اور آپؒ سے عرض کیا کہ آپؒ مہربانی کرکے استفادہ کے لئے علم التصوف و علم لدنی کے معارف و حقائق ایسی جامع و مختصر عبارت میں بیان کر دیں، جس طرح کہ "اِنَّا اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ" کی سورۃ قرآن مجید میں مختصر اور جامع ہے۔ یہ سُن کر آپؒ نے خاموشی سادھ لی، تھوڑی دیر کے لئے سرِ مبارک گریبان میں ڈالا اور سوچ میں پڑ گئے۔ اس کے بعد سر مبارک اُٹھایا اور پاکیزہ کلمات ارشاد فرمائے۔ جنہیں حاضرین نے قلم بند کر لئے:

"اِنَّ نَظَرَ الْعَارِفِ بَعْدَ الظُّهُوْرِ عِلْمٌ لَدُنِّيٌّ الْاَصْلِيُّ عَلٰى وَجْهَيْنِ اَلْاَوَّلُ اِلَى الذَّاتِ بِالْحُضُوْرِ فِيْهِ۔ اَلْحُضُوْرُ تَجَلُّوا الْمَحْضِ تَعَلُّقُ الْمُعَلَّمِ وَالثَّانِيْ اِلَى الصِّفَاتِ مَعَ الْكَمَالَاتِ وَمُقْتَضَائِهِمَا يَتَعَلَّقُ الْمَعْلُوْمُ بِلَاكَيْفِيَّتِهٖ بِنَفْسِ حُضُوْرِ الْعِلْمِ وَعِلْمُ الْحُضُوْرِيِّ وَبِكَيْفِيَّتِهٖ وَبِظُهُوْرِ عِلْمٍ

Marfat.com

يا حيّ — بسم الله الرحمٰن الرحيم — يا قيّوم

ذَرَفَ الْعُيُوْنُ لِوَعْظِهٖ

آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِهٖ

دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے

بِدُعَائِهٖ ذَهَبَ الْعَمٰى

آپ کی دعا سے نابینائی دور ہوگئی

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

الْحُضُوْرِیْ فِیْ مَرَاتِبِ عِلْمِ الْحُصُوْلِیْ بِالْعِرْفَانِ لِلْعِرْفَانِ۔

ترجمہ: عارف کی نظر صحیح علم لدنی کے حاصل ہونے کے بعد دو چیزوں پر ٹھہر جاتی ہے۔ پہلی کیفیت تو اس کی یہ ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ اس کا دھیان حضوری کی کیفیت کے ساتھ جما رہتا ہے اور اُسے یہ حضوری محض اللہ تعالیٰ کے علم کی وجہ سے ہی حاصل ہو جاتی ہے یعنی مشاہدہ کے لئے علم سبب بن جاتا ہے اور عارف کی دوسری نظر اللہ تعالیٰ کی صفات و کمالات اور اُن کے تقاضوں (یعنی صفات سے جو ظہور پذیر ہوتا ہے) پر جمی رہتی ہے اور یہ نظر صفات کے صرف علم کی وجہ سے ہی حاصل ہو جاتی ہے اور علم حضوری یعنی مشاہداتِ ربّانی کے علم کا حصول بھی کسی علوم کی طرح درجہ بدرجہ ہوتا ہے، لیکن اس میں معرفت معرفت کے ذریعہ ہی حاصل ہوتی ہے۔ اس میں کسب کا دخل نہیں ہوتا۔
میرے بھائیو! حق تعالیٰ جل جلالہٗ اپنے خاص دوستوں کو علم لدنی عطا کرتا ہے۔ اس وسیع علم کے مقابلہ میں علماء کے ظاہری کتابی علم کی حیثیت ایسی ہے، جیسے سمندر کے مقابل میں قطرہ۔

پیر و مُرشد کی پیش گوئی

ایک مرتبہ آپؒ کے پیر و مرشد نے فرمایا کہ بیٹا عبدالنبی مجھے اس روز خوشی ہوگی کہ جب تمہاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی بآبائو

وَاللهِ مَا اُحْصِیْ شَمَا

خدا کی قسم میں آپ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلِهٖ مِنْ رَبِّنَا

جو ہمارے رب نے آپ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کر سکتا

فَهُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپ خدا کے پسندیدہ نبی ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

خانقاہ میں سے مجھے دھکے ملیں گے۔ آپؒ معروض ہوئے کہ یہ بات تصور میں بھی نہیں آسکتی۔ چند روز گزرے کہ موضع شام چوراسی میں شہزادہ معظم بیگ کا ورود ہوا اور وہ شیخ عبدالنبی کی درگاہ پر برائے ملاقات گیا۔ اسی دوران حضرت قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ بھی وہاں پہنچے تو پہرہ داروں نے آپؒ کو معمولی فقیر سمجھ کر دھکے دے باہر کیا۔ آپ قصبہ کے باہر ندی کنارے ایک تکیہ میں فروکش ہو گئے اور شیخ عبدالنبی شامیؒ کو ایک آدمی کے ذریعہ اطلاع کرائی۔ حضرت شامی اُسی دم ننگے پاؤں چل پڑے۔ بڑی عزت و تکریم سے قطب عالم کو آستانہ پر لائے۔ شہزادہ اور دیگر اہلکاروں نے آپؒ کو تعظیم دی۔ حضرت شامی کثیر دعاؤں سے نوازے گئے اور قطب عالم کی پیشگوئی بھی یوں پوری ہو گئی۔

آپؒ کے خلیفہ مولانا شہر یارؒ کی لاہور بدری

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ جب لاہور تشریف لاتے تو اپنے خلیفہ حضرت مولانا شہر یارؒ کے پاس مسجد چینیاں والی میں قیام فرماتے۔ حضرت مولانا شہر یارؒ کو بادشاہ احمد شاہ ابدالی نے شہر بدر کر دیا تھا، کیونکہ حضرت شہر یارؒ نے اپنے شاگرد مولانا محمد صدیقؒ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا "بیٹے! تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کون سا ظلم ہے جو ان حملہ آور پٹھانوں نے اہل لاہور پر روا نہیں رکھا۔ انہوں نے امن پسند شہریوں پر جبر و تشدد کی انتہا کر دی ہے۔ کئی مرتبہ بادشاہ سے فریاد

Marfat.com

یاحی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاقیوم

اَنَا كَيْفَ اَمْدَحُ بِالثَّنَا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپؐ کی توصیف

لَكَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّمَا

کیونکر ا کرسکوں

اَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالنَّدٰى

آپؐ اپنی فیاضی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

لی گئی، مگر اس نے کوئی تدارک نہ کیا، نہ سپاہیوں کا ہاتھ روکا، نہ سرداروں کو سرزنش کی اسلام ایسے بادشاہ کو عادل کہنے کی اجازت نہیں دیتا"، آپؒ کے یہ الفاظ سُن کر گرد و پیش کھڑے ہوئے لوگ تھرا اُٹھے۔ احمد شاہ ابدالی نے آپؒ کو خاموش کرنا چاہا، مگر آپؒ نے سلسلۂ کلام جاری رکھا آخر احمد شاہ ابدالی نے کہا! حضرت آپ کس کے بارے میں اور کس کے سامنے باتیں کر رہے ہیں؟ مولانا شہریارؒ نے فرمایا! میں خوب جانتا ہوں کہ میرا مخاطب احمد شاہ ابدالی ہے۔ احمد شاہ نے کہا۔ اس گفتگو کا انجام بھی آپؒ کو معلوم ہے تو مولانا نے فرمایا: ہاں شہادت یا جلاوطنی، مگر میں دونوں کے لئے تیار ہوں۔ لہٰذا آپؒ کو احمد شاہ ابدالی نے جلاوطن کر دیا اور مولانا نے ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور میں سکونت اختیار کرلی۔ یہاں یہ ذکر کر دینا ضروری ہے۔ مولانا محمد صدیقؒ نے مسجد وزیر خان میں نماز عید کے خطبہ کے دوران احمد شاہ ابدالی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے سُلطان العادل کہا تھا۔ جس پر حضرت مولاناؒ نے احتجاج کیا اور ملک بدر ہوئے۔ یہ سب کچھ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم و تربیت کا اثر تھا کہ حق بات کہہ دی جائے خواہ اس سے بادشاہ ہی کیوں نہ ناراض ہو۔

شادی

آپؒ کی شادی موضع سری گوبند پور ضلع امرتسر (بھارت) میں ہوئی تھی۔ سسرال کا

Marfat.com

یا حیی		بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		یا قیوم

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لِتَقَطَّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرت کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

تعلق بیدی کھتری قبیلہ سے تھا۔ جب دوبارہ آپؒ نے شام چوراسی سکونت اختیار کی تو اپنے بیوی بچوں کو لینے کے لئے سری گوبند پور تشریف لے گئے اور وہاں ایک مسجد میں قیام کیا۔ یہ مسجد دریائے بیاس کے راستہ میں واقع تھی۔ یہاں سے اہلِ ہنود کی عورتیں دریائے بیاس پر نہانے دھونے کے لئے گزرتی تھیں۔ کئی عورتوں نے آپؒ کو پہچان کر آپؒ کے سسرال کے ہاں خبر کر دی۔ خود آپؒ نے بھی اپنی بیوی کو اپنی آمد کی اطلاع کر دی۔ وہ اپنے ماں باپ سے چوری آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا کہ میرے لئے کیا حکم ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ اگر میرے ساتھ رہنے کا ارادہ ہے تو مسلمان ہو جاؤ۔ وہ رضا مند ہو گئی۔ دونوں بیٹے اور آپ کی زوجہ اپنے زیورات سمیت اگلے روز حاضر ہوئی تو آپؒ نے فرمایا کہ زیورات لانے کی ضرورت نہیں، والدین کے ہاں چھوڑ آؤ۔ جب آپؒ اپنی بیوی بمعہ بچوں کے ہمراہ دریا کے کنارے پہنچے تو اُس وقت کوئی کشتی وہاں موجود نہ تھی۔ آپؒ ابھی انتظار کر رہے تھے کہ آپؒ کے سسرال والے بہت سے مسلح لوگوں کی معیت میں آتے دکھائی دیئے۔ آپؒ نے اپنا مصلّا پانی پر بچھا دیا اور اُس پر بیٹھ کر بمعہ بیوی بچوں دریائے بیاس عبور کر گئے۔ یہ کرامت دیکھ کر سب موجود لوگ ٹھٹک گئے اور اُن میں سے اکثر مشرف بہ اسلام ہوئے۔ آپؒ بخیریت شام چوراسی پہنچے اور وہاں مستقل سکونت اختیار کی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِي كَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

بِتَجَشُّمِ حَجَرُ الرَّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِي هَجْرِ فَخْرِ الْأَنْبِيَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر دُرود اور سلام بھیجو!

پیر و مُرشد کے ساتھ ہمسفری

ایک مرتبہ شیخ عبدالنبی صاحب کے پیر و مرشد شام چوراسی تشریف لائے اور فرمایا کہ ہمارا ارادہ ہندوستان کی طرف جانے کا ہے۔ آپؒ نے اس سفر میں معیت کی سعادت حاصل کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ دونوں بزرگ تبلیغ حق کے لئے روانہ ہوگئے اور یہ عرصہ تقریباً بارہ برس محیط رہا۔ اس تمام عرصہ میں آپؒ نے نہ تو بیوی بچوں کو یاد کیا اور نہ ہی آپؒ کو وطن سے جدائی کی پریشانی ہوئی، اس طرح آپؒ نے سنت ابراہیمی بھی ادا کردی، جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی بیوی حضرت حاجرہؓ اور فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے عرصہ بارہ سال علیحدہ رہے۔

پورے بارہ سال کا عرصہ گزرنے پر واپسی ہوئی تو آپ بمعہ پیر و مرشد کے شام چوراسی پہنچے بارہ سال بعد خالی ہاتھ گھر آئے۔ اگر خود اکیلے ہوتے تو پڑھ کر سو جاتے، مگر ساتھ پیر و مرشد بھی تھے۔ اُن کی خدمت و آسائش اور خاطر و مدارت کا فکر دامن گیر ہوا، اور جب آپؒ نے اپنا قدم مُبارک گھر کی دہلیز پر رکھا تو اندر سے آپؒ کی بیوی صاحبہ فوراً تعظیم کے لئے کھڑی ہوگئیں اور چہرہ مُبارک سے اندازہ کر گئیں کہ طبیعت میں ملال ہے۔ آخر کار زوجہ سے ذکر کیا کہ میرے پاس تو کچھ نہیں اور ہمراہ پیر و مرشد ہیں۔ بیوی نے فوراً ایک روپیہ پیش کیا اور کہا جو چاہو حضرت کے واسطے لے آؤ۔ آپؒ نے پوچھا تمہارے پاس یہ روپیہ کہاں سے آیا۔ بیوی نے عرض

Marfat.com

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

یَا رَهْطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحْبَ صُحْبَةِ اَحْمَدٍ

اور اے صحبت رسول علیہ السلام کے فیض یافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپؐ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

کیا کہ آپؒ نے اپنا سکہ پہچانا نہیں۔ یہ وہ روپیہ ہے جو آپؒ سفر پر جاتے وقت مجھے خرچ کے لئے دے گئے تھے۔ آپؒ اس پر بہت حیران ہوئے اور دل ہی دل میں بیوی کے ایثار پر بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ ایک مکلف کھانا تیار کروایا اور اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں پیش کیا۔ آپؒ نے اپنی بیوی صاحبہ سے پوچھا کہ میرے بعد گزارہ کیسے چلتا رہا تو بیوی صاحبہ نے فرمایا کہ برخوردار عبدالواحد باہر سے لکڑیاں لے آیا کرتا تھا اور برخوردار عبدالحق گھاس لے آتا تھا۔ وہ بازار میں دو چار آنے کا فروخت ہو جاتا تھا بس اس طرح ہم نے بارہ سال ختم کر دیئے۔ آپؒ یہ سُن کر بہت خوش ہوئے اور اپنے پیر و مرشد سے بھی ان واقعات کا ذکر کیا۔ جس پر شیخ العالم بہت خوش ہوئے اور بیوی صاحبہ کے لیئے دعا فرمائی اور ساتھ ہی حضرت تاجُ العارفین کے حق میں ترقی دولت و نعمت دین و دنیا کی دعا فرمائی۔

(۱) تذکار مقدس حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ

فخر الانبیاء رسالتِ مآب سرورِ کائنات رسول مقبول حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو عالمِ رؤیا میں بنفسِ نفیس کلمہ طیبہ کی تلقین فرمائی اور آپ کے اُستاد مخدوم کو بھی خواب میں ارشاد فرمایا بلکہ تاکید فرمائی۔ اُس وقت آپ کی عمر مُبارک سات سال تھی۔

تذکرۃُ المشائخ قادریہ میں جناب محمدؐ دین کلیم صاحب صہ ۱۸۵ پر تحریر فرماتے ہیں، کہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فَتَحَدَّثُوا عَنْ لَوْعَتِیْ
اے دوستو میرے سوزِ دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ
میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتَا
اے لوگو! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

ابوالفرح حضرت سیّد محمد فاضل الدین شاہ صاحبؒ قادری بٹالوی کے ایک مرید خلیفہ شیخ نصیر الحق تھے۔ ایک شخص شام چوراسی سے بٹالہ گیا ہوا تھا۔ شیخ نصیر الحق نے اُس سے دریافت کیا کہ کیوں بھئی عبدالنبی راضی ہے، اُس نے گویا آپؒ کے نام مُبارک کو بے ادبی سے ذکر کیا۔ اُسی رات جناب رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسی کے پیر ابوالفرح حضرت سیّد محمّد فاضل الدین شاہ صاحبؒ قادری بٹالوی کی معرفت اُسی پر عتاب فرمایا کہ تاجُ العارفین اپنے وقت کے قُطب ہیں۔ اُن کا نام بے ادبی سے کیوں لیا گیا؟ جب یہ خبر شیخ نصیر الحق تک پہنچی تو اُنھوں نے اِس امر کی معافی چاہنے کے واسطے شام چوراسی آنے کا قصد فرمایا مگر وہ ڈرتے تھے کہ میں اکیلا نہ جاؤں۔ میں اپنے پیر و مرشد کو اپنے ہمراہ رتھ میں سوار کرا کے شام چوراسی لے کر پہنچے اَور جب تاجُ العارفینؒ کو اُن کے کی اطلاع ملی تو آپؒ نے ان کا خاص طور سے اِستقبال فرمایا اور ابوالفرح حضرت سید محمد فاضل الدین شاہؒ سے مصافحہ اور معانقہ فرمایا اور ساتھ ہی اُسی وقت یہ فرمایا کہ آپ حضرات نے کیوں تکلیف کی میں نے تو اُسی وقت معاف کر دیا تھا۔

(۲) حضرت خواجہ خضر علیہ السلام کا واقعہ

آپؒ کے خادموں میں سے ایک خادم حضرت حافظ محمد مُکمّل سنکوہی بھی تھے جنھوں نے حضرت تاجُ العارفین کی خدمت میں عرض کی کہ حضرت! خواجہ خضر علیہ السلام کو بعض لوگ نبی

Marfat.com

یا حیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

ذَكَرَ الصَّلٰوةَ فَقِيرُهُ

آپ کے در کے گدا عبد النبیؐ نے

عَبْدُ النَّبِى مُعَطِّرُهُ

جو آپ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانے والا ہے

فِى كُلِّ صُبْحٍ وَّالْمَسٰى

تمام صبح اور شام آپ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کہتے ہیں اور یہ کہ وہ قیامت تک زندہ رہیں گے! اور بعضوں کا قول ہے کہ ان کا انتقال ہو گیا ہے میرا دل چاہتا ہے کہ آپؒ کے طفیل اُن کی زیارت کروں۔ آپؒ نے فرمایا کہ اول تو یہ امر مقاصد میں سے نہیں، لیکن اگر اشتیاق زیارت حد درجہ ہے تو فلاں دُعا ایک ہفتہ تک ندی کے کنارے بیٹھ کر پڑھا کرو۔ ساتویں روز ملاقات ہو جائے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ دورانِ ملاقات حضرت خضر علیہ السّلام نے حافظ صاحب سے فرمایا! کہ "حافظ تم نے ہماری زیارت کا شوق کیوں کیا! کیا تمہارا پیر ہم سے کم ہے۔" حافظ صاحب یہ کلام سُن کر بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آئی تو وہاں کچھ بھی نہ تھا۔ اس کے بعد حضرت تاجُ العارفین کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ یا حضرت، خواجہ خضر علیہ السّلام کی زیارت ہوئی، لیکن وہ عام لباس میں تھے۔ اُن کی اصل ہئیت اور نورانیت کیا ہے۔ اُس سے میں محروم رہا۔ جواباً ارشاد کیا کہ تم اُن کو اُس حالت میں دیکھنے کی کہاں تاب رکھتے تھے۔ صورت مثال میں دیکھکر تو تم بے ہوش ہو گئے۔

حافظ صاحب موصوف نے حضرت شیخ عبد النبیؒ کے مکتوبات شریف کی کتابت کی اور پھر کتابی شکل میں آپؒ کی خدمتِ اقدس میں پیش کیا اور اُسے "مجموعۃُ الاسرار" کے نام سے موسوم کیا۔

(۴) سلطان العارفین حضرت حاجی عبد اللہ سلطانپوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت مولانا شاہ محمد بٹالوی سلسلۃ اولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ جب قطبِ عالم حضرت حاجی

Marfat.com

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

بَرَزَ الحَبِيبُ المُجتَبیٰ
برگزیدہ محبوب کی روشنی

فِی سُحمَةِ اللَّيلِ الدُّجیٰ
کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمسِ تُشرِقُ فِی الضُّحیٰ
جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوا عَلَيهِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

سید محمد طاہر عالمپوری رحمۃ اللہ علیہ اس دنیاء فانی سے تشریف لے گئے تو آپؒ کے صاحبزادے حضرت محمد موسیٰؒ مہمانوں کی آمد و رفت سے قرض دار ہو گئے تو صاحبزادہ نے حضرت تاج العارفینؒ کو ساتھ لے کر لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔ راستہ میں عقیدتمندوں کے ہاں بطور مہمان رہے دورانِ سفر بہت فتوحات حاصل ہوئیں۔ جو مجموعی طور سے تین لاکھ روپے تھی۔ واپسی پر آپؒ نے تمام قرضداروں کا حساب بے باک کیا۔ اس واقعہ کا علم جب سلطان العارفین حضرت حاجی عبداللہ سلطان پوریؒ کو ہوا۔ تو آپ نے حضرت تاج العارفینؒ کو ایک خط تحریر کیا اور فرمایا کہ دنیا اور اہلِ دُنیا کی طرف راغب نہیں ہونا چاہیئے۔ فقیروں کو اُمراء اور اہلِ ثروت کے دروازے پر نہیں جانا چاہیئے۔ آپؒ نے جواباً تحریر فرمایا کہ حضرت قبلہ بندگانِ سلامت! یہ فقیر اس معاملہ میں بے اختیار اور مجبور تھا کیونکہ خود جناب نے ہی اس خاکسار کی رسی حضرت سید محمد موسیٰ قلندر کے ہاتھ دے رکھی ہے۔ مجھ غریب کو وہ جس جس طرف کھینچتے رہے میں تعمیل کرتا رہا۔ حضرت سلطان پوریؒ جواب پڑھ کر بار بار الحمد اللہ، الحمد اللہ کہتے رہے اور فرمانے لگے کہ ایسا صاحب اعتقاد اور رُوحانی وارث ہماری جماعت میں موجود ہے۔ سبحان اللہ۔

(۴) قطبِ عالم حضرت حاجی سید محمد طاہر عالم پوری رحمۃ اللہ علیہ

ایک مرتبہ حضرت شیخ العالم نے حضرت تاج العارفین سے فرمایا: عبدالنبی سُنا ہے کہ شام

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَھُوَ الضِّیَاءُ الْمُسْتَضِیْ
آپ ایسی روشنی ہیں جس سے سب چیزیں روشن ہو جائیں

وَبِنُوْرِہٖ سَطَعَ الْھُدٰی
آپ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِیْ صُبْحِ لَیْلِ الْبِلَا
اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

چوراسی میں گاجریں بہت عمدہ ہوتی ہیں۔ چنانچہ آپؒ دوسرے تیسرے روز گجریلا تیار کرا کے ہنڈیا اپنے سرِ مبارک پر رکھ کر وہاں سے پیدل ۴۵ کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے جایا کرتے تھے اور ایک روز جا رہے تھے کہ راستہ میں بارش ہونے لگی اور ہنڈیا کی سیاہی روئے مبارک پر بہہ نکلی۔ درگہ مرشد پر پہنچے تو رات ہو چکی تھی۔ شب بھر اُس حالت میں ہنڈیا سر پر اُٹھائے دروازے پر کھڑے رہے۔

صبح ہوئی تو مرشد نے بیٹا عبدالنبی کہہ کر آپؒ کو آواز دی۔ "سرکار میں حاضر ہوں" حضرت شیخ نے آپؒ کا چہرہ مہرہ دیکھا تو فرمایا۔ اے لوگو! آج جو چاہے وہ میرے بیٹے کے سونے کے سہرے کو دیکھ لے" اور فوراً اُٹھ کر آپؒ کو سینے سے لگایا اور دُعا فرمائی "اللہ پاک تمہیں دین و دُنیا میں سرخرو فرمائے اور کرمِ خاص سے نوازے" اور ہاں اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے آپؒ کو ایسا نوازا کہ ولی کامل کے درجہ پر فائز کیا اور علمِ لدنی سے مالا مال کر دیا۔

⑤ عالیجناب حضرت شاہ محمد غوث لاہوری بن حضرت سید حسن قادری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "اسرار طریقت" میں فرماتے ہیں کہ لاہور کی طرف دوآبہ میں بنام چوراسی نام ایک گاؤں میں میاں شیخ عبدالنبی نقشبندیہ میں ایک نو مسلم بزرگ رہتے تھے، کسی تقریب سے لاہور میں تشریف لائے۔ میں بھی دو بار اُن کی زیارت کے لئے گیا۔ ہمیشہ شغل میں رہتے، بڑے

Marfat.com

یا حی   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یا قیوم

وَهُوَ الرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰى

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْهُ الشَّفَاعَةُ تُرْتَجٰى

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِهٖ خَمَدَ اللَّظٰى

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ہی کم گو اور مؤثر تھے۔ چنانچہ اکثروں کو اُن کے فیضِ صحبت سے اثر ہوا۔ ان کی مجلس میں بہت کم گفتگو ہوتی تھی مراقبہ کے سوا کچھ کام ہی نہ تھا۔ مجھ کو خلوت میں اُن کی خاص صحبتیں میسر ہوئیں۔ ذات بحت کی نسبت توجہ کرتے تھے، چنانچہ وہ بیخودی اور بیرنگی کی نسبت غلبہ کرتی تھی، اس نسبت کی اور دیگر شغل اور مراتب ذکر کی اجازت فقیر کو دی۔ اس کے بعد کچھ مدت تک وہ نسبت غالب رہی اور اس کے بعد کبھی کبھی غلبہ کرتی رہی۔

(٦) حضرت علامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "نزہۃ الخواطر"، جلد ششم میں رقم طراز ہیں کہ شیخ عبدالنبی بہت بڑے عارف تھے، اپنے زمانے کے قوی النسبت بزرگ تھے۔ ان کی ولایت اور جلالتِ شان پر اُس زمانے کے لوگوں کا اتفاق ہے۔ سلسلہ احسنیہ نقشبندیہ کے مطابق انہیں مالکانِ طریقت کی تعلیم و تربیت میں کمال حاصل تھا۔ جلیل القدر رہنمائے طریقت تھے، اپنے مریدوں کو راہِ سلوک کی منزلیں طے کرا کے اعلیٰ مدارج پر پہنچا دیتے تھے۔ حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بن عبدالرحیم دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے "انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ" میں اُن کا ایک مکتوب لطیف نقل کیا ہے، انہوں نے "فصوص الحکم" کی ایک شرح لکھی ہے۔ اگرچہ انہوں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

عشق الالٰہ لوجہہ

آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

الہ العقول لدرکہ

انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وبحسنہ تاہ النہٰی

آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صلوا علیہ وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

نے علومِ عربیہ حاصل نہیں کئے تھے، لیکن اللہ سبحانہٗ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اُن پر علم ومعرفت کے دروازے کھول دیئے تھے۔

(۷) حضرت وجیح الدین اشرف لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

بحرِ ذخار میں رقم طراز ہیں کہ:

"شیخ عبدالنبّی ابتدا میں ہندو کھتّری تھے۔ جو شیخ عبدالوہاب قادریؒ کے دستِ حق پرست پر اسلام لائے، مدتوں اُن کی صحبت میں رہے، فیض حاصل کیا۔ پھر انہوں نے شیخ عبداللہ سلطان پوری رحمۃ اللہ علیہ کا دامن تھاما، وہ شیخ حاجی محمد شریف متقی شاہ آبادی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ تھے۔ جب شیخ عبداللہؒ نے حجاز کا سفر کیا یعنی حجاز تشریف لے گئے تو شیخ عبدالنبیؒ اُن کے خلیفہ حضرت شیخ سید محمّد طاہر عالمپوریؒ کے دامن سے وابستہ ہو گئے اور اُن سے فیض پایا اور "شرح فصوص الحکم" لکھی۔"

شیخ عبدالنبّی رحمۃ اللہ علیہ نے علمِ سلوک اور تصوّف پر بہت سی کتابیں اور مکتوبات

Marfat.com

یا حی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

نَطَقَ الْحَجَرُ لِكَلَامِهٖ
پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے
حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِهٖ
درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں
وَبِفَقْرِهٖ جَاءَ الْغِنٰى
آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی مگر آپ نے منظور نہ فرمائی
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

یادگار چھوڑے ہیں۔

(۸) حکیم الامت حضرت شاہ ولی اللہ محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "انتباہ فی سلاسل اولیاء" میں تحریر فرماتے ہیں :

"کہ اب تھوڑی روش طریقہ احسنیہ کی جو حضرت شیخ سیّد آدم بنوری سے منسوب ہے۔ ذکر کرتا ہوں۔ اسی ضمن میں مکتوب شیخ عبد النبی سیام چوراسی کا کہ جو اُس زمانے میں طریقہ احسنیہ کے مُقتدا رتھے اور سب اس طریقہ کے جمہور اس امر پر متفق ہیں کہ سالکوں کی تربیت میں اس طریقہ کی روش میں اُن کا قدم راسخ تھا۔ ایک عزیز صالح نے مکہ معظمہ میں ذکر کیا۔ یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا ہے اور اُن کے نام کی بنا اس پر تھی ہم نے اُن کے پاس سے لکھ لیا۔"

(۹) حضرت سیّد علیم الدین چشتی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

اپنی کتاب "مصفّات" میں تحریر فرماتے ہیں کہ :

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　یَا قَیُّوۡمُ

وَلَہُ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ

تعریف کرنے والا آپ کی مدح پر عاشق ہے

کَلَّ الْمَدِیْحُ بِوَصْفِہٖ

مدح آپ کے وصف سے عاجز ہیں !

وَبِشَوْقِہٖ لَا لَا الْمَلَا

آپ کا شوق تمام دنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو ! !

"میں بعض لوگوں سے حضرت تاج العارفین کی تعریف سُن کر شام چوراسی حضرت کی خدمت میں بغرضِ بیعت پہنچا اس وقت دِن تقریباً چار گھنٹے باقی تھا اور میں نمازِ عصر سے فارغ ہو کر حضرت کی خدمت میں بیٹھ گیا تو مغرب تک میں نے چھتیس کرامتیں دیکھیں اور آنحضرتؒ نے مراقبہ فرما کر اِس خاکسار کے قلب پر توجہ فرمائی اور دستِ مُبارک میرے قلب کی طرف لائے تو میرے حواس ظاہری بالکل معطل ہو گئے۔ اتنے میں غیب سے ایک ہاتھ نمودار ہوا۔ اُس نے آپؒ کا دستِ مُبارک میری طرف سے ہٹا دیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپؒ نے مراقبہ سے سر مُبارک اُٹھایا اور فرمایا کہ سیّد صاحب آپؒ کا حصہ اہلِ چشت کے ہاں ہے۔ آپ میراں سیّد بھیک کڑھامی کی خدمت میں تشریف لے جائیں۔"

(۱۰) حضرت مولانا جان مُحمّد جالندھری رحمۃ اللہ علیہ

جب آپ کو علومِ باطنی کی تحصیل کا شوق دامن گیر ہوا تو پہلے دہلی میں حضرت سیّد حسن

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی　　　　　　　　　　　　　　　　یا مزمل

رَافِعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

رسول نما رحمۃ اللہ علیہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور پھر جب آپؒ نے فرمایا کہ پنجاب میں ایک کامل قطب حضرت عبدالنبیؒ شام چوراسی میں ہیں اور آدھے قطب حضرت شیخ نجم الدینؒ موضع میانوالی ضلع جالندھر میں ہیں۔ چنانچہ مولانا موصوف شامچوراسی پہنچے اور حضرت عبدالنبی رحمۃ اللہ علیہ کے آستانہ کا رُخ کیا۔ وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ بہت سے لوگ جمع ہیں اور لنگر تقسیم ہو رہا ہے۔ یہ نفسِ نفیس حضرت کھانا خود تقسیم کر رہے تھے۔ حالانکہ اُس وقت آپؒ کی عمر شریف ۱۰۰ سال سے اُوپر تھی۔ یہ ماجرا دیکھ کر مولانا نے خیال کیا کہ اُن کو تو میں قُطبِ وقت سمجھ کر آیا تھا اور ہونا یُوں چاہیئے تھا کہ آپ ذِکر اور شغل میں لگے ہوتے اور یہ ہیں کہ کھانا تقسیم کر رہے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی طبیعت میں فخر کا مادہ موجود ہے۔ جونہی مولانا کے دِل میں یہ وسوسہ گزرا تو حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے فوراً فرمایا، مولوی صاحب ہم کو کوئی فخر یا بدلہ مقصود نہیں۔ ہم تو اِن سب کو اللہ تعالیٰ کے واسطے کھانا کھلا رہے ہیں۔ اِس کو سُن کر مولوی صاحب کی طبیعت درست ہوگئی۔ تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے اپنا ارادہ بیعت ہونے کا ظاہر کیا۔ آپ نے مراقبہ فرمایا اور بیعت اُن کی قبول فرمائی، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ آپ کا خاص حصّہ حضرت شیخ نجم الدین صاحبؒ ساکن میانوالی کے ہاں معلوم ہوتا ہے، اُن کی خدمت میں

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی — یا رسول

وَلَکُمْ بِہٖ مِنْ حُجَّۃٍ
تمہارے واسطے آپ کی ذات ایک دلیل ہے

کَالنُّوْرِ جَالِیْ ظُلْمَۃٍ
جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِی الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَہٰی
ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو

چلے جاؤ۔ اس جواب سے مولوی صاحب کو مایوسی ہوئی اور دل میں ارادہ کیا کہ اب کسی کے پاس نہیں جاؤں گا۔ اتفاق سے اُسی روز حضرت شیخ نجم الدین رحمۃ اللہ علیہ جالندھر تشریف لاتے ہیں، مولوی صاحب نے جب یہ سُنا کہ آپؒ جالندھر تشریف لاتے ہیں تو آپؒ حضرت نجم الدینؒ کی خدمتِ بابرکت میں پہنچے، مکان پر جاکر دستک دی۔ اُس وقت حضرت شیخ نجم الدینؒ مراقبہ میں تھے۔ دستک سُن کر ایک خادم نے فرمایا کہ باہر ایک مولوی ہے جان محمد اُس کا نام ہے۔ آپؒ نے فرمایا کہ اُس کو کہہ دو کہ ہم تو علوم ظاہری سے فارغ التحصیل نہیں ہیں۔ دوسرے ہم آدھے پڑھے ہیں۔ ہمارے مرید تو اکثر دھوبی کنجڑے اور غریب لوگ ہوا کرتے ہیں۔ تم کسی دوسری جگہ چلے جاؤ۔ بس خادم نے جاکر یہ پیغام پہنچایا، اور اُدھر حضرت شیخ نجم الدینؒ نے اِسمِ ذات "اللہ" بلند آواز سے فرمایا۔ اُسی وقت مولوی صاحب مُرغِ بسمل کی طرح تڑپنے لگے۔ کچھ دیر بعد طبیعت میں سکون آیا تو دِل کے تمام شکوک و شبہات دُور ہو چکے تھے۔ چنانچہ صدق دِلی سے مرید ہوئے۔ جب بیعت سے فراغت ہوئی تو حضرت نجم الدینؒ نے فرمایا کہ مولانا آپ اِس کے قابل تو نہ تھے کہ بیعت کیا جائے مگر کیا کریں، حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ آپ کے اُوپر ترحم فرماتے ہیں اور سفارش کرتے ہیں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

لِعُرُوجِهٖ نَزَلَ الْمَلَكْ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنے کے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُومِهٖ رُفِعَ الْفَلَكْ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِيهِ لَقَدْ رَاٰى

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

یہ جگہ خالی کرائی گئی تھی، اسی اثناء اچانک تاج العارفین حضرت عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ تشریف لے آئے، اُن کو دیکھ کر تب حاضرینِ مجلس کی سمجھ میں آیا کہ آپ ہی کی طرف اشارہ تھا۔"

(۱۳) حضرت مولانا غلام حسین ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ

شیخ محمد عبدالسلام ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ "تذکرہ خیر و برکت" میں تحریر فرماتے ہیں:

"کہ حضرت مولانا نے فارسی اور حساب کی تعلیم مکمل کر کے امرتسر کے نواح میں ایک سکھ سردار کے ہاں ملازمت اختیار کر لی اور ہر چھ ماہ بعد گھر پر پارچات اور نقدی بھیجتے رہے۔ دورانِ ملازمت ایک دن اچانک منشی خانے کی چھت گر پڑی اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے آپ اس طرح محفوظ رہے، کہ چھت کی لکڑیاں آپ کے سامنے دیوار کے ساتھ کھڑی ہوگئیں۔ اسی حالتِ غنودگی میں حضرت شیخ عبدالنبی شامیؒ کی زیارت نصیب ہوئی۔ حضرت شیخؒ نے فرمایا کہ غلام حسین اگر بچ گیا تو کیا کرے گا عرض کیا کہ دین کی خدمت کروں گا۔ اس کے بعد جب لوگوں نے ملبہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی جی   یا نبی جی

نبع الوضوء بر کوتہ
وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا
کثر الطعام ببرکتہ
آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی
وبکفہ نطق الحصی
آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے
صلوا علیہ وسلموا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اُٹھایا تو بفضلہ تعالیٰ حضرت بخیریت زندہ برآمد ہوئے۔ رجب کہ ایک سکھ دربان مرا ہوا پایا گیا۔ غلام حسین نے ملازمت فی الفور ترک کی اور سواری کا گھوڑا فروخت کر دیا۔ جالندھر کے مضافات میں پہنچکر ممتاز علماءِ وقت سے علوم شرعیہ کی تحصیل و تکمیل میں مشغول ہوئے اور درجۂ ولایت پر سر فراز ہوئے۔"

(۱۴) الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری عفی عنہ

حضرت تاج العارفین عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ کے "مجموعۃ الاسرار" کی بابت فرماتے ہیں کہ:

"آپ کے مکتوبات شریف کی اگر تشریح کی جائے تو ایک ایک مکتوب کی بڑی بڑی ضخیم کتابیں مرتب ہو جائیں اور اگر حضور کے کشف و کرامات کا تذکرہ کیا جائے تو شمار سے باہر ہیں۔ بندہ جو کہ قصبہ نند اچور میں سکونت پذیر تھا جو کہ حضور پُر نور حضرت تاج العارفین عبدالنبی شامیؒ کی نگری شام چوراسی سے تقریباً سات میل جانب شمال واقع ہے۔ حضرت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی — یا رسول

ذرفت العیون لوعظہ
آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں
وجل القلوب بنصحہ
دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے
بدعائہ ذھب العمی
آپ کی دعا سے نابینائی دور ہوگئی
صلوا علیہ وسلموا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی رُوحانی تجلیات کی روشنی سے فیض یاب ہو رہا ہے۔"

(۱۵) پروفیسر جناب میاں مشتاق احمد بھٹی صاحب

جنہوں نے آپؒ کے مکتوبات شریف "مجموعۃُ الاسرار" کا اُردو ترجمہ عرصہ تیرہ ماہ میں مکمل کرکے اپنی علمی استعداد و قابلیت کا ایک عمدہ نمونہ پیش کیا ہے۔ "مجموعۃُ الاسرار" کے دیباچہ میں آنحضرتؒ کے حوالہ سے یُوں رقمطراز ہیں کہ :

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین، کارکُشا، کارساز

یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی بسر کرتے ہیں اور لوگوں کو بھی ویسی ہی زندگی بسر کرنے کی تلقین فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اِن بندوں کی زندگیاں سراپا تبلیغ دین ہوتی ہیں۔ برصغیر ہند میں اسلام کی روشنی انہی نفوسِ قُدسیہ کی بدولت پھیلی۔ اسلام کا یہ صوفیانہ سلسلہ ایسا ہے جو اپنے قول و فعل سے اکثر و بیشتر دل کی توجّہ کو جذب کرتا ہے اور دل کے ذریعے دماغ پر اثر ڈالتا ہے۔ اِن لوگوں کی باتیں مرورِ ایام سے پُراسرار بن جاتی ہیں اور

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

وَاللہِ مَا اُحْصِیْ شُمَا

خدا کی قسم میں آپ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلِہٖ مِنْ رَبِّنَا

جو ہمارے رب نے آپ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کر سکتا

فَھُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی

آپ خدا کے پسندیدہ نبی ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

عام آدمی کی سمجھ سے ماورا ہونے کی وجہ سے خود وضاحت طلب بن جاتی ہیں۔ ان کے اقوال افعال کرامتیں بن جاتی ہیں۔ وہ لوگ جو صرف عقل و خرد کی رہنمائی کے عادی ہوتے ہیں نہ سمجھتے ہوئے اُن کا انکار کر دیتے ہیں۔ حالانکہ کسی شئے کے نہ سمجھنے سے اُن کا وجود کالعدم نہیں ہوتا۔ حضرت عبدالنّبی شامی رحمۃ اللہ علیہ بھی اُنہی نفوسِ قدسیہ میں سے ہیں۔ جنہوں نے اسلام کے نُور سے رُوشنی پائی اور اُس سے مستفیض ہو کر نہ صرف اپنے زمانے میں خلقِ خُدا کو اسلام کے نُور سے فیض یاب کیا، بلکہ آج بھی اُن کا فیض برابر جاری ہے۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کے کرشموں کا کیا کہنا۔ آذر بُت پرست کے گھر میں ابراہیم علیہ السّلام بُت شکن پیدا ہوتے ہیں اور حضرت نوح نجی اللہ علیہ السّلام کے ہاں نافرمان بیٹا جنم لیتا ہے۔ حضرت شیخ عبدالنّبی رحمۃ اللہ علیہ بھی اپنے علاقے کے ایک ہندو بُت پرست کاردار کے ہاں پیدا ہوئے، لیکن سلامتی طبع کی بدولت انہوں نے عہدِ طفولیت میں اسلام کی حقانیت کو قبول کر لیا۔ اُس دَور میں فارسی سرکاری زبان اور عربی علمی اور دینی زبان تھی۔ چنانچہ آپؒ نے مروجہ علوم کی تحصیل مسلمان علماء اور صوفیاء سے کی اور اُنہیں کی بدولت اسلام کی دولت سے فیض یاب ہوئے۔ آپؒ نے دینی مسائل کو ان کی سادہ و پاکیزہ شکل میں سیکھا اور مدت العمر علمائے عصر اور اولیائے زمانہ کی خدمت میں حاضر

Marfat.com

یا حیی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

أَنَا كَيْفَ أَمْدَحُ بِالثَّنَا
اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا
کیونکر ادا کر سکوں

أَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالَّذِي
آپ اپنی نیازمندی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

رہے اور پھر تبلیغِ دین میں ہمہ تن مصروف اور مشغول ہو گئے۔

آپ کے بیشتر مکتوبات شریف تصوّف و الہامات کے بارے میں ہیں۔ جو مسائل حضرت علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں ابھی سادہ تھے۔ صدیاں گزر جانے کے بعد پیچیدہ اور مبہم ہو گئے تھے۔ مختلف قسم کی موشگافیوں کا سلسلہ لامتناہی ہو رہا تھا۔ چنانچہ آپ نے سلوک کے رہ نوردوں کو عرفانِ حقیقت کی مختلف منزلیں طے کرنا سکھایا۔

آپ نے تصوّف کے مختلف مسائل کی تعلیم دی۔ ان مسائل میں زیادہ تر اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات۔ جمال و جلال، شاہد و مشہود۔ غیب و حضور۔ نورِ ظلمت۔ وحدت الوجود۔ وحدت الشہود۔ جبر و قدر۔ تقلید و تحقیق۔ امر بالمعروف و نہی المنکر صحتِ جسمانی اور صحتِ روحانی وغیرہ ہیں۔

علمی قابلیت

آپ کو دنیاوی علوم پر کامل عبور حاصل تھا۔ آپ نے اپنی حیاتِ مبارکہ میں نہ صرف قرآن پاک کا بغور مطالعہ فرمایا، بلکہ آپ نے اپنشد[1]، زبور، توریت اور انجیل مقدس کا بھی مطالعہ کیا تھا۔ چنانچہ اُس زمانے کے اولیاء اللہ، مفتی، علماء دین، مشائخ، اعلےٰ حکام اور عام دوسرے

[1] دارا شکوہ نے "سرِ اکبر" میں "اپنشد" کو الہامی کتاب لکھا اور "کتابِ مکنون" سے تعبیر کیا جس کا ذکر قرآن پاک میں سورۃ واقعہ آیت ۷۸ میں درج ہے۔

Marfat.com

یا غنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا
میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لِتَقَطُّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا
دیکھو تم آنحضرت کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلْطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا
اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو

لوگ بھی آپؒ سے رجوع کرتے تھے اور اپنے اپنے مسائل حل کرواتے، الغرض کوئی علمی مسئلہ خواہ وہ علم فقہ، حدیث و علم تفسیر کا ہو یا پھر ہندو مت کا ہو۔ آپؒ اُسے نہایت سادہ اور عام فہم انداز سے حل فرما دیا کرتے تھے۔ آپؒ کے مکتوبات شریف "مجموعۃ الاسرار" اس ذیل میں منہ بولتا ثبوت ہے۔ ذاتِ حق سبحان تعالیٰ نے آپؒ پر اپنے خاص فضل و کرم سے علم و معرفت کے دروازے کھول دیئے تھے، بلکہ علمِ لدنی سے بھی مالا مال کر دیا تھا مثال کے طور پر آپؒ نے شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کی کتاب "فصوص الحکم" جو کہ وحدت الوجود کے بارے میں ہے، ایک فاضلانہ تشریح تحریر فرمائی:

"وحدت الوجود سے مراد یہ ہے کہ کل کائنات اللہ سبحان تعالیٰ کی پیدا کردہ ہے، نہ کہ بذاتِ خود اللہ ہے، بلکہ اس میں وحدت اس لئے پائی جاتی ہے کہ اس کا خالق ایک ہے، وحدت الوجود کے قائلین اپنے نظریہ کو ہمہ اوست و بعد ہمہ از اوست کی صورت پیش کرتے ہیں۔ آپ نے مسئلہ ہمہ اوست کی گمراہ کن تبلیغ کی پوری تردید فرمائی اور صحیح مفہوم اور صحیح عقیدے کی تعلیم دی کہ ہمارا مسلک اوست نہیں، بلکہ ہمہ از اوست ہے۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا
میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی
بِتَجَشُّمٍ حَجَرُ الرَّحٰی
جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے
فِیْ ھَجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا
فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

یہ نہیں :

کیا مسجد کیا مندر میں جلوہ ہے وجیہ اللہ کا
چل شہر میں سنکھ بجا جوگی چل شہر میں دھونی رچا جوگی

یعنی یہ کہنا کہ مسجد اور مندر دونوں خداوند قدوس کی ذات کے ہی پرتو ہیں، بلکہ یوں سمجھئے کہ رضائے الٰہی کا مظہر مسجد ہے اور اس رضاء خوشنودی مولیٰ سے بُعد و حرمان کا نام ضلالت ہے جو کہ ناراضگی خداوندی کا سبب ہے اور جو مندر میں مقیّد ہوتی ہے۔

نقل ہے کہ حضرت علی احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ سے ہندوؤں کے متبرک مقام ہردوار اور خانہ کعبہ کے بارے میں فرق دریافت کیا۔ جس کا آپؒ نے نو صفحات پر مدلّل اور مفصل جواب تحریر فرمایا۔ آپؒ نے قرآن مجید اور حدیث قدسی کی الفاظ کی قرابت، نورِ محمدی، حدیث قدسی کی تحقیق، فنافی الشیخ کی تربیت، معروف و منکر میں فرق، حامد و محمود پر اظہارِ خیال احمد بلامیم، سالک کے قبض و بسط، لفظ اللہ کی تشریح، وعدہ الہامی اور وعدہ لوہی، مقامِ محمود اور مقام نصیرا کے مضامین پر تفصیل سے اظہار فرمایا ہے۔ حضرت محمد نافع پشاوری رحمۃ اللہ علیہ نے آپؒ سے تسمیہ کے بارے میں سوال کیا تھا۔ جس کا آپؒ نے تفصیلی جواب دیا۔

جو تبرکاً یہاں نقل کیا جاتا ہے :

Marfat.com

یَا جُبُّ　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　یَا قُیُّومُ

یَا رَ هطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ !

یَا صَحۡبَ صُحۡبَةِ اَحۡمَدٍ

اور اے صحبت رسول علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوۡحِیۡ وَنَفۡسِیۡ قَدۡ فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپ پر قربان ہے

صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !

شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے ۔

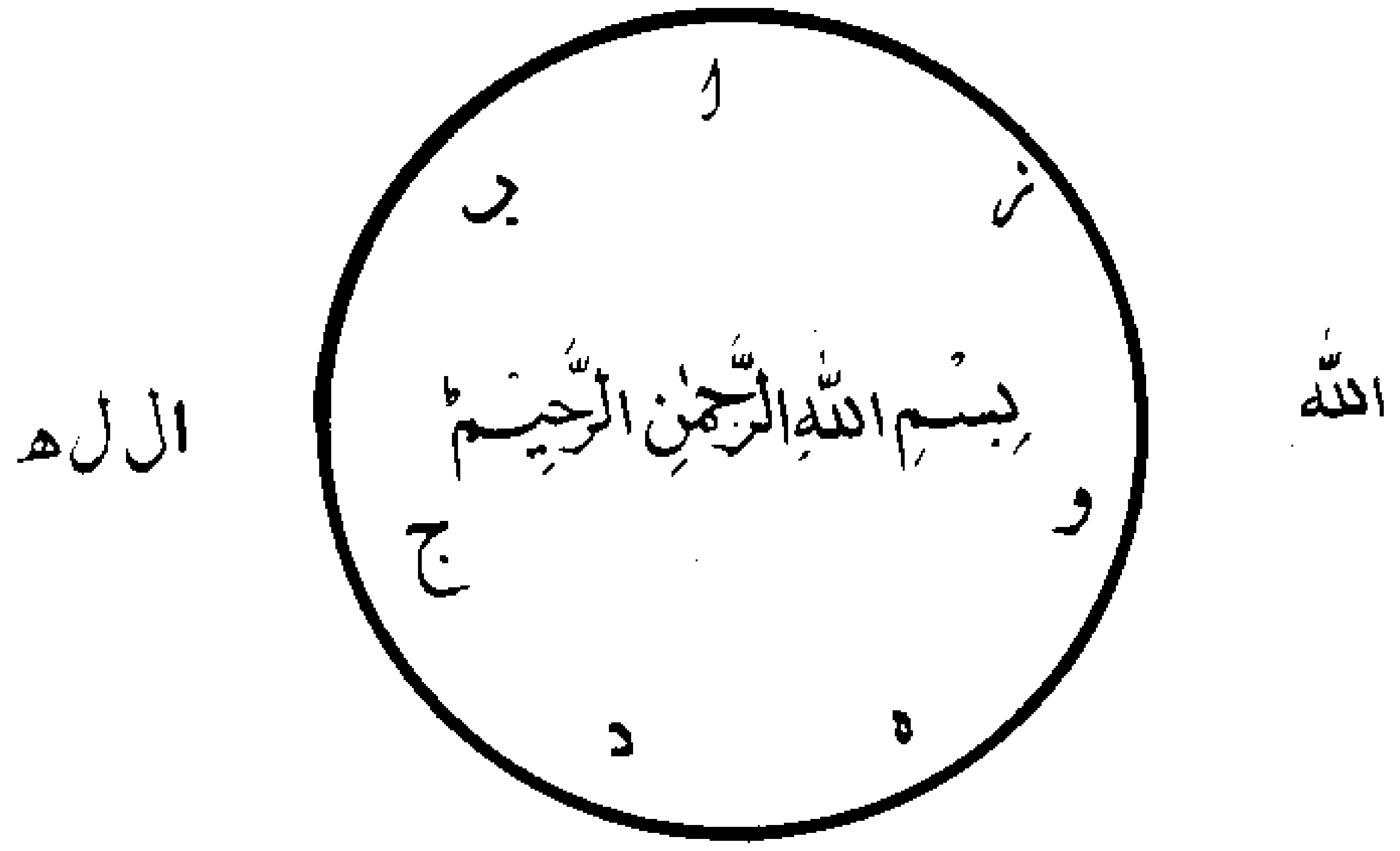

(ل) چشمۂ اوّل میں جو لام کی طرف ہے، تین سو اسما، جو زبور میں درج ہیں ملاحظہ فرمائیں ۔

(ب) رحمٰن کے نام کے اسرار کُتب انبیاء میں ایک ہزار ہیں اور ان کے علاوہ چار اور مذکور ہیں، جن میں ہمارے نبیؐ پر تسبیح کی گئی ہے ۔

(ج) رحیم کے نام کے اسرار ایک ہزار ہیں۔ جن کی تسبیح ملائکہ کرتے رہتے ہیں اور ہر اسم کا تعلق ایک دوسرے کے خط سے معلوم ہو گا ۔

Marfat.com

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

فَتَحَدَّثُوا عَنْ لَوْعَتِیْ
اے دوستو میرے سوزِ دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ
میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتَا
اے لوگو! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

(د) چشمۂ ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ ان کا ذکر انجیل میں ہے اور اللہ کے نام ہیں چار انبیاء کا ذکر ہے۔ ہمارے نبی پر سلام و درود۔

(ہ) لامِ ثانی میں تین سو اسماء ہیں، کہ اُن کا ذکر توریت میں موجود ہے۔

(و) اور لامِ اوّل میں قرآن میں مذکور ۹۹ نام ہیں اور یہ تمام اسماء پر محیط ہیں۔

(ز) لام کے ساتھ میم کے انصال سے اسمِ اعظم ملاحظہ ہو کہ الف میں تمام اسماء جمع ہیں۔

اور جان لینا چاہیئے کہ اسمِ رحیم کے ایک ہزار اسرار بھی الف اور لامِ اوّل مندرجہ کے ہیں، کیونکہ اسمِ رحمٰن کے مراتب لام اور الف کے حقائق کے مظاہر ہیں اور اسمِ رحیم کے مراتب لام کے حقائق کا ظہور ہیں ---------!

حضرت تاج العارفین "خوابوں کی تعبیر حضرت یوسف علیہ السّلام کی طرح کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت فیض اللہ بیگ لاہوری آپؒ کو تحریر کرتے ہیں کہ:

"مراقبہ کی حالت میں ایک روز رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کی طرف توجہ کئے ہوئے تھا کہ میرے دل نے یہ آواز سُنی کہ حضور تشریف لاتے ہیں زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ شام چوراسی کی طرف سے کئی شعلے اُٹھے

Marfat.com

یا حیّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

ذکر الصلوٰۃ فقیرہ

آپ کے در کے گدا عبد النبی نے

عبد النبی معطیرہ

جو آپ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانیوالا ہے

فی کلّ صبح والمسیٰ

تمام صبح اور شام آپ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صلّوا علیہ وسلّموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اُسی وقت مجھے ایک باغیچہ نظر آیا، جو نور سے معمور تھا، اسی اثناء میں رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم میری طرف تشریف لائے اور مجھ سے ملاقات کی اس کی تعبیر کریں۔ اس پر حضرت باباجیؒ نے مکتوب نمبر ۱۰۲ میں تحریر کیا کہ سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ظہور کا آغاز آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اعتقاد و خلوص کا کمال ہے؟ شاید کہ تیرے رَبّ کی رحمت تیری سچائی کے مطابق تجھ پر چھا جائے اور رسولِ کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی زیارت کا سبب بن جائے اور اس طرح ظلمت کے مقام سے ترقّی، تجلّی کی نشان دہی کرتی ہے اور بزرگی کے مراتب کی طرف لے جاتی ہے اور شام پوری کی طرف شعلوں کا اُٹھنا اِس فقیر (باباجیؒ) کی نااہلی کے باوجود سلسلہ نقشبندیہ کے انوار کی بدولت ہے۔ اللہ تعالیٰ اُن کے اسرار کو پاک کرے۔"

حضرت باباجی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالت پناہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے براہِ راست تعلق تھا۔ جیساکہ مندرجہ ذیل عرضداشت سے ظاہر ہوتا ہے:۔

"شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے۔ اس کی تعریف کرتے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

بَزَغَ الحَبِیبُ المُجتَبیٰ
برگزیدہ محبوب کی روشنی

فِی سُحمَۃِ اللَّیلِ الدُّجیٰ
کالی رات کی سیاہی میں چمکی!

کَالشَّمسِ تُشرِقُ فِی الضُّحیٰ
جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے

صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ہوئے۔ جس نے اپنا بھید[1] انسان کی حقیقت کے ساتھ ظاہر کیا اور اس پر صلوٰۃ وسلام پڑھتے ہوئے جو اللہ کے نور سے ہے اور جس کے نور سے اللہ تعالیٰ نے دونوں جہانوں کو پیدا کیا۔ اے لوگو! اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ اے میرے اللہ اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام بھیج۔ اُس کی بزرگی میں اضافہ کر اُسے اپنی نعمتوں سے مالامال کر، اُسے برکتیں دے، جو عرب وعجم کا سب سے زیادہ سعادت مند ہے، امام کعبہ وحرم ہے، علم وحکمت کا منبع ہے، خلق واحسان اور سخاوت وکرم کی کان ہے جو عرش ولوح کا مظہر ہے، جو کلام قدیم کا ترجمان اور معلم ہے، جو ہمارا سید، ہمارا رہبر، ہمارا شفیع ہے، جس کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہے صلوٰۃ وسلام ہو تم پر اے احمد، اے اللہ کے حبیب، تم پر صلوٰۃ و سلام۔ اے حمید تم پر صلوٰۃ وسلام، اے اللہ کی دلیل تم پر صلوٰۃ وسلام، اے اللہ کے برگزیدہ حامد تم پر صلوٰۃ وسلام، اے اللہ کے دوست محمود، تم پر صلوٰۃ وسلام، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم، اے اللہ کے رسول تم پر صلوٰۃ وسلام۔

---

[1] انسان میرا راز ہے اور میں اس کا راز ہوں۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَهُوَ الضِّيَاءُ الْمُسْتَضَى

آپؐ ایسی روشنی ہیں جس سے سب چیزیں روشن ہو جاتی ہیں

وَبِنُورِهِ سَطَعَ الْهُدَىٰ

آپؐ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِي صُبْحِ لَيْلِ الْبِلَا

اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

اے مخلوق میں سے سب سے زیادہ فیاض، دنیا کے عطیہ میں سے مجھ پر مہربانی فرما، اس دنیائے حوادث میں تیرا وجود ہی کافی ہے۔ مجھ پر ٹوٹ پڑنے والے حوادث آپؐ پر اللہ کے عطا کردہ علم کی بدولت ظاہر ہیں، آپ کا یہ گناہگار غلام عبدالنبی جو جنّت کی آرزو میں مستغرق ہے، عاصی اور شکستہ پا ہے، آپؐ کے قدموں اور آپؐ کے روضۂ مبارک کی زیارت سے اب تک محروم ہے، جو سب سے زیادہ خسارہ پانے والا اور سب سے بڑا گناہگار ہے۔ وہ اپنے احوال کی عین حالت گناہ میں التماس والتجاء کرتا ہے کیونکہ آپؐ کا علم سب سے زیادہ وسیع اور آپؐ کا خلق سب سے زیادہ بسیط ہے۔

میرا دینی بھائی نعمت اللہ المعروف بہ سلیمان اپنے کمال کے ذریعے زیارت حرمین الشریفین کا ارادہ رکھتا ہے، چنانچہ اُسے حرم شریف کی زیارت حاصل ہو جائے تو سے آپؐ کے کمال کرم سے اُمید ہے کہ اس کی نظر آپؐ نے لطف کریمانہ پر ہے تاکہ وہ ان دونوں وسیلوں کے طفیل حرم کعبہ کے جوار میں مقیم ہو اور وہاں قیام کرنے کے ثمرات سے بہرہ یاب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا غنی　　　　یا قیوم

وَھُوَ الرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْہُ الشَّفَاعَۃُ تُرْتَجٰی

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِہٖ خَمَدَ اللَّظٰی

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ہو اور اس سے زیادہ کی التجا سوئے ادب ہے۔

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے عربی زبان میں مندرجہ بالا درود شریف سرورِ کائنات حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شانِ اقدس میں تحریر فرمایا۔ جس میں آپ نے تقریباً ۲۱ معجزات قلم بند کئے۔ جس سے آپؒ کی عربی زبان میں قابلیت کا اندازہ ہوتا ہے۔

آپ کا شاپجوراسی میں قیام

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے زندگی کے تقریباً آخری چالیس سال شاپجوراسی میں گزارے اور مجاہدہ و مراقبہ اور عبادت میں مشغول رہے۔ ایک درسگاہ قائم کی جس میں متعدد علمائے کامل درس کی خدمت کے لئے حاضر ہوتے اور حافظوں کی تعداد عموماً چھوٹے بڑے ایک سو چالیس سے تجاوز تھی اور آپؒ کے لنگر خانہ سے عام حاضرین بھی کھانا کھاتے، جو معتقدین دُور دراز سے آتے، اُن سب کی خوراک کا بندوبست بھی آپؒ کے مطبخ سے ہوا کرتا تھا۔ اکثر اُن کی تعداد چار پانچ ہزار تک پہنچ جاتی تھی اور کھانے میں اللہ تعالیٰ اس قدر برکت ڈال دیتے کہ بعض اوقات اس کھانے سے مزید ہزار ڈیڑھ ہزار آدمی بھی سیر ہو جاتے۔ لوگ دُور دراز سے آتے، مرادیں مانگتے اور دنیوی اور دینی مقاصد کے حصول کے لئے آتے اور

Marfat.com

یَاحَیُّ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یَاقَیُّومُ

عَشِقَ الْإِلٰهُ لِوَجْهِهِ
آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں
إِلَهُ الْعُقُوْلُ لِدَرْكِهِ
انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!
وَبِحُسْنِهِ تَاهَ النُّهٰى
آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

بامراد واپس لوٹتے۔ یہ زمانہ مغل بادشاہ بہادر شاہ اوّل (۱۷۰۷ء ــــــ ۱۷۱۲ء) کے عہدِ حکومت کا تھا۔ بادشاہ ایک مرتبہ خود بھی تاج العارفینؒ کی خدمت میں کمال عقیدت سے حاضر ہوا، اور آپؒ کی خدمت میں ایک لاکھ روپیہ اور ایک لعل گراں بطور نذرانہ پیش کیا۔ اس زمانے میں صوبہ لاہور کا گورنر نواب عبدالصمد خان (۱۷۱۳ء ــــــ ۱۷۳۷ء) تھا۔ جو حضرت ناصرالدین خواجہ عبیداللہ احرار رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد میں سے تھا، انتظام الدولہ۔ نواب جانی خان اور میر معین الملک عرف میر منو جو بالترتیب افواج پنجاب کے سپہ سالار اور حاکم پنجاب تھے۔ (۱۷۱۹ء ــــــ ۱۷۵۲ء) عنایت اللہ خان وزیر اور اُن کے علاوہ خانصاحب میر نعمت اللہ خان، خانصاحب اعزخان، میاں رستم خان اور مہربان خان جو کہ حکومت کے اعلیٰ اور اہم عہدوں پر فائز تھے، حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں میں سے تھے۔

آپؒ کی عظمت اور بزرگی کا تذکرہ

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے موقعہ وصال پر آپؒ کے خُلفاء میں سے ایک خلیفہ نے مرثیہ مع تاریخ وصال مندرجہ ذیل الفاظ میں آپؒ کی شانِ اقدس میں تحریر فرمایا:

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ　　یَا قَیُّوْمُ

نَطَقَ الْحَجَرُ لِکَلَامِہٖ

پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ

درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِہٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی مگر آپ نے مسترد فرما دی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پہ درود اور سلام بھیجو !!

حضرت شیخ عبدالنبیؒ کے وصال پر پہلا مرثیہ مع تاریخ وصال

(۱) افسوس! ہماری ظاہر بیں نگاہوں سے اولیاء کے چراغ کا نُور اوجھل ہوگیا۔

(۲) وہ سالکوں کے لئے شام افروز چاند اور صبح ہدایت کے آفتاب کی روشنی تھا۔

(۳) وہ ایسی محفل کی شمع تھا، جس کی شان میں آیا ہے کہ "وہ اس دارِ فانی سے رُخصت ہو کر مرتے نہیں"

(۴) اُس نے حریمِ خداوندی کا احرام باندھ کر دارِ بقا کا سفر اختیار کر لیا ہے۔

(۵) وہ اہل اللہ کا بادشاہ اور صوفیاء کی پناہ گاہ تھا، وہ نیک لوگوں کا پیشوا اور پاک لوگوں کا سرتاج تھا۔

(۶) وہ قدر و منزلت کا قبلہ اور مرکزِ اعتبار تھا۔ وہ عزت کی شان اور عظمت و بزرگی کی جان تھا۔

(۷) وہ صاحبِ عرفاں، صدق کا نُور، دین کا رہنما۔ حق الیقین کا مالک اور ہدایت کا ماہِ کامل تھا۔

(۸) وہ ہدایت کا منبع اور رہنمائی کے سمندر کا ماخذ تھا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی   یا خواجہ

وَلِهُ الْوَصِيْفُ بِمَدْحِهٖ

تعریف کرنے والا آپ کی مدح پر عاشق ہے

كَلَّ الْمَدِيْحُ بِوَصْفِهٖ

مدح آپ کے وصف سے عاجز ہیں!

وَبِشَوْقِهٖ لَالَا الْمَلَا

آپ کا شوق تمام دنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!!

(۹) وہ شخص، پیر و مرشد حضرت عبدالنبیؒ تھا، جو اہلِ توحید و سلوک کے لئے مایۂ افتخار تھا۔

(۱۰) وہ آسماں کے مرتبہ والا ایسا برگزیدہ انسان تھا کہ مہر و ماہ بھی نور حاصل کرنے کے لیے اُس کی خاک سے التجا کرتے تھے۔

(۱۱) اے اللہ! اپنے فضل و کرم سے اُس کی پاک رُوح پر ہمیشہ اپنی رحمت نازل فرماتا رہ!

(۱۲) اُس کے مرقد سے دوستوں کے باغ میں ابرِ فیض سے پھول کھلاتا رہ!

(۱۳) افسوس! اُس کے دل افروز فیض کے سُورج کو گہن لگنے سے روشن صبح، شام کی طرح تیرہ و تار ہو گئی۔

(۱۴) دنیا دیکھنے میں تاریک ہو گئی۔ شمع کے بغیر اہلِ خانہ کے لئے اندھیرا چھا گیا۔

(۱۵) قضا کے شرر بار قلم کے دھوئیں نے دِل کو جلا دیا اور اُسے زخم زخم کر دیا۔

(۱۶) موت کی آگ سے دل کباب ہو گیا۔ اس نے جہاں کو اِنتہائی بلندی سے اِنتہائی پستی میں پھینک دیا۔

(۱۷) آنکھوں سے خون کے آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا، جس نے رستے کے ہر پُل کو توڑ پھوڑ دیا

(۱۸) اِس جگر سوز اور ہولناک واقعہ کو دیکھکر آسماں حیرت زدہ ہو گیا۔

(۱۹) اُس عالی جناب کی تاریخ وفات کے لئے جب دل نے سوچ بچار کی،

Marfat.com

یا حیُّ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحیٰ

اور اِنّا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپ کی تعریف ظاہر ہوئی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

(۲۰) تو حُسنِ طلب کے آخر کی بدولت اُسے معلوم ہوا کہ آفتابِ ہدایت گہن میں آ گیا۔

○

دوسرا مرثیہ مع تاریخِ وصال

(۱) وہ باصفا اور علمِ لدنی (خداداد علم) کا مالک تھا۔ وہ عرفان کا سمندر اور خدا کے نُور کا مَظہر تھا۔

(۲) اُس کے وجُود سے دُنیا نے فیض پایا ہے اور آخرت بھی چمک اُٹھے گی۔

(۳) اُس نے لفظ اور معنی دونوں کی تحقیق کی۔ وہ نکتہ داں، دستگیر اور ہمارا پیرو مُرشد تھا۔

(۴) اے اہلِ ذہانت، اگر آپ ایک حرف بھی سمجھیں، تو ہر مصرع کے شروع میں اس کا نام آئے گا۔

(۵) میں اس عالی جناب کی پھر تعریف کرتا ہوں۔ وہ عالمِ ناسُوت (دنیا) اور عالمِ ملکُوت (عالمِ ارواح) کا ہُما (ایک مبارک پرندہ) تھا۔

(۶) اُس قُطبِ عالم اور غوثِ اعظم رہنما نے دو سانسوں میں عالمِ جبرُوت (اللہ کے مرتبۂ صفات)

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی   یا حبیب

وَلَکُمْ بِهٖ مِنْ حُجَّةٍ

تمہارے واسطے آپ کی ذات ایک دلیل ہے

کَالنُّوْرِ جَالِیْ ظُلْمَةٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِی الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰی

ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

اور عالمِ لاہوت (اللہ کے مرتبۂ اسماء) کے مقامات کو طے کر لیا۔

(۷) اُس نے امامت کے اندر خلافت کا مرتبہ پایا اور انبیاء کے مقامِ نبوت و ولایت سے بھی حصّہ لیا۔

(۸) وہ اولیاء اللہ کا سرتاج، نبوتِ احمدیؐ کے کمالات سے بہرہ ور ہوا۔

(۹) وہ صدق و خلوص میں ابوبکرؓ، عدل و انصاف میں فاروقؓ، شرم و حیا میں عثمانؓ اور علم و فضل میں علی کرّم اللہ وجہہ کی مثال تھا۔

(۱۰) وہ اجتہاد میں ابوحنیفہؒ اور شافعیؒ تھا اور فہمِ شریعت میں مالکؒ اور حنبلؒ تھا۔

(۱۱) وہ حقیقت اور طریقت میں خاص الخاص تھا۔ وہ معرفت کے میدان میں خصوصی رہنما تھا۔

(۱۲) اُس کی بدولت دِل، رُوح اور سر روشن تھے۔ وہ چودھویں کا چاند 'خفی' میں بھی 'خفی' تھا۔

(۱۳) جب وہ مہرِ عالم تاب اِس جہانِ فانی سے جہانِ باقی کو چلا گیا،

(۱۴) تو دنیا میں اندھیرا چھا گیا اور ساتوں زمینیں اور نو کے نو آسمان تیرہ و تار ہو گئے۔

(۱۵) جب میں نے عقل سے بڑے صدق و خلوص سے اس کی تاریخِ وصال پوچھی،

(۱۶) تو ہاتف نے کہا کہ 'بخشش'، 'جود' (سخاوت) 'کرم'، 'حلم' (بُردباری) اور 'حیا' بے سروپا ہو گئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی — جاء قوم

مَلَا الحَشیٰ بِمَحَبَّتِهٖ

دل و جگر کو آپ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِهٖ

آپ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِهٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

(۱۷) نور اُس کے روضہ کے گرداگرد قربان ہوگیا۔ خُدا کرے کہ ہدایت کا نُور اس کی دستگیری کرے۔

○

تشریح تاریخ ہائے وصال

پہلے مرثیہ میں حضرت شیخ عبد النبیؒ کی تاریخ وصال بحروف ابجد نکالی گئی ہے۔ چونکہ اکثر حضرات کو حروفِ ابجد کے اعداد سے آگاہی نہیں اور انہیں اس بات کا علم نہیں کہ عربی اور فارسی (اور ان کے تتبع میں اُردو) کے ہر حرف کے عدد مقرر ہیں، اس لئے بطورِ تعارف حروفِ ابجد کے اعداد بھی بیان کئے جاتے ہیں، تاکہ تاریخ کے سمجھنے میں سہولت رہے اور پوری طرح محظوظ ہُوا جا سکے۔

حُروفِ ابجد اور اُن کے اعداد :

ابجد				ہوز			حطی			کلمن				سعفص			
ا	ب	ج	د	ہ	و	ز	ح	ط	ی	ک	ل	م	ن	س	ع	ف	ص
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۲۰	۳۰	۴۰	۵۰	۶۰	۷۰	۸۰	۹۰

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ — یا قیوم

شَقَّ الْقَمَرُ لِمَرَامِهٖ

آپ نے چاند کو اپنی نبوّت ثابت کرنے کے لیے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَكُ بِسَلَامِهٖ

فرشتے آپ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِهٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو ! !

قرشت — ثخذ — ضظغ

ق ر ش ت — ث خ ذ — ض ظ غ

۱۰۰ ۲۰۰ ۳۰۰ ۴۰۰ — ۵۰۰ ۶۰۰ ۷۰۰ — ۹۰۰ ۸۰۰ ۱۰۰۰

پہلی تاریخ وصال منظوم فارسی:

یہ تاریخ مرثیہ کے آخری شعر

یافتہ از غایتِ حُسنِ طلب   منکشف گردید مہرِ اہتدا

(آفتابِ ہدایت کو گہن لگ گیا)

میں پوشیدہ ہے۔ "غایتِ حُسنِ طلب" کا مطلب اس ترکیب کے آخری حرف 'ب' کے عدد کو دوسرے مصرعہ "منکسف گردید مہرِ ابتدا" کے اعداد میں جمع کرنا ہے، جس سے تاریخ وصال نکلتی ہے، جو نہایت موزوں اور بامعنی ہے۔

تشریح:

منکسف — گردید — مہر — اہتدا

م ن ک س ف — گ ر د ی د — م ہ ر — ا ہ ت د ا + ب

۴۰ ۵۰ ۲۰ ۶۰ ۸۰ — ۲۰ ۲۰۰ ۴ ۱۰ ۴ — ۴۰ ۵ ۲۰۰ — ۱ ۵ ۴۰۰ ۴ ۱ + ۲

(۲۵۰) + (۲۳۸) + (۲۴۵) + (۴۱۱) + ۲ = ۱۱۴۶ھ

Marfat.com

یا حی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

لِعُرُوجِهٖ نَزَلَ الْمَلَكُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنیکے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُومِهٖ رُفِعَ الْفَلَكُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِيهٖ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

دوسری تاریخِ وصال نثر میں:

دوسری تاریخِ وصال نظم کی بجائے نثر میں "خلیفۂ عالی برحق" کی بامعنی ترکیب میں کہی گئی ہے۔ اس کی تشریح حسب ذیل ہے:۔

برحق	عالی	خلیفہ
ب ر ح ق	ع ا ل ی	خ ل ی ف ہ
۱۰۰ ۸ ۲۰۰ ۲	۱۰ ۳۰ ۱ ۷۰	۵ ۸۰ ۱۰ ۳۰ ۶۰۰

(۶۲۵) + (۱۱۱) + (۳۱۰) = ۱۱۴۶ھ

تیسری تاریخِ وصال فارسی نظم میں:

دوسرے مرثیہ میں تاریخِ وصال نہایت عمدہ اور مرموز پیرائے میں بیان کی گئی ہے۔ اس مرثیہ میں تاریخِ وصال مرثیے کے آخری سے پہلے شعر ؎

گفت ہاتف بے سروپا می شدند بخشش وجود وکرم، حلم وحیا

میں پوشیدہ ہے۔ اس میں رمز یہ ہے، کہ 'بخشش'، 'جود'، 'کرم'، 'حلم' اور 'حیا' کے الفاظ کو اگر "بے سروپا" کر دیا جائے، یعنی ان الفاظ کے پہلے اور آخری حرف کو کاٹ دیا جائے، تو باقی ماندہ حروف کے اعداد کے مجموعہ سے تاریخِ وصال نکل آئے گی، تشریح حسب ذیل ہے:

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یَا حَیُّ ‏ یَا قَیُّوْمُ

نَبَعَ الْوَضُوْءُ بِبُرُکُوْتِہٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

کَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرَکَتِہٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہو گئی

وَبِکَفِّہٖ نَطَقَ الْحَصٰی

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر دُرود اور سلام بھیجو !

حیا	حلم	کرم	جُود	بخشش
ـا ی حـ	ـم ل حـ	ـم ر کـ	ـد و جـ	ـش ش خ بـ
۱۰	۳۰	۲۰۰	۶	۳۰۰ ۶۰۰

۹۰۰ + ۶ + ۲۰۰ + ۳۰ + ۱۰ = ۱۱۴۶ھ

اس میں فن تاریخ کے علاوہ شعری خوبی یہ ہے کہ حضرتؒ کی وفات سے بخشش، جُود، کرم، حلم اور حیا کے سر اور پیر کٹ گئے، گویا حضرتؒ کے اُٹھنے سے یہ صفات بھی دنیا سے اُٹھ گئیں، اور لوگ ان کی برکتوں سے محروم ہو گئے۔

○

کرامات اولیاء اللہ

ہر زمانے میں اِنسانوں کا ایک گروہ رُوحانیت اور کرامات کا مُنکر پایا گیا ہے۔ اِس کے برعکس ایک دوسرا گروہ ہے، جو اولیاء اللہ سے والہانہ عقیدت رکھتا ہے اور اُن سے

Marfat.com

یا جی   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یا قیوم

ذَرَفَ الْعُيُوْنُ لِوَعْظِهٖ
آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں
وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِهٖ
دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے
بِدُعَائِهٖ ذَهَبَ الْعَمٰى
آپ کی دعا سے نابینائی دور ہوگئی
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ایسی باتیں منسوب کرتا ہے، جو انہیں کئی مقامات پر شرک کا مرتکب بنا دیتا ہے۔ حقیقت اس کے بین بین ہے۔ کراماتِ اولیاء اللہ حق ہے اور ہر زمانے میں ان کرامات کا صدور ہوتا رہا ہے۔ اللہ سبحان تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو اس دُنیا کی چیزوں پر تصرف بخشتا ہے اور اُن سے خوارق عادات ظہور میں آتے رہتے ہیں۔

کرامت وہ خرق عادت ہے جو کہ ایک وَلی کے ہاتھ سے ظاہر ہو اور جب خرق عادت کسی نبی کے واسطہ سے ظہور پذیر ہو۔ اُسے معجزہ کہا جاتا ہے۔ حضرت علامہ شہاب الدین نے وَلی کی مندرجہ ذیل چار نشانیاں بتلائی ہیں:

۱۔ جس کا ظاہر اصلاح پر مبنی ہو۔
۲۔ وہ کسی نبی کا متبع ہو اور اُس کی شریعت کا پابند ہو۔
۳۔ اُس کا اعتقاد صحیح ہو۔
۴۔ اُس کے اعمال صالح ہوں۔

مندرجہ بالا اُمور کے ماسوا کوئی خرق عادت ظاہر ہو تو وہ استدراج ہے، کرامت نہیں۔ وَلی اللہ کا تصرف اللہ تعالیٰ کے اذن اور مشیت سے ظاہر ہوتا ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا غلط ہے کہ اولیاء اللہ کا تصرف ہر وقت اُن کے اپنے اختیار سے ہوتا ہے، ایسا تصرف

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی　　　　یا قیوم

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ شَمَا
خدا کی قسم میں آپ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلْ فَضْلِہٖ مِنْ رَبِّنَا
جو ہمارے رب نے آپ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا

فَھُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی
آپ خدا کے پسندیدہ نبی ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو

کبھی الہام سے کبھی نیند سے کبھی اُن کی دُعا سے کبھی اُن کے فعل سے اور کبھی بغیر قصد اور شعور سے واقع ہوتا ہے۔ بے شک یہ سب اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کی قدرت کے کرشمے ہیں۔

کرامات اولیاء اللہ بعد از ممات

جس طرح شہید شہادت کے بعد بھی زندہ رہتا ہے۔ اسی طرح ولی اللہ کی وفات کے بعد اس کی کرامت منقطع نہیں ہوتی، بلکہ پہلے سے زیادہ اظہر اور قوی ہوتی ہے۔ علامہ سمہودیؒ فرماتے ہیں کہ عقلاً اولیاء اللہ کی کرامات قبل الموت سے اُن کی کرامات بعد از موت زیادہ ظاہر اور روشن ہونی چاہیئے۔ کیونکہ ان کی رُوح موت کے بعد زیادہ لطیف اور نُورانی اور دنیا کی آلائشوں سے صاف ہو جاتی ہے۔ صوفیاء کرام فرماتے ہیں:

اَرْوَاحُنَا اَجْسَادُنَا وَاَجْسَادُنَا اَرْوَاحُنَا۔

ترجمہ: ہمارے رُوح ہمارے جسم ہیں اور ہمارے جسم ہمارے رُوح ہیں۔

ان اولیاء اللہ میں بہت سے ایسے ہیں جو کہ اپنے احباب کی مدد فرماتے رہتے ہیں اور اُن کے دشمنوں کو مٹاتے رہتے ہیں اور جن کو اللہ تعالیٰ چاہے، اُن کی ہدایت بھی فرماتے رہتے ہیں۔ حضرت امام ابو حنیفہؒ سے کوئی ایسا قول ثابت نہیں ہے۔ جس سے نفئ کرامت بعد الموت

Marfat.com

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

أنا كيف أمدح يا لثنا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپؐ کی توصیف

لك يا محمد إنما

کیونکر ادا کرسکوں

أنت الممجد يا لندى

آپ اپنی نیاضی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صلوا عليه وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

ثابت ہو۔ اس کے علاوہ تینوں مذاہب یعنی شافعیہ۔ مالکیہ اور حنبلیہ کی کسی کتاب میں ایک حرف بھی ایسا ثابت نہیں ہوا جو کہ ان حضرات کی کرامات بعد الموت کی نفی کر سکے۔ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بعد وفات جب غسل دینے لگے تو آپ کے پہلو پر ایک سطر لکھی ہوئی نظر آئی۔

يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً فَادْخُلِي فِي عِبَادِي وَادْخُلِي جَنَّتِي۔

ترجمہ: اے تسلی یافتہ روح اپنے رب کی طرف چل درآنحالیکہ تو راضی کی گئی ہے۔ پس میرے مقرب بندہ کے گروہ میں شامل ہو جا اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پھر دائیں ہاتھ پر یہ لکھا ہوا نظر آیا۔

اُدْخُلِ الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ۔

ترجمہ: اپنے اعمال صالحہ کی وجہ سے جنت میں داخل ہو جاؤ۔

بائیں ہاتھ پر یہ عبارت نظر پڑی۔ اِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ مَنْ أَحْسَنَ عَمَلاً۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی — یا محبوب

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لِتَقْطَعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہوئے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

ترجمہ : ہم نیکوکاروں کے اعمال کا اجر ضائع نہیں کیا کرتے۔

آپ کے بطن مبارک پر لکھا ہوا پایا گیا۔

یُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ۔

ترجمہ : اُن کو اپنا ربّ اپنی رحمت اور رضوان اور باغات عطا کرنے کی خوش خبری دے گا۔ اُن باغات میں اُن کے لئے ہمیشہ کے لئے نعمتیں ثابت ہوں گی۔"

جب آپ کو جنازہ پر رکھا تو ہاتف نے آواز بلند کر کے کہا۔

"اے اپنے لمبے قیام سے راتوں کو جاگنے والے زیادہ تہجد پڑھنے والے اور زیادہ روزے رکھنے والے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے بہشت عطا کی ہے۔"

جب قبر میں رکھے گئے تو ہاتف کو یہ کہتے ہوئے سنا گیا۔

"تیرے لئے جنت کے باغ اور باغیچے اور جنت کی نعمتیں ہیں۔"

حضرت علّامہ امیر شیخ عبدالسلام مالکیؒ نے اپنی کتاب الجوہرہ میں تحریر فرمایا ہے کہ :

"جب کرامت کا صدور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے تو ولی کی حیات اور موت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رحیم — جانِ تو

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا
میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی
یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرَّحٰی
جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے
فِیْ هِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا
فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ایک بات قابلِ غور ہے کہ اگر کسی شخص کا یہ خیال ہے کہ ولی اللہ مستقل طور پر جب چاہیں اور جیسے چاہیں، کرامت دکھانے پر قادر ہیں تو ایسا اعتقاد رکھنا کفر ہے۔"

سیّد شمس الدین حنفی اپنے زمانہ کے قطب تھے۔ آپ نے مرض الموت میں فرمایا کہ جس کسی کو کوئی حاجت پیش آ جائے وہ میری قبر کے پاس آکر حاجت طلب کرے تو میں اس کی حاجت کو پورا کر دوں گا۔ مزید فرمایا کہ میرے مرنے کے بعد مٹی میرے تصرف کے لئے باعثِ حجاب نہیں بن سکتی۔

حضرت امام حافظ عبدالعظیم رحمۃ اللہ علیہ منذری نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ:

"کہ ایک صحابی نے ایک قبر کے اُوپر خیمہ نصب کیا۔ انہیں معلوم نہ تھا کہ یہ قبر ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ یہ ایسے شخص کی قبر ہے جو کہ سورۃ ملک کی تلاوت کر رہا ہے۔ وہ صحابی تلاوت سُنتا رہا۔ یہاں تک کہ سورۃ ختم ہو گئی۔ صحابی نے اپنا ماجرا حضور سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ سورۃ ملک عذاب

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا ربنا یا کریم یا الٰہی

یَا رَھطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آل محمدؐ کے گروہ!

یَا صُحبَ صُحبَۃِ اَحمَدٍ

اور اے صحبت رسولِ علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوحِی وَنَفسِی قَد فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپ پر قربان ہے

صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

قبر سے نجات دینے والی ہے۔ حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا یہ ارشاد کہ اس شخص مذکور کی کرامت بعد الموت پر ایک واضح دلیل ہے۔"

کشف الصّدور

روایت ہے کہ :

(۱) ایک دفعہ حضرت تاج العارفین، حضرت مولوی جان محمدؒ کے ہاں جالندھر تشریف لے گئے۔ ایک نابینا حافظ آپؒ کی شہرت سن کر کسی گاؤں سے جالندھر آپؒ کی زیارت کرنے کے لئے پہنچا اور دل میں خیال کر رہا تھا کہ اگر ہماری خبر نہ ہوئی تو ملاقات کا کیا فائدہ۔ آخر کار اُس نے دل میں یہ ٹھہرایا کہ حضرت نے مجھے اپنے پاس بٹھلا کر کھانا کھلایا اور میری اچھی طرح سے خاطر کی تو میں سمجھوں گا کہ آپؒ صاحبِ کمال ہیں۔ وہ دیہاتی پوچھتا پوچھتا آپؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؒ کے خدام اور حاضرین مجلس کی اُس وقت اتنی بڑی تعداد تھی کہ اس بے چارے کو اندر جانا بھی نصیب نہ ہوا اور دل میں افسوس کرنے لگا۔ حضرت تاج العارفین اُس وقت اندر تشریف رکھتے تھے۔ اُسی وقت آپؒ نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور مراقب ہو گئے۔ حضرت

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

فَتَحَدَّثُوا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوز دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتَا

اے لوگو! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

مولوی جان محمدؒ صاحبؒ نے اس معاملہ کو سمجھ لیا اور اس نابینا کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے آئے اور خود حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے اُسے شریک طعام بنا لیا، جس کے بعد وہ ہمیشہ کے لئے حضرتؒ کا خادم بن گیا۔

(۲) اس زمانے کے دو بڑے شاعر مُقبل اور واقف تھے۔ وہ دونوں حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں شاہجو راہی پہنچے۔ اُس وقت آپؒ کی طبیعت ناساز تھی اور آپؒ زنان خانہ میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ کو اُن دونوں کے آنے کی اطلاع کرائی گئی۔ آپؒ نے ملاقات سے معذوری کا اظہار کیا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو کچھ کہنا ہے، لکھ کر بھیج دیں۔ اِن دونوں صاحبوں نے اپنے دِل میں یہ خیال کیا کہ حضرت بہت بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اب تو آپؒ کی توجّہ اور قوتِ جذب میں ضُعف آگیا ہو گا۔ اُنھوں نے ایک عریضہ لکھا، جس میں شوقِ ملاقات اور اپنی عقیدت اور بیعت کا ارادہ ظاہر کیا۔ رقعہ مذکورہ جب آپؒ کے پاس پہنچا تو آپؒ نے اس کے پُشت پر تحریر فرمایا کہ اَب میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرے اندر جذب اور توجّہ کی قوت نہیں رہی، لہٰذا آپ صاحبان کسی دوسری جگہ تشریف لے جائیں اور کسی کامل صاحب جذبہ کی تلاش کر لیں۔ جب اِن کو یہ جواب ملا، تو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ یا قیوم

ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ فَقِیْرُہٗ

آپ کے در کے گدا عبد النبی نے

عَبْدُ النَّبِیِّ مُعَطِّرُہٗ

جو آپ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانیوالا ہے

فِیْ کُلِّ صُبْحٍ وَّالْمَسَا

تمام صبح اور شام آپ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

بہت شرمسار ہوئے اور کچھ عرصہ وہیں مقیم رہے اور جب آپؒ کی طبع درست ہوئی اور بیرون خانہ آمد و رفت ہوئی تو یہ دونوں صاحب بصدقِ دل آپؒ سے بیعت ہوئے اور خادموں میں شامل ہو گئے۔

(۳) حضرت حافظ محمد مکملؒ آپ کے خادموں میں سے تھے اور آپ کے والد بزرگوار نے حضرت تاج العارفین سے درخواست کی کہ اب حافظ صاحب کو رخصت عنایت فرمائی جاوے۔ لہٰذا حافظ صاحب اپنے گاؤں سنگوہہ میں رہنے لگے مگر جذبۂ عشق اور ارادتِ کامل کا اس قدر جوش تھا کہ کبھی کبھی آدھی رات کو اُٹھ کر شاہ چوراسی کا راستہ پکڑتے اور علی الصبح دریائے بیاس عبور کر کے شاہ چوراسی پہنچ جاتے ہوتے ہوتے آپ کا یہ سفر اس قدر جلدی طے ہونے لگا کہ آپ عشاء کی نماز سنگوہہ میں پڑھتے اور صبح کی نماز حضرت تاج العارفین کے ساتھ پڑھ کر واپس روانہ ہو جاتے۔ ایک دن آپ کے والد محترم کو معلوم ہوا تو وہ بھی خفیہ طور پر حافظ صاحب کے پیچھے ہو لئے اور تیزی کے ساتھ دریائے بیاس کے کنارے پر پہنچے۔ حافظ صاحب تو بالکل خشک قدم دریا عبور کر گئے۔ مگر اُن کے والد محترم کھڑے ہو کر دیکھنے لگے ساری رات وہاں منتظر رہے۔ حافظ صاحب نے حسب معمول صبح کی نماز سے

Marfat.com

یا حیی   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یا قیوم

بَزَغَ الحَبِیبُ المُجتَبیٰ
برگزیدہ محبوب کی روشنی
فِی سُحمَۃِ اللَّیلِ الدُّجیٰ
کالی رات کی سیاہی میں چمکی!
کَالشَّمسِ تَشرِقُ فِی الضُّحیٰ
جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے
صَلُّوا عَلَیہِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

فراغت پائی تو حضرت تاج العارفینؒ نے فرمایا کہ حافظ صاحب جلدی اپنا راستہ لو، آپ کے والد دریا کے کنارے کھڑے تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔

(۴) ایک دفعہ ایک ہندو جوگی حضرت مولوی جان محمدؒ کی موجودگی میں مسلمان فقیروں کا لباس پہن کر حاضر خدمت ہوا۔ راستے میں یہ خیال کیا کہ دیکھیں یہ میری عزت و تکریم مسلمان فقیروں جیسی کرتے ہیں یا نہیں۔ اگر مسلمان فقیروں کی سی عزت سے پیش آئے تو سمجھونگا کہ بس خالی ہیں۔ اور ان کو میرے ہندو ہونے کا پتہ بھی نہ لگے گا۔ چنانچہ جب وہ سامنے گیا تو آپؒ سیدھے اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے اور گلے لگاکر ملے۔ بیٹھ گئے تو وہ ہندو فقیر دل ہی دل میں ہنسا کہ آپؒ اس کے دھوکے میں آگئے ہیں۔ اس قسم کے خطرات دل میں گزر ہی رہے تھے کہ فوراً حضرت تاج العارفینؒ نے مولوی جان محمدؒ کو مخاطب ہو کر فرمایا، مولوی صاحب ہم نے تو فقیرانہ لباس کی تعظیم کی ہے نہ کہ اس ہندو جوگی کی۔ اس پر وہ ہندو جوگی بہت پشیمان ہوا اور اس نے اسی وقت حضرت تاج العارفینؒ کے دستِ مبارک پر اسلام قبول کیا اور آپؒ کے خادموں میں شامل ہو گیا۔

(۵) ایک فقیر جو اپنے آپ کو صاحب تصرف و جذبہ ظاہر کرتا تھا۔ اس کی عادت تھی کہ

Marfat.com

یا مجتبیٰ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا مرتضیٰ

وَهُوَ الضِّيَاءُ الْمُسْتَضَى
آپ ایسی روشنی ہیں۔ جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں

وَبِنُوْرِهٖ سَطَعَ الْهُدٰى
آپ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!

فِىْ صُبْحِ لَيْلِ اَلْيَلَا
اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

جب بھی وہ اولیاء اللہ سے ملتا تو بہت خوش ہوتا اور معانقہ کرتا اور ان کی نسبت سلب کر لیتا یعنی اُن کا ذوقِ شوق عبادت جذب کر لیتا تھا۔ وہ اسی طرح ۷۲ اشخاص کے احوال کو سلب کئے ہوئے تھا۔ ایک دن اُس کو یہ خیال ہوا کہ آج حضرت تاج العارفینؒ سے بھی یہی سلوک کروں، کیونکہ آجکل اُن کی شہرت بہت سُنی جا رہی ہے۔ لہٰذا وہ شخص جب آپؒ کے سامنے آیا تو آپؒ نے فوراً ہی اس کی نیت کو بھانپ لیا اور آپؒ نے وہیں سے بیٹھے بیٹھے ہی اُس کی نسبت سلب کر لی اور دو سال تک وہ ذلیل و خوار پھرتا رہا۔ آخر کار آپؒ ہی کے در پر بیٹھ گیا۔ حضرت تاج العارفینؒ کو ایک دن اُس پر رحم آگیا اور اُس پر نظرِ کرم عنایت فرمائی، اور اس کو صاحب کشف و مواجہ بنا دیا۔

(۶) ایک دفعہ آپؒ کی مجلس میں دو پوتی آئے اور آپس میں باتیں کرتے تھے، کہ آپؒ کی شہرت تو بہت ہے اور دوسرے نے کہا کہ شہرت کیا ہے۔ مزہ تو جب آئیگا۔ اگر ہم کو اعلےٰ درجہ کا کھانا کھلائیں۔ تب ہم سمجھیں گے کہ صاحب کمال ہیں۔ اتفاق سے آپؒ کی مجلس میں اسی قسم کا کھانا جو وہ چاہتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص لایا اور وہ اِس قدر افراط سے تھا کہ سب کو حصہ ملنے کے بعد باقی

Marfat.com

یاحی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یاقیوم

وَهُوَ الرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰی

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْهُ الشَّفَاعَةُ تُرْتَجٰی

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِهٖ خَمَدَ اللَّظٰی

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

بچ رہا۔ آپؒ نے فرمایا یہ محفوظ رکھو۔ دو کتے آویں گے۔ اُن کے آگے رکھ دینا۔ جب وہ دونوں آئے تو آپؒ نے ارشاد فرمایا کہ وہ کھانا رکھ دیا جائے۔ بس اُنہوں نے کھانا تو کیا کھانا تھا۔ بس دِل ہی دِل میں آپؒ کے ہو گئے اور کھانے کے بعد آپؒ سے معافی چاہی اور آپؒ سے بیعت کی درخواست کی اور ایک عرصہ تک آپؒ کی صحبت شریف میں رہے اور درجہ کمال کو پہنچے۔

(٧) ایک واقع منقول ہے کہ آپؒ کے خلفاء میں سے ایک حافظ صاحب تھے کہ اُن کی موجودگی میں کوئی دوسرے حافظ صاحب حضرت تاج العارفینؒ کی خدمت میں آئے آپؒ کے خلیفہ حافظ صاحب نے اُن کے ساتھ کسی بات پر مباحثہ شروع کر دیا اور وہ حافظ صاحب جو مہمان تھے، وہ بھی تیز طبع تھا۔ آخر اِن دونوں میں جھگڑا ہو گیا اور جب اس واقع کا علم حضرت تاج العارفینؒ کو ہوا تو آپؒ نے اپنے خلیفہ حافظ صاحب سے سب احوال سلب کر لئے، حتیٰ کہ اُن کو اس پریشانی میں قرآن پاک بھی یاد نہ رہا۔ اور علوم ظاہری بھی بھول گئے۔ ایک عرصہ تک وہ کسمپرسی میں پڑے رہے۔ آخر بعض خلفاء اور مقربین کی سفارش سے آپؒ نے اس کے حال پر رحم فرمایا اور سب احوال دوبارہ اور حفظ قرآن اور علوم ظاہرہ اُن کو عنایت فرما دیئے اور اُن کو معاف کر دیا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشق الالٰہ لوجہہ

آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

الہ العقول لدرکہ

انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وبحسنہ تاہ النھیٰ

آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صلوا علیہ وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

(۸) نواب جانی خان، نواب قمرالدین خان وزیر احمد شاہ بادشاہ دہلی کا فرزند تھا۔ آپؒ کو دینی تعلیم کا شوق تھا۔ آہستہ آہستہ آپ کی طبیعت اولیاء اللہ کی زیارت کرنے کی طرف راغب ہوگئی۔ چنانچہ حضرت تاج العارفینؒ کی شہرت سن کر شاپجورا سی پہنچا اور بیعت ہونے کے لئے عرض کی۔ جس پر آپؒ نے فرمایا کہ کچھ عرصہ رہو۔ پھر دیکھا جائے گا۔ لہٰذا نواب جانی خان آپؒ کے لنگر خانہ میں کام کرتے رہے اور انہوں نے آپؒ کے خدام سے کہا کہ حضرت کے پاس سفارش کریں کہ انہیں سلسلہ میں داخل کر لیا جاوے۔ چنانچہ آپؒ نے نواب جانی خان کو بلوایا اور فرمایا کہ کیا تم جانی بننا چاہتے ہو یا خان بننا چاہتے ہو۔ نواب صاحب نے جواب دیا کہ سرکار جانی بننا چاہتا ہوں آپ نے تین مرتبہ پوچھا اور نواب جانی خان نے یہی جواب دیا۔ اتنے میں ایک شخص خربوزوں کا ایک ٹوکرہ لے کر آیا اور آپؒ کی خدمتِ عالیہ میں پیش کیا۔ آپؒ نے حاضرین کے درمیان ایک ایک خربوزہ تقسیم کر دیا اور ایک خربوزہ نواب جانی خان کو بھی عنایت کیا لوگ ویسے ہی کھانے لگے۔ مگر نواب جانی خان نے چاقو مانگا۔ اس پر آپؒ نے فرمایا کہ ابھی تک آپ کے دماغ سے خانی نہیں نکلی ہے۔ لہٰذا کچھ عرصہ اور خدمت میں رہو تو پھر بیعت کریں گے۔ کچھ عرصہ کے بعد جب نواب صاحب کی طبیعت درست

Marfat.com

یَاحَیُّ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یَاقَیُّوۡمُ

نَطَقَ الۡحَجَرُ لِکَلَامِہٖ
پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِہٖ
درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقۡرِہٖ جَاءَ الۡغِنٰی
آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی (مگر آپ نے منظور نہ کی)

صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا
آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

ہوگئی تو اُن کو بیعت کیا اور وہ آپؒ کے خادموں میں رہنے لگے اور علم باطنی کا فیض حاصل کرتے رہے اور گھر جانے کا مطلقاً خیال نہ کرتے تھے۔ کچھ عرصہ کے بعد ایک دن حضرت صاحبؒ نے فرمایا کہ اے جانی تم جانی خان بننا چاہتے ہو، یا جانی ہی رہنا چاہتے ہو تو نواب صاحب نے عرض کی کہ سرکار جانی ہی رہنا چاہتا ہوں۔ آپؒ نے فرمایا کہ نہیں اب آپ کو نواب جانی خان بنایا جائے گا اور فرمایا کہ تمہارے والد کا انتقال ہوگیا ہے اور گدی کی نسبت چہ مے گوئیاں ہو رہی ہیں کہ بڑے لڑکے کا تو پتہ نہیں کہ کہاں ہے۔ چھوٹے لڑکے کو گدی دے دی جائے، چنانچہ آپؒ نے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو۔ جب نواب صاحب نے آنکھیں بند کر کے کھولیں تو اپنے آپ کو محل میں پایا اور حسب دستور لوگوں نے آپ کو باپ کی گدی پر مُتمکّن کر دیا۔ نواب جانی خان کی قبر مُبارک آپ کے پائنتی کی جانب ہے۔

(۹) ایک دفعہ آپ مسجد میں تشریف رکھتے تھے، کچھ خدام بھی موجود تھے کہ دفعتاً حُجرہ میں تشریف لے گئے اور چند منٹ کے بعد واپس تشریف لائے تو خُدام نے دیکھا کہ آپؒ کے کندھے اور چہرہ مُبارک پر ریت لگی ہوئی ہے۔ لوگوں نے پوچھا۔ حضرت یہ ریت کیسے لگ گئی۔ آپؒ نے فرمایا کہ ایک سوداگر کا جہاز بھنور میں پھنس گیا تھا۔ اللہ پاک کا حکم تھا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَلِهُ الوَصِيفُ بِمَدحِه
تعریف کرنے والا آپ کی مدح پر عاشق ہے
كَلَّ المَدِيحُ بِوَصفِه
مدح آپ کے وصف سے عاجز ہیں !
وَبِشَوقِهِ لَالَا المَلَا
آپ کا شوق تمام دنیا کے قلب میں چمکتا ہے
صَلُّوا عَلَيهِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

کہ اس کو جا کر نکال دو۔ اس واقعہ کے کوئی چھ ماہ بعد وہ سوداگر شاہجور اسی آپؒ کی قدم بوسی کے لئے آیا اور آپؒ کی خدمتِ عالیہ میں پانچ سو روپیہ کا نذرانہ پیش کیا۔

آپ کی کرامات

حضرت شاہ محمد بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ سلسلۃ الاولیاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

(۱) ایک دفعہ حضرت تاج العارفینؒ اپنے سرِ مبارک پر گجریلے کی ہنڈیا اٹھائے عالمپور جا رہے تھے کہ راستے میں ایک جذامی نے آپؒ سے سوال کیا کہ اللہ کے نام پر مجھے کچھ کھلاؤ۔ آپؒ نے جواب دیا کہ اس وقت ہنڈیا کا منہ بندھا ہوا ہے۔ میں اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں حاضری کے بعد واپس آؤنگا تو گجریلے کا اپنا حصہ تم کو کھلاؤنگا۔ اتنی دیر صبر کرو۔ جب آپؒ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچے تو انہوں نے فرمایا بیٹا سائل کو محروم کیوں چھوڑ آئے ؟ آپؒ نے عرض کی حضور میں نے ازراہِ ادب ہنڈیا کا منہ نہیں کھولا اور اُس سے وعدہ کیا کہ واپسی پر اپنا حصہ دے دونگا۔ جب آپؒ واپس آئے تو آپؒ نے اُس جذامی کے ساتھ بیٹھ کر گجریلا کھایا اور اپنا لعاب اُس

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

رَافِعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

جذامی کے جسم پر مل دیا تو وہ آپؒ کی صحبت کی برکت اور پیر و مرشد کی دُعا سے وہ جذامی سائل صحت یاب ہوگیا اور آپؒ کے قدموں پر گر پڑا۔ آپؒ اُسے اپنے پیر و مرشد کے پاس لے آئے اور قطب عالم حضرت سید حاجی محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو کر آپؒ کے خدام میں شامل ہوگیا اور عالمپور میں رہنے لگا۔

(۲) حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خادمہ مائی دولتے ایک روز آپؒ کے وضو کیلئے کنویں سے پانی لینے لنگر کے صحن کی طرف آئی۔ دروازہ کھولا تو کیا دیکھتی ہے کہ ایک عورت بیٹھی ہے۔ جس کا قد و قامت بہت بڑا تھا۔ دیکھکر خوف زدہ ہو گئی۔ فوراً دروازہ بند کر کے بھاگ کر حضرت تاج العارفینؒ کے سامنے آ کر کھڑی ہوئی اور عرض کیا کہ حضرت باہر صحن میں کوئی جن عورت بیٹھی ہے۔ جس کا سر آسمان سے لگا ہوا ہے۔ مجھے تو اس سے ڈر لگتا ہے۔ آپؒ نے فرمایا جاؤ، اس سے جاکر پوچھو تم یہاں کیوں بیٹھی ہو؟ کون ہو؟ اس نے پاس جاکر ڈرتے ڈرتے پوچھا تو جواب ملا کہ میں ایک جن عورت ہوں اور بھوکی ہوں اور آپؒ کے لنگر سے کچھ کھانے کے لئے مانگتی ہوں۔ بہت دنوں سے یہاں آئی ہوں، لیکن حضرت کے لنگر سے مجھے کچھ نہیں ملا۔ حضرت سے درخواست کرو کہ مجھے کھانے کو کچھ دیں۔ خادمہ نے آ کر آپؒ کو یہی پیغام دے دیا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ یا قیّوم

وَلَكُمْ بِهِ مِنْ حُجَّةٍ

ہمارے واسطے آپ کی ذات ایک دلیل ہے

كَالنُّورِ جَالِي ظُلْمَةٍ

جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِي الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهَى

ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

آپؒ نے اُس جن عورت کو کہلوا بھیجا کہ کل ہمارے ہاں تمہاری دعوت ہے۔ چنانچہ آپؒ نے دوسرے روز نمازِ فجر کے بعد لنگر والوں کو حکم دیا کہ آج ہمارے ہاں ایسے مہمان آئے ہیں۔ جو غیر مسلم ہیں اور جس چیز پر "بسم اللہ" پڑھی جائے۔ اُسے نہیں کھاتے۔ بغیر بسم اللہ پڑھ کر پکایا ہوا کھانا زیادہ رغبت سے کھاتے ہیں۔ مخلوقِ خدا ہیں اور درویش کے در پر سائل ہیں۔ آج کھانا "بسم اللہ الرحمٰن الرحیم" پڑھے بغیر تیار کیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور کھانا تقسیم کیا گیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ کھانا تو سب نے کھایا مگر سب کے سب بھوکے رہ گئے اور کھانا بھی ختم ہو گیا۔

(۳) ایک مرتبہ جوگیوں کی ایک جماعت آپؒ کی کرامات کا ذکر سُن کر شا مجورا سی آئی اور اُنہوں نے اپنے جادو کے زور سے حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی آزمائش کا قصد کیا اور آپؒ کو اپنی آمد کی اطلاع کی۔ آپؒ بذریعہ کشف اُن کی آمد کا مقصد جان کر خود اُن کے پاس پہنچ گئے۔ بڑے جوگی نے آپؒ کی بہت تعظیم کی۔ آپؒ نے توجہ فرمائی تو اُسی وقت غیب سے اُن سب کے لئے کھانا "حلوہ اور نان" حاضر ہو گیا۔ جسے سب نے کھایا۔ آپؒ کی یہ کرامت دیکھ کر جوگی فوراً اپنے ارادے سے باز آئے اُن میں سے اکثر مسلمان ہو کر آپؒ کے خدام میں شامل ہو گئے اور باقی نے راہِ فرار

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

مَلَا الْحَشٰی بِمَحَبَّتِہٖ

دل و جگر کو آپ کی محبت سے بھر دیا

فَلَقَ النَّوٰی بِمَوَدَّتِہٖ

آپ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وَبِلُطْفِہٖ نِلْنَا الْمُنٰی

آپ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اختیار کی۔ اس طرح آپ کی بے شمار کرامات ہیں۔ جنہیں سن کر بہت سے ہنود جو آپ کے مخالف اور آمادہ آزمائش رہتے تھے، آپ کے باطنی کمالات کے معترف ہو گئے۔ آپ کی بہت تعظیم و تکریم کرنے لگے اور ایمان لے آئے۔

(۴) آپ کے پیر و مرشد کا ایک باغ تھا۔ جس کا نام نقشبند پور تھا اور یہ باغ ۲۴ گھماؤں کے رقبہ میں تھا۔ اس باغ کے اردگرد خندق کھودنے کا ارادہ تھا۔ حضرت شیخ العالم نے جملہ فقرا کو خندق کھودنے کے واسطے کہا۔ اس حکم کو حضرت تاج العارفینؒ نے بھی سنا اور اسی رات بھر اکیلے خندق کھودتے رہے۔ صبح تک خندق مکمل ہو گئی۔ صبح کو لوگوں نے خندق لگی ہوئی دیکھ کر تعجب کیا اور حضرت شیخ العالم کی خدمت میں اس امر کا بیان کیا۔ آپ نے وہ خندق دیکھ کر فرمایا کہ یہ کام سوائے حضرت عبد النبیؒ کے کسی دوسرے کا نہیں تو پھر آپ نے حضرت تاج العارفینؒ کے حق میں خصوصی دعا فرمائی۔

(۵) آپ جب اپنے پیر و مرشد کو ملنے کے لئے عالم پور تشریف لے جاتے، تو کبھی کبھی راستے میں اپنی ہمشیرہ کے ہاں موضع ایحر پور بھی تشریف لے جاتے۔ ایک دفعہ آپ گئے تو کنبے کی عورتوں نے آپ کی ہمشیرہ صاحبہ کو طعنہ کے طور پر کہا کہ لے وہ آ گیا ہے۔ تیرے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

شق القمر لمرامہ

آپ نے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لیے چاک کیا

جاء الملک بسلامہ

فرشتے آپ کے سلام کو حاضر ہوئے

بصلوتہ امر الوریٰ

خلقت کو آپ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صلوا علیہ وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو ! !

ملنے کو اور سونے کی چوڑیاں بنوا کر لایا ہے۔ جا جلدی مل اور چوڑیاں لے۔ آپؒ کی ہمشیرہ اِس طعنہ سے غمگین ہو کر جو کچھ اُن عورتوں نے کہا تھا۔ آپؒ کی خدمتِ اقدس میں عرض کر دیا اور التماس کی کہ جب آتے ہیں تو یہ عورتیں مجھے طعنہ زنی کرتی ہیں۔ لہٰذا آپؒ اچھے لباس میں تشریف لایا کریں۔ آپؒ یہ الفاظ سُن کر فرمانے لگے کہ بی بی فقیر کی تو ایک گُوڈری ہے، یہی سب کچھ ہے اور اسی میں سے خدا ہم کو سب کچھ دیتا ہے اور آپ نے کلیم مُبارک کا ایک کونہ اٹھایا اور فرمانے لگے کہ اگر وہ تم کو چوڑیاں کا طعنہ دیتی ہیں۔ جونسی وضع کی سونے کی چوڑیاں تجھے پسند ہیں، اُٹھا لے۔ آپ کی ہمشیرہ صاحبہ نے جب نظر ڈالی تو وہاں کئی قسم کی سونے کی چوڑیاں موجود پائیں۔ اس واقعہ کے بعد آپؒ نے اپنی ہمشیرہ کے ہاں آنا جانا بہت کم کر دیا۔

(٦) ایک بادشاہ اپنے ایک نواب سے ناراض ہو گیا اور حکم دیا کہ اس کو دیگ میں ڈال کر جلا دیا جائے۔ چنانچہ جب نواب کو دیگ میں ڈالا گیا اور آگ جلا دی گئی، جو کئی گھنٹوں تک جلتی رہی۔ جس وقت بادشاہ نے خیال کیا کہ اب اس کی ہڈیاں بھی گھل گئی ہوں گی تو حکم دیا کہ دیگ کا ڈھکن اُتار دیا جائے۔ جب دیگ کا ڈھکن اُتارا گیا تو سب لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ نواب صاحب بالکل صحیح و سلامت ہیں۔ بادشاہ نے اس کا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا حی　　　　　　یا قیوم

لِعُرُوجِهٖ نَزَلَ الْمَلَكْ
آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنے کے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُومِهٖ رُفِعَ الْفَلَكْ
آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِيهِ لَقَدْ رَاٰی
آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو

سبب نواب صاحب سے پوچھا۔ آپ نے کہا کہ میں نے اپنے پیرو حضرت شامیؒ " کی مدد اللہ سبحانہٗ تعالیٰ کے آگے آگ ٹھنڈی کرنے کیلئے چاہی تھی۔ چنانچہ اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے مجھ پر یہ آگ ٹھنڈی کر دی۔ اس واقع پر حضرت شاہ محمد بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کی شانِ اقدس میں یوں ہدیہ تبرک پیش کیا:

سلامِ من بصد عجز و تمامی　　گراماں اے باد خدمت گرامی
کہ اے شاہِ سریر نیک نامی　　بگو باصد ہزاروں خوش کلامی

مدد کن المدد قطبِ سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

ہوئے مقبول تم درگہ الٰہی　　کہ چوداں طبق کی تم کو ہے شاہی
کہ ہوں بندہ بہت عاجز گناہی　　دِکھو اَب حال میرا در تباہی

مدد کن المدد قطبِ سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

سیامی کا عرش اوپر قدم ہے　　سیامی پیر صاحب باکرم ہے
گدا کو شاہ کو تجھ سے کرم ہے　　خدا کا لطف تجھ پر دم بدم ہے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

نَبَعَ الْوَضُوْءُ بِبَرْكَتِهٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

كَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرْكَتِهٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی

وَبِكَفِّهٖ نَطَقَ الْحَصٰى

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

مدد کُن المدد قطبِ سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

تمہارا نام جو عبدالنبیؐ ہے — تمہارے پر بہت رحمت دلی ہے
جو تجھ پر مہربان حضرت نبیؐ ہے — کہ تجھ سے فیض یاب عالم بھی ہے

مدد کُن المدد قطبِ سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

شہ عبدالنبیؐ قطبِ سیامی — خواص و عام سے لائق غلامی!
قطب اور غوث ہیں تم کے سلامی — گدا ہوں بے نوائے ذوالکرامی!

مدد کُن المدد قطبِ سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

اغثنی المدد یا قطبِ عالم — نہایت بیکسم اندرون عالم
دلا تردد تقلبنی سوالم — مدد کُن فی سبیل اللہ بحالم

مدد کُن المدد قطبِ سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

Marfat.com

یا نبی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — جل جلالہ

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ
آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں
وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ
دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے
بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی
آپ کی دعا سے نابینائی دور ہوگئی
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

سیامی پیر کو جس نے دھیایا — مطالب دین اور دنیا کا پایا
تیرے سر شیخ طاہرؒ کا سایا — تیرا عالی قدر سب توں سوایا

مدد کن المدد قطب سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

عتابِ شاہ جو بر سرِ نواب آیا — تو اس کو دیگ میں پا کر جلایا
و لیکن نام تیرا اوس دھیایا — کہ تا الحرز جان آتش سے پایا

مدد کن المدد قطب سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

رجا دارم لقا اپنا دکھاؤ — تمامی رنج اور زحمت گواؤ
حقیقت کا سبق مجھ کو بتاؤ — مطالب دین و دنیا کے پوچاؤ

مدد کن المدد قطب سیامی
کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

کہ جب ہووے زیارت تب ربانی — کہوں میں شاہ کر کچھ مہربانی
ولایت میں نہ کوئی تیرا ہے ثانی — کرو رحمت میرے پر ناگہانی

Marfat.com

یَاحَیُّ　　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　　یَاقَیُّوۡمُ

وَاللّٰہِ مَا اُحۡصِیۡ شَمَا

خدا کی قسم میں آپؐ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو

بَلۡ فَضۡلِہٖ مِنۡ رَبِّنَا

جو ہمارے رَبّ نے آپؐ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا

فَھُوَالنَّبِیُّ الۡمُرۡتَضٰی

آپؐ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں !

صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا

آپؐ پر درُود اور سلام بھیجو

مدد کُن المدد قطبِ سیامی

کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

مُحمّد شاہ گر فریاد داری　　یہ پھر پاؤ گے تم امید ساری

کہ ہے وہ شاہ مقبُول غفاری　　کرے یہ وِرد پھر لیل و نہاری

مدد کُن المدد قطبِ سیامی

کہ اندر دین و دنیا تم ہو نامی

○

روایت ہے کہ :

(۱) ایک یہودی عربی نژاد اِس تذبذب کا شکار تھا کہ حضُور پُرنور سرور دو عالم حضرت مُحمّد مُصطفٰے صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم کو معراجِ رُوحانی ہوا یا جسمانی اور آپؐ سات آسمانوں کی سیر کرکے جب واپس تشریف لائے تو رات کا وقت تھا، بستر گرم تھا اور وضو کا پانی رواں تھا۔ یہ بات عقل کے خلاف ہے۔ وہ یہودی وارد ہندوستان ہوا اور اُس نے تاجُ العارفین حضرت عبدالنّبی رحمۃ اللہ علیہ کا شہرہ سُنا۔ شاہپوراسی پہنچ کر وہ حضرت کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور مندرجہ بالا سوال عرض کیا۔ اُس وقت آپ نمازِ

Marfat.com

یا حیی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

أَنَا كَيْفَ أَمْدَحُ بِالثَّنَا
اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف
لَكَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّمَا
کیونکر ادا کرسکوں
أَنْتَ الْمُمَجَّدُ بِالنَّدَى
آپ اپنی فیاضی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں
صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

عشاء سے فارغ ہوکر بارش کی وجہ سے مسجد میں تشریف رکھتے تھے۔ آپ نے اسی وقت اپنا کُرتہ مبارک اُتار کر اس کو دیا اور کہا کہ جاؤ ندی کے کنارے اسی وقت دھوبی سے دُھلا لاؤ۔ اُس یہودی نے کہا کہ یا حضرت رات زیادہ ہوگئی ہے اور بارش بھی ہو رہی ہے۔ بھلا اس وقت دھوبی کہاں ہوں گے۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں جو کہتا ہوں، جاؤ اور وہی کرو، چنانچہ مجبور ہوکر وہ شخص کُرتے لے کر چل دیا۔ جس وقت اُس نے قدم مسجد سے باہر رکھا تو دیکھتا کیا ہے کہ دوپہر کا وقت ہے، تیز دھوپ نکلی ہوئی ہے۔ وہ حیران اور پریشان ندی کے کنارے جا پہنچا۔ اُس نے وہاں دیکھا، کہ دھوبی کپڑے دھو رہے ہیں۔ ایک دھوبی نے اس شخص کو دیکھکر کہا کہ لاؤ، میاں میں تمہارا کُرتہ دھو دوں۔ چنانچہ وہ شخص کُرتہ دھلوانے کے بعد اُسے سکھوا کر واپس مسجد میں آگیا۔ جب اُس نے مسجد میں قدم رکھا تو دیکھا کہ وہی رات کا وقت ہے اور بارش ہو رہی ہے۔ اس شخص کی حیرت کی کوئی انتہا نہ تھی، لیکن اُس نے آپؐ کو کُرتہ دے کر کہا کہ سرکار آپؐ نے میرے سوال کا جواب ابھی نہیں دیا، لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے، بے حد حیران کن ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

احمق! کیا ابھی تمہارے سوال کا جواب نہیں ملا؟ تو ابھی کُرتہ لے کر گیا۔ اتنی دیر ٹھہرا

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ولقد أنادی یا حشا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لتقطعی بفراق ذا

دیکھو تم آنحضرت کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہوتے ہیں

فلطال صبری فی البلا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صلوا علیہ وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

کرتہ دھلوا کر سکھوایا۔ ان سب باتوں کے باوجود جب تم واپس یہاں پہنچے تو وہی وقت تھا جب تم کرتہ لیکر یہاں سے روانہ ہوئے تھے۔ کیا ابھی تک یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آئی۔ جب اللہ سبحانہٗ تعالےٰ نے مجھ جیسے ادنیٰ ناچیز بندے کو اس قدر قدرت بخشی کہ رات کو دن اور دن کو رات دکھاؤں تو کیا اُس حاکم الحاکمین اور رب العلمین کو یہ قوّت نہیں کہ اپنے پیارے محبُوب کو مع جسم کے آسمانوں کی سیر ایک لمحے میں کرا دے۔ کیا تو کُن فیکُون کو بھُول گیا، اس پر وہ یہودی مکمّل طور پر مطمئن ہوگیا، اور آپؒ کی بے پناہ علمی قوت اور کرامت کی برکت سے اس قدر متاثر ہوا کہ آپؒ کے قدم پکڑ کر دینِ اسلام میں داخل ہونے کی درخواست کی اور بیعت کا خواستگار ہوا۔

(۲) ایک دفعہ یہ یہودی حضرت تاجُ العارفین کے ساتھ مسجد میں موجود تھا اور انہیں دنوں حج کا موقعہ تھا تو اُس نے آپؒ سے عرض کی کہ یا حضرت اِس وقت حج کا موقعہ ہے، آپؒ مجھے حج کرا دیں۔ چنانچہ آپؒ نے اُس شخص سے کہا کہ آنکھیں بند کر دو، اور جب آنکھیں کھولنے کا حکم دیا گیا تو اس شخص نے اپنے آپ کو مع مسجد کے مکہ معظمہ میں پایا۔ حج کرنے کے بعد وہ شخص وہیں رہ گیا اور آپؒ مع مسجد شام چوراسی تشریف لے آئے۔ اُس شخص نے اُس مقام پر اپنا مکان تعمیر کروایا۔ جہاں وہ مسجد پہنچی تھی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا
میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی
یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرَّحیٰ
جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے
فِیْ ھِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا
فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

اور بعد میں وہاں بہت سے مکانات تعمیر ہونے شروع ہو گئے اور اس آبادی کا نام محلہ شامیاں رکھا گیا، جو کہ اب تک مکہ معظمہ میں قائم و دائم ہے۔

(۳) ایک دفعہ آپؒ عالمپور سے شام چوراسی واپس آرہے تھے کہ راستے میں چند مُغل سپاہیوں کا ایک دستہ دکھائی دیا۔ اُن میں سے ایک سپاہی نے کسی غریب آدمی کو بیگار میں پکڑا ہوا تھا اور اُس کے سر پر ایک برتن اچار کا اٹھوایا ہوا تھا اور وہ بیچارہ تھک گیا ہوا تھا، مگر سپاہی اُس کو کہتا تھا کہ چلو چلو ہم تم کو اگلے گاؤں میں چھوڑ دیں گے مگر اُس کو نہ چھوڑا۔ کیونکہ دوسرا بیگاری نہ مل سکا تھا۔ حضرت تاجُ العارفینؒ نے سپاہی کو نصیحت فرمائی، اِس غریب پر ظلم مت کرو تو اُس نے کہا کہ اگر آپؒ کو اسکے حال پر اتنا رحم آرہا ہے تو اُس کا بُوجھ اُٹھائیں، میں اِس کو چھوڑ دیتا ہوں۔ حضرت تاج العارفین نے اُسی وقت بسم اللہ کر کے وہ برتن اپنے سر پر رکھ لیا اور غریب بیگاری کو کہا کہ تم چلے جاؤ۔ آپ برتن اُٹھا کر اُس سوار سپاہی کے پیچھے پیچھے ہو لئے۔ ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ اس سوار سپاہی نے پیچھے مڑ کر دیکھا کہ نیا بیگاری آرہا ہے یا نہیں تو کیا دیکھتا ہے کہ برتن مذکورہ آپؒ کے سرِ مُبارک سے ایک نیزہ بھر اُونچا جا رہا ہے اور ہوا میں ساتھ ساتھ چل رہا ہے۔ سوار نے یہ

Marfat.com

یَاحَیُّ   بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   یَاقَیُّوۡمُ

یَا رَھۡطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آلِ محمدؐ کے گروہ!

یَا صَحۡبَ صُحۡبَۃِ اَحۡمَدٍ

اور اے صحبت رسول علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوۡحِیۡ وَنَفۡسِیۡ قَدۡ فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپؐ پر قربان ہے

صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا

آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

حال دیکھا کہ فوراً گھوڑے سے اتر کر آپؒ کے قدم مبارک پکڑ لئے اور رو رو کر معافی مانگتا۔ باقی گھوڑ سوار بھی آ گئے اور آپؒ سے طالب معافی ہوئے۔ سب نے آپؒ کے مرید ہونے کی درخواست کی۔ آپؒ اُس وقت عالمپور سے زیادہ دُور فاصلہ پر نہ تھے۔ چنانچہ فرمانے لگے کہ تم لوگ میرے پیر و مرشد کے پاس چلو اور اُن کی بیعت کر لو۔ جب آپؒ اپنے پیر و مرشد کی خدمت میں پہنچے تو حضرت شیخ العالم نے فرمایا عبدالنبی! آپ ہی اِن کو بیعت کر لیں۔ چنانچہ آپؒ کے حکم سے اِن سب کو حضرت نے تلقین فرمائی اور آپ کے فیضانِ صحبت سے وہ سب اللہ والے بن گئے۔

(۴) نقل ہے کہ نمازِ عصر اور مغرب کے درمیان اگر کوئی غیر مسلم آپؒ کے سامنے آ جاتا تو خود بخود کلمہ شریف پڑھنے لگتا اور اُس کے قلب سے اللہ اللہ کی آواز نکلنے لگتی۔ اہل ہنود آپؒ کے سامنے سے ایسے وقت میں نہ گزرتے تھے۔ ایک دفعہ دو ہندو لڑکیاں، جن کی شادیاں شاہپور اسی میں ہوئی تھیں، اتفاق سے اس خاص وقت میں آنحضرتؒ کے سامنے سے گزریں اور اُسی وقت ان کی زبان سے کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور وہ مسلمان ہو گئیں۔ ان کے سسرال والوں نے اور خود اُن کے والد نے جو لاہور میں ناظم عدالت عالیہ تھا، لڑکیوں کو بہت سمجھایا، مگر اُن کی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی یا خواجہ

فَتَحَدَّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوزِ دل کی بات

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اُحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتیٰ

اے لوگو! میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

طبیعت پر ایسا کامل اثر ہوا کہ وہ اسلام سے منحرف نہ ہوئیں۔ پایانِ کار لڑکیوں کو گھر سے نکال دیا گیا اور وہ بیچاری حضرت تاج العارفینؒ کے گھر پر آگئیں آنحضرت نے اُن کو اپنی اولاد کی طرح اپنے گھر میں رکھا اور کچھ عرصہ کے بعد اپنے دو خلیفوں سے اُن کی شادی کردی۔

(۵) ایک دفعہ ایک سو جوگیوں کا قافلہ آپ کی شہرت سُن کر شاہجہاں آیا اور ایک باغ میں جلسہ عام کرنے کا ارادہ کیا۔ آپؒ کو بھی اس کی اطلاع مل گئی تو آپؒ نے اس جلسہ میں تشریف لے جانے کا ارادہ فرمایا اور اپنے خاص خادم اللہ دین کو ساتھ لیکر اُن کے جلسہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا جوگی ایک سرس کے درخت کے نیچے ایک تخت پوش پر بیٹھا ہوا ہے اور اپنے ایک کاہن کی کرامات بیان کر رہا ہے کہ وہ اپنے آپ کو متعدد مثالی اجسام کی شکل میں ظاہر کر سکتا تھا۔ چنانچہ اُن کی تیرہ سو عورتیں تھیں، ہر ایک کے پاس ایک ہی وقت میں اپنے اجسامِ مثالیہ کے ساتھ موجود ہوتا تھا۔ ایک دفعہ ایک شخص نے اُس کو کہا کہ تو بڑا سخی ہے کہ کسی سائل کو محرُوم نہیں بھیجتا۔ میرے پاس ایک عورت بھی نہیں اور تیرے پاس تیرہ سو عورتیں ہیں، تو ایک عورت مجھے دیدے اُس نے کہا تو میری سب عورتوں کے پاس چلا جا،

Marfat.com

یا حیی　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　یا قیوم

ذَکَرَ الصَّلٰوۃَ فَقِیۡرُہٗ
آپؐ کے در کے گدا عبد النبی نے
عَبۡدُ النَّبِیِّ مُعَطِّرُہٗ
جو آپؐ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانیوالا ہے
فِیۡ کُلِّ صُبۡحٍ وَّالۡمَسٰی
تمام صبح اور شام آپؐ پر درود بھیجنے میں صرف کیا
صَلُّوۡا عَلَیۡہِ وَسَلِّمُوۡا
آپؐ پر درود اور سلام بھیجو!

جہاں تو مجھ کو نہ پائے تو اس عورت کو تو لیجانا۔ چنانچہ وہ سب عورتوں کے پاس گیا اور سب کے پاس کاہن کو موجود پایا۔ جب وہ جوگی تمام حکایت بیان کر چکا تو حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جوگی صاحب یہ کیا کمال کی بات ہے اگر اس قسم کی باتوں پر کمالات کا توقف ہے تو اہل اسلام میں معمولی لوگ بھی یہ تماشا دکھا سکتے ہیں۔ اس سے ہندو دھرم کی کوئی خاص خوبی تو ظاہر نہیں ہوئی۔ اس کے بعد آپؒ نے جوگیوں کو اشارہ کیا کہ وہ درخت پر نظر ڈالیں۔ سب نے دیکھا کہ ہر پتے پر آنحضرتؐ نظر آرہے ہیں۔ حالانکہ آپؒ مجمع میں ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ یہ کرامت دیکھ کر ان میں سے تیرہ جوگی فوراً ایمان لے آئے۔

(٦) آپؒ کے ایک مرید کو ایک منکر نے طعنہ دیا اور اہانت سے کہا کہ تیرا پیر وہی تو ہے جو انگیٹھی اور ہنڈیا سر پر رکھ کر عالمپور لے جایا کرتا ہے۔ اس مرید صادق نے کہا کہ میرے پیر نے سر پر کبھی ہنڈیا نہیں اٹھائی، بلکہ ہنڈیا آپؒ کے سر مبارک سے اونچی اونچی ساتھ جایا کرتی ہے۔ اس منکر نے کہا کہ تم جھوٹ کہتے ہو۔ میں نے تو ان کو کئی بار اسی طرح ہی دیکھا ہے کہ انگیٹھی اور ہنڈیا سر پر ہوتی ہے اچھا کل ان کے جانے کی باری ہے، اگر وہ سر پر رکھے جاتے دیکھے گئے تو میں تیری

Marfat.com

یا نبی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

بَزَغَ الْحَبِیْبُ الْمُجْتَبٰی
برگزیدہ محبوب کی روشنی
فِیْ سُحْمَۃِ اللَّیْلِ الدُّجٰی
کالی رات کی سیاہی میں چمکی!
کَالشَّمْسِ تُشْرِقُ فِی الضُّحٰی
جس طرح آفتاب دن چڑھے چمکتا ہے
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

گردن مار دوں گا، ورنہ تو مجھے قتل کر دینا۔ الحاصل اسی طرح کا معاہدہ ہو گیا۔ دوسرے روز آپؒ نے عالپسور جانا تھا۔ چنانچہ دونوں شخص چھپ کر راستہ میں منتظر بیٹھ گئے۔ ابھی آپؒ دُور سے ظاہر ہوئے ہی تھے کہ اس مُنکر کی نظر آپؒ پر پڑ گئی کیا دیکھتا ہے کہ ہنڈیا سرِ مُبارک سے ایک نیزہ کی مقدار بلند ہے اور ساتھ ساتھ چلی آ رہی ہے۔ آپؒ کی اس کرامت کو دیکھ کر اپنے انکار پر بہت ہی افسوس کرنے لگا اور آنحضرت سے معافی چاہی۔

(۷) آپؒ کے روضۂ مُبارک کے احاطے میں ایک کنواں تھا۔ جس میں آپؒ نے اپنی لُعاب مُبارک ڈالی تھی۔ اس کا پانی پینے سے پیٹ کی ہر بیماری دُور ہو جاتی تھی۔ لہٰذا اِس کنواں کا پانی ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں کپیوں میں بند ہو کر جانے لگا۔ ۱۹۰۵ء میں جب ہندوستان میں طاعُون کا عام مرض پھیلا۔ گھر گھر اموات ہونے لگیں، اور ملک بھر میں کہرام مچ گیا۔ اُس وقت اِس کنویں سے آواز آئی کہ جو کوئی اس کنویں کا پانی پیئے گا۔ اُس پر طاعُون کا اثر ہرگز نہیں ہوگا۔ لہٰذا اِس کنویں کے پانی کی بہت اہمیت ہو گئی اور اس کنویں کا پانی خیبر سے کلکتہ تک جانے لگا اور جس کسی نے یہ پانی نوش کیا۔ وہ اس موذی مرض سے محفوظ رہا۔ مگر یہ کنویں ۱۹۲۵ء میں

Marfat.com

یَا حَیُّ　　بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　　یَا قَیُّوۡمُ

وَهُوَ الضِّيَاءُ الْمُسْتَضَى
آپ ایسی روشنی ہیں جس سے سب چیزیں روشن ہوجائیں
وَبِنُوْرِهٖ سَطَعَ الْهُدٰى
آپ کے نور سے ہدایت نمودار ہوئی!
فِیْ صُبْحِ لَیْلِ اَلْیَلَا
اور سیاہ رات کے بعد صبح کا نور پھیلا
صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

خشک ہوگیا۔ ہرچند کوشش کی گئی کہ اِس کنوئیں کا پانی دوبارہ جاری ہوجائے مگر بے سُود۔

شیخ مولا بخش ولد شیخ غلام جیلانی جوکہ حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے نواسوں میں سے تھے، نے ایک کنواں لگوایا تاکہ روضہ مُبارک پر پانی کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ یہ کنواں بفضلِ حق تعالیٰ اَب تک موجود ہے اور برابر پانی دے رہا ہے اگرچہ روضۂ مُبارک کے احاطے میں اَب دو مزید ہینڈ پمپ غیر مسلموں نے لگوائے ہیں تاکہ عرس مُبارک کے موقع پر عام لوگوں کی ضروریات پوری ہوتی رہیں۔ ۱۹۸۳ء میں ایک ہینڈ پمپ کا پانی بالکل بند ہوگیا تھا تو جناب گورشرن سنگھ شامی نے جس غیر مسلم نے وہ لگوایا تھا۔ اُس کے والد کو اطلاع دی کہ ہینڈ پمپ کا پانی بند ہوگیا لہٰذا اُسے دُرست کرادیں۔ مگر اُس نے اِس پر ہرگز توجّہ نہ دی۔ عُرس مُبارک کے تقریباً ایک ماہ پہلے وہ غیر مسلم آیا اور ہینڈ پمپ مرمت کروا گیا اور کہا کہ میرے لڑکے کو خواب آئی تھی کہ ہینڈ پمپ کا پانی خشک ہوگیا ہے، لہٰذا اُس نے مجھے دوبئی سے تحریر کیا کہ فوراً حضرت شامی صاحبؒ کے مزار پر جاکر ہینڈ پمپ ٹھیک کرادو۔

Marfat.com

یا حی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یا قیوم

وَهُوَ الرَّسُوْلُ الْمُقْتَدٰى

آپ رسول ہیں جن کی پیروی فرض ہے

مِنْهُ الشَّفَاعَةُ تُرْتَجٰى

آپ سے شفاعت کی امید ہے

بِجَمَالِهٖ خَمَدَ اللَّظٰى

آپ کے جمال سے آگ کا شعلہ سرد ہوا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

(۸) پشت در پشت سے یہ روایت چلی آرہی ہے کہ آپؒ کے روضہ مبارک پر ایک شیر صفائی کے لئے آتا تھا اور ایک بہت بڑا سانپ رات کے وقت ہر جمعرات کو آیا کرتا تھا صبح کو آدمی کے پاؤں کی آہٹ سُن کر سانپ روپوش ہو جایا کرتا تھا۔ شیر بھی بہت عرصہ تک آتا رہا۔ ایک دن اُسی شیر نے کسی شخص کی گائے کھالی اور آپؒ نے اُسے آئندہ آنے کے لئے منع فرما دیا۔ چنانچہ وہ جاتا جاتا اپنا پنجہ ایک بہت لمبی کھجور پر لگا گیا جس پر کھجور ٹیڑھی ہو گئی اور پھل بھی ٹیڑھا دینے لگی۔ اس کھجور کا پھل نہایت لذیذ اور میٹھا ہوتا تھا۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپؒ کا روضہ مبارک ایک امن کی جگہ ہے۔ جہاں اِنسان کیا، بلکہ ہر چرند اور پرند کو بھی امن ملتا ہے۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں جن لوگوں نے وہاں جا کر پناہ لی، نہ صرف وہ محفوظ رہے، بلکہ کئی ایک نے تو ولایت حاصل کی۔ ایک مثال مائی روڈی کی ہے۔ جس نے اگست ۱۹۴۷ء میں روضہ مبارک میں پناہ لی اور آخری دم تک وہیں رہی اور وہیں دفن ہوئی۔ اُن ایام میں جو بُری نیت سے اس طرف رُخ کرتا تھا۔ وہ اندھا ہو جاتا تھا۔ پاکستان بننے کے بعد بھی آپؒ کی بے شمار کرامات سُننے میں آئی ہیں۔ آج بھی آپؒ کا مزار مُبارک مرجع خلائق ہے اور لوگ بالخصوص غیر مسلم جُوق در جُوق ہر جمعرات کو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حی یا قیوم

عَشِقَ الْاِلٰہُ لِوَجْهِہٖ

آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

اَلِہَ الْعُقُوْلُ لِدَرْکِہٖ

انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وَبِحُسْنِہٖ تَاہَ النُّھٰی

آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

یہاں حاضری دیتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء سے آپ کا عرس مبارک کا اہتمام بھی غیر مسلم بڑی دھوم دھام سے کرتے ہیں جس میں مسلمانوں کے علاوہ ہزارہا ہندو سکھ دور دراز کا سفر طے کرکے شرکت کرتے ہیں۔

الشیخ حکیم میاں عبدالغفور عرشی قادری فاضلی چشتی مدظلہ العالی

مصنف ریاض السالکین فی انوار العارفین و انوارِ معرفت و روحانی معالج المعروف عملِ فقیری و تجلیات رسول اور انوارِ رسول فرماتے ہیں کہ ہم نے اکثر پرانے بزرگوں سے سنی ہوئی یہ روایت ہے کہ:

(۱) حضرت تاج العارفین رحمتہ اللہ علیہ اپنے پیر و مرشد کے لئے سر مبارک پر ایک مٹی کی بھڑولی میں اُوپلے ڈال کر اس میں آگ جلا لیتے اور اس بھڑولی پر مٹی کی ہنڈیا جس میں دودھ میٹھا اور گاجریں وغیرہ ڈال کے منہ بند کرکے شاہجوراسی سے پیدل چل پڑتے اور منزلِ مقصود پر پہنچنے تک گجریلا تیار ہو جاتا تھا۔ آپ کا یہ معمول بارہ برس تک رہا۔ ایک روز رات کے وقت میں آندھی اور بارش کا طوفان اس قدر اُٹھا کہ گھر سے باہر نکلنا دشوار تھا۔ لیکن آپ اس طوفان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنے ذکر و شغل میں بدستور مشغول ہو کر معمول کی طرح گجریلا لے کر روانہ ہوئے۔ ابھی نصف منزل پر ہی

Marfat.com

یا حی ﷽ یا قیوم

نَطَقَ الْحَجَرُ لِكَلَامِهٖ

پتھر آپ کے کلام سن کر بول اٹھے

حَنَّ الشَّجَرُ لِغَرَامِهٖ

درخت آپ کے عشق میں فریاد کرتے ہیں

وَبِفَقْرِهٖ جَاءَ الْغِنٰی

آپ کی غربت کو دیکھ کر دولت آئی دگر آپ نے منظور نہ کی

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

پہنچے تھے کہ طوفان کی وجہ سے آپؒ ایک اندھیرے ویران کوئیں میں گر گئے۔ اس کوئیں میں بہت سانپ تھے۔ انہوں نے پاؤں کے نیچے اپنی اپنی سریاں دے کر آپ کو کوئیں سے باہر نکال دیا۔ لیکن آپؒ کی ہنڈیا میں کوئی جنبش نہ ہوئی اور نہ ہی آپ کو کسی قسم کا کوئی گزند پہنچا۔ اسی حالت میں پیشوا کامل نے ارشاد فرمایا کہ بیٹا عبدالنبی آپ نے اتنی دیر کیوں کر دی۔ آپؒ نے عرض کی کہ حضور میری غلطی ہو گئی آپؒ نے راستے کے واقعہ کا کوئی ذکر نہ کیا کہ اس بناء پر دیر ہوئی۔ قطب عالم پیشوائے کامل نے ارشاد فرمایا کہ شامی صاحب آج آپؒ کی منزل مکمل ہو گئی۔ اب آپ گجریلا نہ لایا کریں۔ ہم آپؒ کے پاس پہنچ جایا کریں گے۔ لیکن اب کی مرتبہ آپ کے پاس آنے میں جھگڑا ہو جائے گا۔ بہرکیف چند روز کے بعد حضرت قطب عالم سید محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ شام چوراسی تشریف لے آئے۔ باباجی صاحبؒ اس وقت اپنے وظیفہ میں مشغول تھے اور ایک خادم کو حکم دے رکھا تھا کہ کسی کو بھی ہمارے پاس ملاقات کے لئے اندر آنے کی اجازت نہیں ہے۔ خادم نے اپنے آقا کے حکم کے مطابق آپ حضور قطب عالم کو ملاقات نہ کرنے کا کہا کہ آپ ملاقات نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اس بات پر تکرار بڑھ گئی۔ خادم نے کچھ گستاخی سے آپ کو جھڑک دیا۔ حضور قطب عالم نے ارشاد

Marfat.com

یا حی　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

وَلَہُ الْوَصِیْفُ بِمَدْحِہٖ
تعریف کرنے والا آپ کی مدح پر عاشق ہے

کَلَّ الْمَدِیْحُ بِوَصْفِہٖ
مدح آپ کے وصف سے عاجز ہیں !

وَبِشَوْقِہٖ لَا لَا الْمَلَا
آپ کا شوق تمام دُنیا کے قلب میں چمکتا ہے

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو !!

فرمایا کہ جاؤ شامی صاحبؒ سے کہہ دو کہ باہر ایک آدمی طاہر و طاہر و نامی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ خادم اِس بات پر رضامند ہو گیا اور آپ کے نزدیک جاکر کہا کہ طاہر و طاہر و آدمی آپ سے ملنا چاہتا ہے۔ اِس بات کا سُننا تھا کہ آپ تسبیح مصلّٰہ چھوڑ کر وہاں سے بھاگے اور پیشوا کامل کے قدم بوس ہوئے۔ قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے آپؒ کے خادم کو سینے سے لگا کر معرفت سے اُسکا سینہ معمور کر دیا کہ تو نے اپنے آقا کی فرمانبرداری کی ہے۔ اس کے بعد حضرت باباجی صاحبؒ کو سینے سے لگا کر لپٹ گئے۔ پھر جو ہوا سو ہوا اور مقام ولایت عطا فرما دیا حضرت باباجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے عرض کی حضور میں آپ کو اپنے گھر تک پہنچانے کے لئے کیا طریقہ اختیار کروں۔ میرے لئے تو ایک یہی طریقہ بہت ہی اچھا نظر آتا ہے کہ میں اپنی پگڑی بچھاتا ہوں، آپؒ اِس پگڑی پر پاؤں رکھ کر چلئے۔ حضرت باباجی صاحبؒ اپنی پگڑی پیچھے سے اکٹھی کرتے جاتے اور آگے بچھاتے جاتے تھے۔ اِسی طرح اپنے گھر میں حضرت قطب عالم کو ہمراہ لے آئے۔ مخلوقات میں یہ ایک قسم کا تماشہ بن گیا تھا۔ لوگ جوق در جوق اکٹھے اس تماشہ کو دیکھتے تھے کہ مرید کا خلوص اور ادب انتہا درجہ کا ہے، جس کی مثال آج تک کسی نے بھی پیش نہیں کی۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیُّ   یا قیُّوم

رَفَعَ الرَّفِیْعُ مَنَارَہٗ

خداوند کریم کی بلند ذات نے آپؐ کے مینار کو بلند کیا

اَعْلَی الْقَدِیْرُ وَقَارَہٗ

قدرت والے خدا نے آپؐ کے اعزاز کو اعلیٰ بنایا

اِنَّا فَتَحْنَا وَالضُّحٰی

اور انّا فتحنا اور والضحیٰ کی سورتوں میں آپؐ کی توصیف ظاہر فرمائی

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپؐ پر درُود اور سلام بھیجو!

حضُور قطب عالم حاجی سیّد محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ جب گھر میں تشریف لے آئے تو آپ کو چارپائی پر نیا بستر بچھا کر بٹھایا گیا اور کھانے کا اہتمام ہوا، کھانا کھانے سے پیشتر سُنّتِ رسُول کے مطابق آپؐ نے اپنے ہاتھ دھونے کے لئے کوزہ میں پانی منگوایا۔ حضُور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی صاحبزادی صاحبہ نے عرض کی کہ حضُور پیرو مرشد کے ہاتھ میں دھلاؤں گی۔ جب آپؐ کی صاحبزادی صاحبہ پانی کا لوٹا بھر کر ہاتھ دھُلانے کے لئے لائی اور آپؐ کے ہاتھوں پر پانی ڈالا تو حضُور قطب عالم کی نگاہِ پاک اُس بچی کی پیشانی پر جم گئی اور پانی کا لوٹا ہاتھوں پر ویسے ہی روندھا لیا۔ صاحبزادی دوسرا لوٹا بھر کر لے آئی۔ آپؐ نے اُسی طرح دوسرا لوٹا بھی اپنے ہاتھوں پر روندھا لیا۔ صاحبزادی پھر تیسرا لوٹا پانی کا بھر کر لے آئی۔ آپؐ نے تیسرا لوٹا پانی کا بھی اُسی طرح سے اپنے ہاتھوں پر روندھا لیا اور صاحبزادی صاحبہ کو کہا کہ بس اب پانی نہیں چاہیئے۔ حضُور باباجی صاحب کے دل میں خیال گزرا کہ شاید میرے پیرو مرشد کی نظر صاحبزادی پر آگئی ہے آپ نے حضُور قطب عالم کی بارگاہ میں عرض کی کہ حضُور آپؐ پہلے میری صاحبزادی سے عقد پڑھالیں، پھر کھانا تناول فرمائیں، میرے جیسا بھی کوئی خوش قسمت ہو گا، جس کا پیشوا کامل لڑکی لے کر خوش ہو جائے، حضُور باباجیؒ صاحب کا اتنا کہنا تھا کہ جناب پیرو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا نبی — یا جوم

وَلَكُمْ بِهِ مِنْ حُجَّةٍ
تمہارے واسطے آپ کی ذات ایک دلیل ہے

كَالنُّوْرِ جَالِي ظُلْمَةٍ
جو روشنی سے تاریکی کو دور کرتی ہے

فِي الْمُبْتَدَا وَالْمُنْتَهٰى
ابتداء میں بھی اور انتہا میں بھی

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو

مرشد قطب عالم رحمۃ اللہ علیہ جوش میں آگئے اور فرمانے لگے کہ شامی صاحب آپ کے دل میں یہ خیال پیدا ہو گیا ہے کہ میرا پیشوا میری صاحبزادی پر عاشق ہے، یہ صاحبزادی تو میری بیٹی ہے۔ میں نے لوح محفوظ پر دیکھا کہ اس کی اولاد گنہگار ہو گی فقیر نے تین لوٹوں کے پانی سے صاحبزادی صاحبہ کی تین پشت تک کی اولاد کے گناہ دھو ڈالے ہیں تاکہ ان کی اولاد نہایت صالح اور نیک ہو اور متّقی اور پرہیزگار ہو، اور آپ نے دعا دی کہ شامی صاحب آپ کا خاندان اور آپ کی اولاد خوب پھلے پھولے گی اور صاحب ثروت ہو گی اور دنیا کے کونے کونے میں اس کی عزت اور وقار قائم رہے گا اور کسی کی محتاج نہ ہو گی۔ پھر آپ نے صاحبزادی صاحبہ اور حضور باباجیؒ کے ہمراہ کھانا تناول فرما کر واپس عالم پور تشریف لے گئے۔

(۲) آپ کی شہرت بہت دور دور ہو چکی تھی۔ کچھ دنوں کے بعد ایک کھتّری کی لڑکی برائے فراغت اجابت شام کے وقت کھیتوں میں چلی گئی۔ کچھ اندھیرا سا چھا گیا اجابت سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ لڑکی اپنے گھر کو واپس آ رہی تھی تو ایک اونٹوں کا قافلہ وہاں سے گزر رہا تھا۔ قافلے کے سردار نے لڑکی اکیلی دیکھ کر زبردستی اٹھا کر اپنے کجاوے میں ڈال لیا باوجود منت سماجت کے بھی اس سردار نے لڑکی کو

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یاحی یاقیوم

ملا الحشی بمحبتہ

دل و جگر کو آپ کی محبت سے بھر دیا

فلق النوی بمودتہ

آپ کی محبت نے گٹھلی کو چیر دیا

وبلطفہ نلنا المنی

آپ کی مہربانی سے ہم نے مرادیں حاصل کیں

صلوا علیہ وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

آزاد نہ کیا۔ حتیٰ کہ وہ قافلہ اپنی منزلیں طے کرتا ہوا اپنی منزل مقصود پر پہنچ گیا اور لڑکی کو ایک کمرے میں بند کر دیا گیا۔ اُس کمرہ میں آموں کے ٹوکرے لگے ہوئے تھے اور مکان کے صحن میں اناروں کے درخت تھے۔

جب لڑکی اپنے گھر واپس نہ آئی تو لڑکی کے والدین کو تشویش ہوئی اور چپہ چپہ اُنہوں نے تلاش کیا۔ لیکن لڑکی کا کوئی بھی سُراغ نہ ملا۔ پھر لڑکی کے والدین اکٹھے ہو کر جناب باباجی صاحبؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی پریشانی اور لڑکی کی گمشدگی زار و قطار رُو رُو کر عرض کی۔ جناب باباجی صاحبؒ نے اُن کو تسلی دی اور کہا کہ میرا یہ رقعہ لے جائیں۔ بازار میں ایک کھسرا ناچ رہا ہے۔ یہ رقعہ اس کو دیدیں۔ چنانچہ وہ لوگ باباجی صاحبؒ کا رقعہ لے کر جب بازار میں آئے تو وہاں پر ایک کھسرا ناچ رہا تھا اور ناچ میں چینا چھڑ رہا تھا اور کہتا تھا کہ یعنی کہ "چینا اج چھڑی دا یار۔ چینا اج چھڑیدا یار"۔ لڑکی کے والد نے حضور باباجیؒ کا رقعہ اُس کو دے دیا۔ اُس مخنث نے رقعہ لے کر چوما اور جیب میں ڈال لیا اور پھر اس طرح چینا چھڑنا شروع کر دیا۔ ابھی وہ اپنا کام مکمل نہ کر پایا تھا کہ زور زور سے کہنے لگا کہ:

"اَمباں والی کوٹھڑی اناراں والا ویہڑہ چل نی نڈیے تیرا گھر کہیڑا"

Marfat.com

یا حی　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

شَقَّ الْقَمَرُ لِمَرَامِهٖ

آپ نے چاند کو اپنی نبوت ثابت کرنے کے لئے چاک کیا

جَاءَ الْمَلَكُ بِسَلَامِهٖ

فرشتے آپ کے سلام کو حاضر ہوئے

بِصَلٰوتِهٖ اُمِرَ الْوَرٰی

خلقت کو آپ کی ذات پر درود بھیجنے کا حکم ہوا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو ! !

اِتنا کہا اور ہوا میں ہاتھ پھیلا کر بالوں سے پکڑ کر لڑکی کو اُس مجمع میں حاضر کر دیا لوگ یہ بات دیکھ کر لڑکی کی طرف متوجّہ ہوئے ہی تھے کہ یہ معاملہ کیا ہے۔ مُخنث صاحب وہاں سے غائب ہو گئے جو تلاش کرنے پر بھی نہ ملے۔ جب لڑکی کو والدین نے وہاں پایا اور دریافت کیا کہ تمہارے ساتھ کیا ماجرا ہوا تو لڑکی نے رُو رُو کر کہا کہ ایک قافلہ مجھے اُٹھا کر لے گیا تھا اور مجھے ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا تھا۔ اُس کوٹھڑی میں آم بھی تھے۔ اور صحن میں اناروں کے پودے لگے ہوئے تھے۔ میں پریشان حال تھی کہ اچانک ہوا کا سخت جھونکا آیا اور مجھے وہاں سے اُٹھا کر ایک لمحے میں یہاں لے آیا۔ اور مجھے کچھ معلوم نہیں۔ پھر وہ سب لوگ وہاں سے اکٹھے ہو کر لڑکی کو ہمراہ لے کر حضور باباجی رحمۃ اللہ علیہ کے دربار شریف میں حاضر ہوئے اور شکریہ ادا کیا۔ یہ کرامت دیکھ کر کئی ہندو اور سکھ مسلمان ہو گئے۔

جناب باباجیؒ کے ہاتھوں پر بہت سے ہندو اور سکھ مسلمان ہوئے۔ آپ نے اِس کفرستان کے علاقہ میں توحید کا ڈنکا بجایا۔ آپؒ کا فیض ہر ایک کے لئے اب تک جاری و ساری ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ آپؒ کے روضۂ مُبارک پر تا ابد اپنے نُور کی رحمت برسائے۔" آمین ثم آمین"

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ

لِعُرُوْجِهٖ نَزَلَ الْمَلَكُ

آپ کی قدر کو بلند ثابت کرنیکے واسطے فرشتے نازل ہوئے

لِقُدُوْمِهٖ رُفِعَ الْفَلَكُ

آپ کی تشریف لے جانے سے آسمان کا قدر بلند ہوا

قَدْ جَاءَ فِيْهِ لَقَدْ رَاٰی

آپ کی شان میں وارد ہوا ہے کہ آپ نے خدا کا دیدار کیا

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

حضرت بابا نظام شاہؒ (پشت ساتویں) کی کرامت

شیخ اقبال احمد شامی پسر شیخ مولابخش رئیس شاہ محوراہی سے روایت ہے کہ:

(۱) ”فتح الدین نامی لمبردار شاہ محوراہی کے ہاں کوئی اولاد نرینہ نہ تھی۔ چنانچہ وہ ایک دن حضرت بابا نظام شاہ رحمۃ اللہ علیہ جو تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی قُدّس سرہٗ العزیز کی ساتویں پُشت سے تھے۔ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یا حضرت آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے دُعا فرمائیں کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہو۔ کیونکہ آپ ولی اللہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اگر میری مراد پوری ہوگئی تو میں اپنی آدھی زمین آپ کے نام لگوا دوں گا۔ آپ نے اُس شخص کے لئے دُعا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ سے اس کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ مگر جب وہ لمبردار حضرت بابا نظام شاہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو اُس نے کہا کہ یا حضرت لڑکی پیدا ہوئی ہے اُس شخص نے اِس لئے جھوٹ بولا تاکہ اُسے اپنی زمین نہ دینی پڑے

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیّ　　　　یا قیوم

نَبَعَ الْوَضُوْءُ بِرُكُوْبَتِهٖ

وضو کا پانی آپ کے کوزہ سے رواں ہوا

كَثُرَ الطَّعَامُ بِبَرَكَتِهٖ

آپ کی برکت سے کھانے کی مقدار زیادہ ہوگئی

وَبِكَفِّهٖ نَطَقَ الْحَصٰى

آپ کے دست مبارک میں کنکر گویا ہوئے

صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

حضرت بابا نظام شاہؒ نے اس شخص سے تین بار پوچھا، لیکن ہر بار اس شخص نے یہی جواب دیا کہ یا حضرت لڑکی پیدا ہوئی ہے۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ "جا پھر لڑکی تے لڑکی ہی سہی" اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ دیکھئے کہ وہ لڑکا اسی وقت لڑکی کی جنس میں تبدیل ہو گیا اور اس کرامت کا سارے علاقے میں دور دراز تک چرچا ہونے لگا۔ شیخ مولا بخش صاحب حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی آل میں سے تھے اور اُن کے دادا محترم شیخ نصرت اللہ صاحب مہاراجہ رنجیت سنگھ کے وزیر رہ چکے تھے۔ شیخ اقبال احمد شامی پاکستان بننے کے بعد مع اپنے اہل و عیال کے شاہچوراسی سے ہجرت کر کے لاہور میں آباد ہوئے۔ اُن کا بیان ہے کہ حضرت "باباجیؒ" کے طفیل ہم شاہچوراسی میں اگست ۱۹۴۷ء میں بالکل بخیریت رہے اور کسی غیر مسلم نے ان کی طرف آنکھ اُٹھا کر نہیں دیکھا۔ حالانکہ وہ شاہچوراسی میں اپنے محلہ میں اہل و عیال کے ساتھ رہائش پذیر تھے اور اُن کے اردگرد تمام ہندو ہی ہندو آباد تھے۔ یہ صرف حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا رحمی — بارا جوم

ذَرَفَ الْعُیُوْنُ لِوَعْظِہٖ
آنکھیں آپ کی وعظ سے گریاں ہوئیں

وَجِلَ الْقُلُوْبُ بِنُصْحِہٖ
دل آپ کی نصیحت سے خوف زدہ ہوئے

بِدُعَائِہٖ ذَھَبَ الْعَمٰی
آپ کی دعا سے نابینائی دور ہوگئی

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپ پر درود اور سلام بھیجو!

کرامت کا نتیجہ تھا کہ ہم نہ صرف وہاں محفوظ رہے، بلکہ خیر و عافیت کے ساتھ پاکستان پہنچ گئے۔

آل و اولاد کے لئے آپؒ کی دُعا

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے نو صاحبزادے تھے۔ مگر آپؒ نے اُس وقت کسی ایک کو بھی خلافت عطا نہیں کی، بلکہ اپنے شاگردوں، مریدین اور خدام میں سے نو خلفا مقرر کئے۔ جن کے اسماء گرامی شجرۂ طریقت میں درج ہیں۔ آپؒ نے فرمایا تھا کہ میری آلؒ اولاد قلم دوات کی کمائی کھائے گی، لہٰذا آپؒ کی پیشین گوئی بالکل درست ہوئی، ہو رہی ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ہوتی رہے گی۔ زمانہ کے ہر دَور میں آپؒ کی آل و اولاد ہی میں سے حکومت کے اہم اور اعلےٰ عہدوں پر مُتمکّن ہوتی رہی۔ مثال کے طور پر انگریز کے عہدِ حکومت میں جن اسامیوں پر انگریز مقرر ہوتے تھے، مندرجہ ذیل حضرات مقرر ہوئے۔

۱۔ صاحبزادہ شیخ احمد بخش، جنہوں نے بطور پٹواری ملازمت اختیار کی، جبکہ ڈپٹی کمشنر کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

۲۔ خان بہادر صاحبزادہ شیخ عبدالرشید، سپرنٹنڈنٹ پولیس۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
یا حی یا قیوم

وَاللّٰہِ مَا اُحْصِیْ شَمَا
خدا کی قسم میں آپؐ کے فضائل سے بھری ہوئی عادات کو
بَلْ فَضْلِہٖ مِنْ رَبِّنَا
جو ہمارے رب نے آپؐ کو عطا کی ہیں شمار نہیں کرسکتا
فَھُوَ النَّبِیُّ الْمُرْتَضٰی
آپؐ خدا کے پسندیدہ نبیؐ ہیں!
صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا
آپؐ پر درود اور سلام بھیجو

۳۔ صاحبزادہ شیخ عبدالصمد، سپرنٹنڈنٹ ایجوکیشن بلوچستان۔

۴۔ صاحبزادہ شیخ امیرالدین ڈپٹی کلکٹر انہار۔

۵۔ خانصاحب صاحبزادہ شیخ عبدالرحمٰن، سپرنٹنڈنٹ، واچ اینڈ وارڈ، ای، آئی۔ ریلوے۔

۶۔ خانصاحب صاحبزادہ شیخ عبدالرحیم مال افسر۔

۷۔ صاحبزادہ شیخ محمد اقبال شامی، سپرنٹنڈنٹ، ریفارمیٹری سکول، دہلی۔

جبکہ پاکستان بننے کے بعد بھی آپؒ ہی کی اولاد میں سے مندرجہ ذیل حضرات اہم اور اعلےٰ عہدوں پر متمکن رہے:

۱۔ صاحبزادہ شیخ اکرام الحق چیف سیکرٹری حکومت مغربی پاکستان اور قائم مقام گورنر بھی رہے۔

۲۔ صاحبزادہ شیخ انعام الحق، چیف کنٹرولر آف سٹورز پاکستان ریلویز۔

۳۔ صاحبزادہ شیخ نثارالحق، مینجنگ ڈائریکٹر ایم۔ سی۔ پی۔

۴۔ صاحبزادہ شیخ سجّاد احمد جان، جج سپریم کورٹ آف پاکستان سے ریٹائر ہونے کے بعد چیف الیکشن کمشنر مقرر ہوئے۔

۵۔ صاحبزادہ شیخ اعجاز احمد، سینئر سپیشل جج اینٹی کرپشن حکومت پنجاب

۶۔ صاحبزادہ شیخ عزیزالحمید، جنرل مینجر اور سیکرٹری پاور واپڈا۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا حیی یا قیوم

أنا كيف أمدح يا لثنا

اے حضرت محمد رسول اللہ! میں آپ کی توصیف

لك يا محمد إنما

کیونکر ادا کرسکوں

أنت الممجد يا لذی

آپ اپنی نیاضی کے باعث نہایت بلند رتبہ پر فائز ہیں

صلوا عليه وسلموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

۷۔ صاحبزادہ شیخ سعید الحمید، ڈپٹی سیکرٹری ہوم، حکومت پنجاب

۸۔ صاحبزادہ شیخ وحید الحمید، ڈپٹی سیکرٹری، ہیلتھ، حکومت پنجاب

۹۔ صاحبزادہ ابونصر وائس پرنسپل گھوڑا گلی کالج۔

۱۰۔ صاحبزادہ حفیظ الرحمٰن شامی، ڈائریکٹر محکمہ ٹیلیفون۔

۱۱۔ صاحبزادہ شیخ محمد ناظم شامی، جنہوں نے بطور کلرک ملازمت اختیار کی، جبکہ ڈپٹی چیف پرسونل کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔

۱۲۔ صاحبزادہ قمر احمد شامی، کرنل

۱۳۔ صاحبزادہ نثار محمد شامی، لیفٹیننٹ کرنل

۱۴۔ صاحبزادہ احسان الحق لیفٹیننٹ کرنل

۱۵۔ صاحبزادہ شیخ محسن رشید شامی، لیفٹیننٹ کرنل

۱۶۔ صاحبزادی ڈاکٹر رفعت رشید صاحبہ، پروفیسر اینڈ ڈین آف آرٹس پنجاب یونیورسٹی

۱۷۔ صاحبزادہ شیخ حسن رشید شامی، کرنل کے عہدے سے ریٹائر ہونے کے بعد جنرل منیجر ایم سی پی مقرر ہوئے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یا نبی ... یا محبوب

وَلَقَدْ اُنَادِیْ یَا حَبَشَا

میں عشق کی شدت سے پکارتا ہوں کہ اے میرے دل و جگر

لِتَقَطَّعِیْ بِفِرَاقِ ذَا

دیکھو تم آنحضرتؐ کے فراق میں کس طرح پارہ پارہ ہو رہے ہیں

فَلَطَالَ صَبْرِیْ فِی الْبَلَا

اس محنت اور مصیبت میں بہت صبر کیا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو

جبکہ صاحبزادہ بریگیڈیر احسن رشید شامی نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں پاکستان کی بقا کی خاطر اپنی جان عزیز کا نذرانہ پیش کر کے شہادت کا رتبہ پایا۔ اُن کا عُرس مُبارک ہر سال ۶ ستمبر کو لوگ مصطفیٰ آباد (للیانی) ضلع قصور میں بڑی شان و شوکت اور عقیدت کے ساتھ مناتے ہیں۔

اَب موجودہ دَور یعنی ۱۹۸۷ء میں بھی۔

۱۔ صاحبزادہ وسیم سجّاد، وزیر عدل و پالیمانی امور، حکومت پاکستان

۲۔ صاحبزادہ شیخ ہمایوں اختر عادل، ممبر بورڈ، نیشنل بنک آف پاکستان

۳۔ صاحبزادہ شیخ مصباح الدین شامی، چیئرمین، پاکستان سائنس فاؤنڈیشن

۴۔ صاحبزادہ شیخ محمدؐ یوسف شامی، سیکرٹری ٹو گورنمنٹ آف پاکستان (LAMEC) اسلام آباد

۵۔ صاحبزادہ شیخ مسرور الحق، پروجیکٹ منیجر سوئی ناردن گیس لیمیٹڈ

۶۔ صاحبزادہ شیخ ظہیر سجّاد، سیکرٹری خوراک حکومتِ پنجاب

۷۔ صاحبزادہ شیخ محمد یونس شامی، سپرنٹنڈنگ انجنیئر ہائی ویز۔ پنجاب

۸۔ صاحبزادہ سعید اقبال شامی ممبر وزیر اعلےٰ معائنہ ٹیم پنجاب۔

Marfat.com

یا حی　　بسم اللہ الرحمٰن الرحیم　　یا قیوم

وَتَجَشَّمَتْ نَفْسِیْ کَمَا

میرے نفس نے ایسی تکلیف اٹھائی

یَتَجَشَّمُ حَجَرُ الرَّحٰی

جیسی چکی کا پتھر اٹھاتا ہے

فِیْ هِجْرِ فَخْرِ الْاَنْبِیَا

فخر الانبیاء حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جدائی میں

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

۹۔ صاحبزادہ شیخ عطاء الغفور، ڈپٹی چیف مکینیکل انجینئر۔ پاکستان ریلویز۔

۱۰۔ صاحبزادہ وحید الزمان شامی، سپرنٹنڈنٹ ورکشاپ واہ آرڈیننس فیکٹری۔

۱۱۔ صاحبزادہ عتیق ظفر، ڈائریکٹر ایثار قدسیہ حکومت پاکستان

۱۲۔ پروفیسر ڈاکٹر نعیم الحمید انچارج ہولی فیملی ہسپتال، راولپنڈی

۱۳۔ صاحبزادہ شبیر احمد شامی سپرنٹنڈنٹ پولیس، پاکستان ریلویز۔

۱۴۔ صاحبزادہ تبریز اسلم شامی، پروفیسر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور۔

۱۵۔ صاحبزادہ ڈاکٹر اعتزاز الدین شامی، لیفٹیننٹ کرنل

۱۶۔ صاحبزادہ شیخ سجاد اسلم شامی۔ پروفیسر قائد اعظم یونیورسٹی، اسلام آباد

۱۷۔ صاحبزادہ پروفیسر شیخ انتشار احمد شامی، کنسلٹنٹ عبدالعزیز یونیورسٹی مکہ۔

۱۸۔ صاحبزادی خالدہ شامی، پروفیسر عبدالعزیز یونیورسٹی، مکہ

۱۹۔ صاحبزادی زاہدہ اعجاز شامی صاحبہ، پروفیسر لاہور کالج برائے خواتین لاہور

۲۰۔ صاحبزادی ساجدہ شامی صاحبہ پروفیسر گورنمنٹ کالج، سمن آباد، لاہور۔

۲۱۔ صاحبزادی زبیدہ شامی صاحبہ پروفیسر لاہور کالج برائے خواتین لاہور۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یَا رَهْطَ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اے آلِ محمدؐ کے گروہ!

یَا صُحْبَةَ اَحْمَدٍ

اور اے صحبتِ رسول علیہ السلام کے فیضیافتہ اصحاب

رُوْحِیْ وَنَفْسِیْ قَدْ فِدَا

میری جان اور میرا نفس سب آپ پر قربان ہے

صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

۲۲۔ صاحبزادہ ضیاء الرحمٰن شامی، مینجنگ ڈائریکٹر، انڈس سٹیل پائپس لمیٹڈ کراچی

۲۳۔ صاحبزادہ محمد اسلم شامی، ایڈیشنل سولیسٹر پنجاب

۲۴۔ صاحبزادہ سفیر الرحمٰن شامی، جنرل منیجر، کمرشل اینڈ فنانس، پاک الیکٹرون لمیٹڈ، لاہور کے عہدوں پر فائز ہیں۔ علاوہ ازیں آپؒ کی آل و اولاد میں سے بے شمار صاحبان حکومت کے اعلےٰ عہدوں سے ریٹائر ہوئے اور موجودہ حکومت میں برسرِ اقتدار ہیں۔ اگر ان کے اسماء گرامی تحریر کئے جائیں تو ایک طویل فہرست مرتب ہو جائیگی۔ صحافت کے میدان میں بھی صاحبزادہ شیخ مجیب الرحمٰن شامی کو وہ مقام حاصل ہے۔ جو آج تک کسی صحافی کو اتنی کم مدت میں نصیب نہیں ہوا۔ یہ تمام انعامات و احسانات نہ صرف تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی دعاؤں کا نتیجہ ہیں، بلکہ ان میں آپؒ کے پیرومرشد قطب عالم حضرت سید محمد طاہر عالمپوری قدس سرہٗ العزیز کی دعاؤں کا بھی اثر ہے۔

وصال

حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا وصال بروز بدھ مورخہ ۲۲، ربیع الاوّل ۱۱۴۶ھ بمطابق ۲۲، اگست ۱۷۳۳ء کو شاہ پور اسی میں ہوا۔ جہاں آپؒ کا روضہ مبارک پچاس کنال رقبہ

Marfat.com

یا حی — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — یا قیوم

فَتَحَدَّثُوْا عَنْ لَوْعَتِیْ

اے دوستو میرے سوزِ دل کی بابت

عِنْدَ الْحَبِیْبِ اَحِبَّتِیْ

میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرو

سَکَبَتْ دُمُوْعِیْ یَا فَتَا

اے نوجوان میرے اشک رواں ہیں!

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

میں واقع ہے۔ آپؒ نے تقریباً ۱۱۸ سال کی طویل عمر پائی اور ساری عمر اسلام کی سربلندی کے لئے ہمہ تن گوش رہے۔ حتیٰ کہ آپؒ نے ابتدا میں وطن مالوف شاہجہان پور ہی کو خیر باد کہا، بلکہ اپنی بیوی بچوں اور والدین سے بھی کافی عرصہ جدا رہے۔

جب حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کا وقتِ وصال قریب تھا تو آپؒ کے ایک مرید نواب جانی بیگ خان نے آپؒ سے عرض کی کہ سرکار آپؒ کا روضۂ مبارک کس طرز کا بنایا جائے میرا ارادہ ہے کہ آپؒ کا روضۂ مبارک ایسا تعمیر کراؤں کہ ہندوستان میں اس کی نظیر نہ ملے آپؒ نے اس سے منع فرمایا اور وصیت کی کہ ہماری تربت ہمارے پیر و مرشد قطب عالم حضرت سید محمد طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی طرح کچی ہونی چاہیئے۔ اللہ اللہ یہ تھا ادب کا مقام کہ آپؒ نے اپنے پیر و مرشد کی قبر مبارک کا اس قدر خیال رکھا تا کہ بے ادبی نہ ہونے پائے۔ چنانچہ آپؒ کی قبر مبارک کافی عرصہ تک کچی رہی۔ اس کے بعد آپ کی قبر مبارک برساتی ندی کے پانی سے کافی نقصان پہنچا تو پھر آپ کے خلیفہ حضرت شہریار رحمۃ اللہ علیہ نے تین شب و روز روضہ مبارک میں رہ کر بہت منت سماجت سے مراقبہ میں اجازت اس قدر حاصل کی کہ اچھا چار دیواری بنا دی جائے، مگر میرے پیر و مرشد کی چار دیواری سے ہرگز اونچی نہ ہو تا کہ بے ادبی نہ ہونے

Marfat.com

یا حیّ   بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   یا قیوم

ذکرُ الصّلوٰۃ نفیرُہٗ

آپ کے در کے گدا عبد النبی نے

عبدُ النّبی معطیرُہٗ

جو آپ کی توصیف کی عطر جیسی خوشبو کا کثرت کیساتھ پھیلانیوالا ہے

فی کلّ صبحٍ والمسیٰ

تمام صبح اور شام آپ پر درود بھیجنے میں صرف کیا

صلّوا علیہ وسلّموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

پائے۔ آپؒ نے بعد از وصال بھی اپنے پیر و مرشد کے ادب کا خیال ملحوظ رکھا۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا اور آپ کے روضۂ مبارک کی چار دیواری صاحبزادہ میراں بخش نے بنوائی، جبکہ آپؒ کی تربت مبارک کا قبّہ صاحبزادہ شیخ قدرت مند نے ماہ ستمبر ۱۹۱۸ء میں تعمیر کروایا۔

دنیا کے بادشاہوں اور شہنشاہوں کے نام تو صفحۂ ہستی سے مٹ جاتے ہیں۔ مگر جو کاملین فنا اللہ اور بقا اللہ کے منازل طے کر لیتے ہیں۔ اُن کے نام مبارک ابدالآباد تک زندہ رہتا ہے۔ لوگ ہر سال اُن کا عرس مبارک نہایت عقیدت اور شان و شوکت سے مناتے ہیں۔ لہٰذا پاکستان بننے کے بعد لالہ موتی لعل مہل جو باقاعدہ نماز اور قرآن پاک کی تلاوت کرتے تھے۔ آپؒ کے روضۂ مبارک کی ۱۹۶۵ء تک دیکھ بھال کرتے رہے اور اس کے بعد جناب جی۔ ایس۔ شامی یعنی گورشرن سنگھ شامی، جس کا نام مؤلّف نے غلام صادق شامی رکھ دیا تھا نے ستمبر ۱۹۶۵ء سے ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء تک نہ صرف دیکھ بھال کی، بلکہ ہر سال ۹، ۱۰، ۱۱ ستمبر کو عرس مبارک بھی منعقد کراتا رہا۔ جس کی کاروائی باقاعدہ طور پر ٹی۔ وی سے ٹیلی کاسٹ اور ریڈیو سے نشر ہوتی تھی، عرس مبارک پر ہزارہا ہندو، سکھ اور مسلم دُور دراز کا سفر طے کر کے شرکت کرتے اور اپنی اپنی مرادیں حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ آپؒ کی اولاد ہر سال ۲۲ ربیع الاوّل کو پاکستان کے مختلف شہروں میں آپؒ کا عرس مبارک بڑی عقیدت کے ساتھ مناتی ہے۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عشق الالٰہ لوجہہ

آپ خداوند کریم کی ذات کے عاشق ہیں

الٰہ العقول لدرکہ

انسانی عقلیں آپ کی حقیقت سمجھنے سے قاصر ہیں!

وبحسنہ تاہ النہیٰ

آپ کی خوبیوں کو دیکھ کر عقل متحیر ہوتی ہے

صلّوا علیہ وسلّموا

آپ پر درود اور سلام بھیجو!

جناب گورشرن سنگھ شامی نے اپنے آپ کو حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ چنانچہ اُس نے عرصہ ۲۳ سال یعنی ستمبر ۱۹۶۵ء سے لیکر ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء تک خدمت کے فرائض انجام دیئے۔ وہ ریلوے میں آڈیٹر کے عہدے پر فائز تھے۔ آپ نے حضرت تاجُ العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے روضہ مُبارک کی چار دیواری کو دوبارہ تعمیر کروایا اور اس پر ایک بہت خوبصورت گرل لگوائی۔ جس کی وجہ سے آپ کے روضہ مُبارک کی خوبصورتی دوبالا ہوگئی۔ یہ تمام کام عرصہ تین ماہ میں مکمّل ہوا۔ جس پر جناب گورشرن سنگھ نے مبلغ پندرہ ہزار روپے اپنے جی۔ پی فنڈ سے نکلوا کر خرچ کیا۔ اس کے علاوہ اس نے روضہ مُبارک میں آٹھ عدد کمرے تعمیر کروائے۔ دو ہینڈ پمپ لگوائے اور روضہ مُبارک میں بجلی بھی لگوائی علاوہ ازیں بے شمار پودے بھی روضہ مُبارک کے احاطے میں لگوائے۔

افسوس کہ: مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۸۳ء بروز جمعرات بوقت ۲/۱ ۲ بجے دن، گورشرن سنگھ کو دو نوجوان سکھوں نے روضہ مُبارک میں پانچ گولیاں مار کر قتل کر دیا اور دونوں سکھ نوجوان بمعہ دو اَور سکھوں کے تیسرے روز پولیس مقابلہ میں فی نار جہنم ہوگئے۔

وما علینا الا البلاغ المبین۔

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ارشاداتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

صحتِ انسانی کیلئے

(١) کھانے کے لیے ہاتھ استعمال کریں۔

(٢) کھانا داہنے ہاتھ سے کھائیں۔

(٣) مریض کے ساتھ بیٹھ کر کھانا نہ کھائیں۔

(٤) تکیہ لگا کر اور کھڑا ہو کر کھانے سے بدہضمی ہوتی ہے۔

(٥) کھانا ٹھنڈا کر کے کھاؤ۔ گرم کھانے سے معدہ ضعیف اور کمزور ہو جاتا ہے۔

(٦) کھانے کو ٹھنڈا کرنے کیلئے پھونک نہ مارو۔

(٧) اکیلے کھانا نہ کھاؤ۔ اکٹھے مل کر کھانا کھانے سے برکت ہوتی ہے۔

(٨) گوشت کو چاقو اور چھری کی بجائے دانتوں سے کاٹ کر کھاؤ۔

(٩) کھانے کے بعد دانتوں میں خلال کرو دانت صحت مند رہیں گے۔

(١٠) مسواک باقاعدگی سے کیا کرو۔

(١١) لیموں شہد کے ساتھ نہار منہ کھانے سے دل و دماغ کو تقویت ملتی ہے۔

(١٢) پیٹ سے بڑا برتن اللہ نے پیدا نہیں فرمایا اسے کبھی بھی مکمل طور پر پُر نہ کیا کرو۔

(١٣) رات کو کھانا نہ کھانے سے بڑھاپا جلدی آجاتا ہے۔

(١٤) لوکی یعنی کدو کھایا کرو، دل و دماغ کو قوت بخشتا ہے۔

(١٥) دسترخوان کو سبزیوں سے زینت دیا کرو۔

(١٦) چار چیزوں کو بُرا نہیں سمجھنا چاہیئے،
آنکھ کا دُکھنا.... اندھے ہونے سے بچاتا ہے۔
زکام کا ہونا.... برص سے محفوظ رکھتا ہے۔
کھانسی کا ہونا.... فالج سے بچاؤ ہوتا ہے۔
پھوڑے پھنسی.... برص سے نجات ملتی ہے۔

(١٧) لہسن کا استعمال بہت سی بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔

(١٨) دو مختلف کھانوں کو جمع نہ کریں مثلاً مچھلی اور دُودھ، تُرشی اور دُودھ، گرم اور سرد، انڈہ اور گوشت۔

(١٩) پانی ایک سانس میں مت پیا کرو اس سے سینہ میں درد ہوتا ہے۔

(٢٠) پانی کھڑے ہو کر پینے سے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔

(٢١) کبھی کبھی قے کیا کرو، اس سے معدے کی گندی رطوبتیں خارج ہو جاتی ہیں۔

(٢٢) مدینہ شریف کی سات عجوہ کھجوریں گٹھلیوں سمیت کوٹ کر دل کے مریض کو کھلا دیں دل کا مرض جاتا رہے گا۔

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ارشادات

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب
حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) جب وجُود کا ہر ذرہ ذکر کرنے لگ جائے تو اُس کو ذکرِ سُلطان کہتے ہیں۔ کبھی کبھی ذکرِ سُلطان اِس طرح غلبہ کرتا ہے کہ جس پر نظر پڑے اور جو کچھ سُنائی دے اور جو کچھ چھُونے اور چکھنے کے حواس سے متعلق ہو جائے، اُس میں اللہ کا نام پایا جائے گا۔

مکتُوب : ۲

(۲) ولایتِ اَنبیاء اور نبوّتِ اَنبیاء کے کمالات تک پہنچنے کو آسان نہ سمجھا جائے۔ ان مقامات کی باریکی اور بلندی "نکات الاسرار" سے واضح ہوتی ہے۔

مکتُوب : ۲

(۳) میرا علم جو کچھ جانتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے علم کی خصُوصیات کی وجہ سے جانتا ہے چنانچہ اِنسان جب یہ بات سمجھ جائے، تو وہ ہر وقت اپنے ذاتی، صفاتی اور کمالاتی مرتبوں کو اللہ تعالےٰ کی ذات صفات اور کمالات کا مظہر جانے اور اُس کے اظہار کے سوا اور کچھ نہ پائے۔ کیونکہ یہ طے شدہ بات ہے کہ جس نے چکھا نہیں، اُس نے جانا نہیں۔

مکتُوب : ۳

(۴) جس پر تجلّی کی جائے اُس کی مثال بھی آئینہ کی طرح ہے کہ وہ اِس میں اپنی ہی صورت

Marfat.com

دیکھتا ہے اور ذاتِ حق کو نہیں دیکھتا اور ذاتِ حق کو دیکھنا ناممکن ہے، پس وہ یہ توقع نہ کرے کہ اِس تجلّی ذاتی سے آگے کے مدارج کی طرف ترقّی ہو سکتی ہے۔

مکتُوب : ۴

(۵) اگر مجھے ہزار برس کی عمر بھی مل جائے اور ایک لمحہ بھی آرام نہ کروں اور شدید ریاضت کروں تو بھی یہ ساری مُشقّت ایک جَو کے برابر قیمت نہیں رکھتی اور تشبیہ کے سالک مقصودِ حقیقی سے بہت دُور ہیں، کیونکہ وہاں تک تشبیہ کی پہنچ ہی نہیں۔

مکتُوب : ۴

(۶) جسے اللہ تعالےٰ علمِ لدُنی سے سرفراز فرمائے اور اِس وصل میں حجاب کا کوئی تتمہ اور کوئی فاصلہ نہیں ہوتا اور اِس میں اُن روشن اور حقیقی اشیاء کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا اور کوئی شے خفیہ نہیں ہوتی اور یہ جان لینا چاہیئے کہ یہ آخری بلند مرتبہ خلو المُتخیلہ اور تخلیص السّری کہلاتا ہے۔ اس میں کوئی حجاب، فاصلہ، نسبت اور اشارہ بطرفِ مطلوب نہیں رہتا۔ اِس کے تین مرتبے ہیں۔ اِس کی ابتدار کو علمِ حضُوری کا مرتبہ اور اس کے وسط کو حضُورِ علم کا مرتبہ اور اس کی اِنتہاء کو حضُور در حضُور کا مرتبہ کہتے ہیں اور اس مرتبہ سے اہلِ قبُور بھی واقف نہیں۔

مکتُوب : ۵

(۷) اے اللہ میرے لئے معرفت اِسی طرح آسان کر دے، جس طرح تُو نے ہمارے نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر کی تھی اور ہمارا خاتمہ ایمان اور اسلام پر فرما۔ اے لوگو! حضُور اکرم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم پر کثرت سے درُود بھیجو، جیسا کہ اُن کی شان ہے۔

مکتُوب : ۶

(۸) بُدترین شخص وہ ہے جو دوسرے اِنسان کو گمراہ کرتا ہے۔

مکتُوب : ۹/ب

(۹) بعض بزرگوں نے منفی صفات کو بھی مُثبت صفات کی مانند کہا ہے اور موجود سمجھا ہے

Marfat.com

غور سے دیکھنا چاہیے کہ منفی صفات کا اطلاق کرنا، صفت کی نفی کرنا ہے نہ کہ صفت کا اثبات کرنا۔ مثلاً "لم یلد"، صفت توحید کی نفی ہے۔

مکتوب : ۱۲

(۱۰) تمام تعریف اُس اللہ کے لئے ہے۔ جس نے مجھے کفر کی تیرگی سے نکالا اور اپنی مدد اور کامیابی سے دارالامان میں داخل کیا۔ پاک ہے وہ ذات جو مُردوں کو زندہ کرتی اور انہیں ولایت کے درجوں پر پہنچاتی ہے۔

مکتوب : ۱۵

(۱۱) اگر تخت پوش کا ایک تختہ پلید ہو جائے تو یہ دیکھنا چاہیے کہ اگر ان سب تختوں کو ایک دوسرے سے میخوں سے اس طرح جوڑا گیا ہے گویا کہ ایک ہی تختہ بن گیا ہے تو پھر وہ تخت پوش ایک تختہ کی حیثیت رکھے گا۔ اس سارے تخت پوش پر نماز جائز نہیں، خواہ پاک جگہ پر نماز ادا کرے یا ناپاک جگہ پر۔ لیکن اگر تختوں کو لکڑی کے ساتھ جو تختے تختے ہوں، میخوں سے جوڑا گیا ہو، اس لکڑی کی بدولت وہ تختے آپس میں ملے ہوئے ہوں اور اسی لکڑی کی وجہ سے وہ جدا جُدا ہو سکتے ہوں تو پھر پاک تختہ پر نماز ادا کرنا جائز ہے اور چادر کی کیفیت بھی یہی ہے۔ اس کے پاک کرنے سے بھی نماز جائز نہیں۔

مکتوب : ۱۵

(۱۲) اگر مُقتدی کو غفلت کی بناء پر امام کے رکن کا پتہ نہ چلے تو چھُوٹے ہوئے رکن کو ادا کرنے کے بعد امام سے ملنا دُرست ہے اور اگر کوئی رُکن درمیان میں سے چھوٹ جائے اور امام سے ملے تو درست نہیں۔

مکتوب : ۱۵

(۱۳) اپنی مسواک کے سوا کسی دوسرے کی مسواک پکڑنا جائز نہیں۔

مکتوب : ۱۵

(۱۴) اگر کوئی حائضہ اپنی عادت سے پہلے پاک ہو جائے تو طہارت کے بعد روزہ اور نماز ادا کرے، لیکن شوہر کے نزدیک نہ جائے۔

مکتوب : ۱۵

Marfat.com

(۱۵) "جو کچھ آسمانوں میں ہے اللہ کی حمد کرتا ہے" کے معنی سمجھنے چاہیں۔ چنانچہ کائنات کا ہر ذرّہ اپنی ذات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی مدّح اور تعریف کا ظہور ہے اور اُس کے کلامِ مطلق کے ظہور سے دوسرے مرتبہ میں کلمہ ہے، جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تعریف میں ہے اور لفظ کلمہ سے مراد حق تعالےٰ ہے اور اللہ کے کلمات کو قید نہیں کیا جا سکتا۔

مکتوب : ۱۶

(۱۶) الف، لام، میم سے وجُوب کے تین مرتبے مراد ہیں۔ یعنی الف سے ذات، لام سے صفات اور میم سے اللہ تعالیٰ کی ذات کے کمالات ہیں۔

مکتوب : ۱۷

(۱۷) دنیا کی تخلیق صرف اللہ تعالےٰ کی جمالی اور جلالی صفات کے حُسن کے اِظہار کے لئے ہے اور ہر صفت اپنے قدیم اور ازلی تقاضے کے مطابق اِس بات کی مُتقاضی ہے۔

مکتوب : ۱۸

(۱۸) ادنےٰ ترین جنّتی کی قدر و منزلت یہ ہو گی کہ جنّت میں اپنی جگہ سے ایک ہزار برس کی مسافت تک اپنے باغوں، اپنی عورتوں اپنی نعمتوں، اپنے خدمتگاروں اور اپنے تختوں کو دیکھ سکے گا اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گرامیِ قدر ہو گا، جو صبح و شام اپنے رَبّ کی ذات کو دیکھے گا۔

مکتوب : ۲۱

(۱۹) اَنبیاء کا پہلا قدم اَولیاء کی اِنتہا ہے۔

مکتوب : ۲۱

(۲۰) تمام اولیاء کا خاتم اِمام مہدی ہے اور سوائے صحابۂ کرام کے جس کسی نے خود کو امام مہدی پر فضیلت دی تو اس نے صاف صاف غلطی کی، اُس پر واجب ہے کہ وہ توبہ کرے اور عقیدہ سلف کی طرف لوٹ آئے۔

مکتوب : ۲۲

(۲۱) مومن چار قسم کے ہوتے ہیں۔ (۱) منحرف (۲) مقیّد (۳) متوجّہ (۴) سالک۔

مکتوب : ۲۳

Marfat.com

(۲۲) ایمان کے دو رُکن ہیں۔ تصدیق اور اِقرار۔ اصلی اور دائمی رُکن تصدیق ہے اور اقرار عارضی اور وقتی رُکن ہے اور یہ تصدیق کی شاخ ہے۔ اقرار ساری عمر میں ایک بار کافی ہے۔

مکتوب : ۲۴

(۲۳) اپنے دل میں اپنے اللہ کو یاد کر با گڑ گڑا کر اور چھپ کر۔ صبح اور شام بغیر اس کے کہ آواز بلند ہو۔

مکتوب : ۲۴

(۲۴) جس شخص کو دِل اور رُوح کا ذِکر حاصل نہ ہو۔ اُس کے لئے ضروری ہے کہ زبان کا ہی ذِکر کرے اور طلب کرتا رہے۔ حتیٰ کہ اُسے باطنی ذکر بھی نصیب ہو جائے۔

مکتوب : ۲۴

(۲۵) اللہ کی تسبیح کرنے والوں میں جمادات اور حیوانات ہیں اور انسان بھی اس لازمی تسبیح میں اُن کے ساتھ شریک ہے۔ کیونکہ وہ اِن تینوں مراتب میں بھی برابر کا شریک ہے۔

مکتوب : ۲۶

(۲۶) ہر تسبیح کرنے والے کی تسبیح بہت بڑے اجر کا تقاضا کرتی ہے، بلکہ مخلوق کے بعض افراد کی تخلیق صرف اطاعت کے لئے ہے۔

مکتوب : ۲۶

(۲۷) میں کس لئے تیرا ہوں، صرف اِس حمد کے لئے اور تو میرے لئے اور کچھ نہیں صرف اِس حمد کے لئے۔

مکتوب : ۲۶

(۲۸) الہام شدہ حقیقت اِس فقیر پر اِس طرح واضح ہوئی کہ اِس کے بعد بات کرنے کی ضرورت ہی نہیں۔ یہ بزرگانِ عظام پر اظہار حق کے لئے ہے

مکتوب : ۲۸

(۲۹) رزق کے بارے میں تشویش کرنا اور غم کھانا دانا کا کام نہیں، کیونکہ زمین پر کوئی جاندار ایسا نہیں جس کا رزق اللہ تعالیٰ کے ذمّہ نہ ہو، چونکہ ہر ذی جان کا رزق اُس حیوانات کو زندہ کرنے والے نے اپنے ذمّے رکھا ہے اور بڑا پکا وعدہ کیا ہے۔ اسلئے

Marfat.com

وہ شخص بے حد احمق ہوگا، جس کو اس بارے میں شک و شبہ ہو۔

مکتوب : ۳۱

(۳۰) جو میری راہ پر چلا وہ میرا بیٹا ہے اور جو میری راہ پر نہ چلا وہ میری اولاد میں سے نہیں۔

مکتوب : ۳۳

(۳۱) قوم کا شریف ترین آدمی وہ ہے جو اُس میں سے سب سے زیادہ مُتّقی ہے۔

مکتوب : ۳۶

(۳۲) سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے عارفوں کے دِلوں کو اپنی معرفت کے نور سے منوّر کیا اور اُن کے مراتب کے شایانِ شان الہام کیا۔

مکتوب : ۳۶

(۳۳) صدق کا ایک ذرّہ ہزاروں برس کی عبادت پر بھاری ہے۔

مکتوب : ۳۷

(۳۴) "اپنے رَب کو گڑگڑا کر اور چھپ کر یاد کرو۔ اپنے وقت کو اہلِ حرص و ہوا کی صحبت میں بات چیت میں ضائع نہ کریں۔ کسی بات کو اللہ کے ذِکر سے بہتر نہ سمجھیں۔ خواہ یہ ذِکر تکلیف سے ہی کیوں نہ ہو۔

مکتوب : ۳۹

(۳۵) اَولیاء اللہ کو یہ طاقت دی گئی ہے کہ بس ایک پَل میں کعبۂ مقصود سے واقف کرا دیں اور اصل منزلِ مقصود تک پہنچا دیں۔

مکتوب : ۴۵

(۳۶) نیند کو موت کی بہن اس معنی میں کہا گیا ہے کہ بس ظاہری تعلق کٹ جاتا ہے۔ نہ کہ موت کی طرح باطنی تعلق بھی، بلکہ باطن میں تعلق اور رہتا ہے اور اگر سوتے وقت میں ایک نماز فوت ہوجائے اور آدمی مر جائے تو آدمی سے اُس نماز کی باز پُرس نہیں ہوگی۔

مکتوب : ۵۱

(۳۷) تجلّی کے چار درجے ہیں۔ (۱) اشعاری (۲) فعلی (۳) صفاتی (۴) ذاتی۔ ہر تجلّی اللہ سبحانہٗ کی صفات کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔

مکتوب : ۵۳

Marfat.com

(۳۸) وجود کا اطلاق دو درجے رکھتا ہے۔ "واجب الوجود" اور "ممکن الوجود" جس کا وجود و عدم اپنی ذات سے نہ ہو۔

مکتوب : ۵۳

(۳۹) ہر شے سے معرفت کی خبر دو طرح سے ملتی ہے یا تو استدلال سے یا کشف سے چنانچہ جو شخص ان میں سے کسی طرح معرفت کی خبر نہیں رکھتا۔ وہ غفلت میں پڑا ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۴۰) گمان چار قسم کا ہوتا ہے:

پہلی قسم "ماموریہ" اور یہ نیک گمان ہے اللہ تعالیٰ اور مومنوں کی نسبت اور حدیث میں آیا ہے کہ نیک گمان ایمان کا حصہ ہے۔

دوسری قسم "حرام" گمان کی ہے اور یہ خدا اور مومنوں کی طرف بدگمانی ہے۔

تیسری قسم "مندوب الیہ" کی ہے اور یہ امور اجتہادیہ میں گمان غالب سے کام لینا ہے۔

چوتھی قسم "مباح" کی ہے اور یہ وہ گمان ہے جو دنیا اور تلاش معاش کی مختلف صورتوں میں ہوتا ہے۔ اس میں بدگمانی اکثر سلامتی کا سبب اور بڑے بڑے کاموں کے انتظام میں مفید ہوتی ہے اور اسے اچھی صورت میں شمار کیا گیا ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۴۱) صانع کے وجود کو ثابت کرنے کا انحصار دو طریقوں پر ہے۔ ایک عقل سے دوسرا ریاضت سے اور عقل سے ثابت کرنے کے لئے دو طریقے ہیں وہ جو دلائل عقلی سے اور انبیاء علیہم السلام کی سنت و سیرت سے شہادت لا کر ثابت کرتے ہیں۔

مکتوب : ۵۳

(۴۲) جس شخص نے خلقت کی عیب جوئی میں اپنے آپ کو مشغول کر لیا۔ وہ اس لئے ہے

Marfat.com

کہ اُس نے اپنے عیب کو نہیں پہچانا۔ مکتوب : ۵۳

(۴۳) جان لو! کہ نیکی رضا و محبّت اور اللہ تعالیٰ کے امر، ارادے اور قضا و حکم سے ہے اور بدی اُس کے حکم و ارادت و قضا سے ہے نہ کہ رضا و محبّت و امر سے اور رضا و محبّت کی یہ نفی متعدّی ہے، لازمی نہیں۔ مکتوب : ۵۳

(۴۴) جان لو! کہ اللہ کے نام کے چار حروف ہیں۔ الف کی حقیقت سے حضرت محمّد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم باخبر ہیں۔ پہلے لام کی حقیقت سے حضرت ابراہیم خلیل اللہ باخبر ہیں اور دوسری لام سے حضرت موسیٰ کلیم اللہ باخبر ہیں اور ہا (ھ) کی ایک آنکھ سے حضرت داؤد علیہ السلام اور دوسری آنکھ سے حضرتِ عیسیٰ روح اللہ واقف ہیں۔ ہمارے نبیؐ اور دوسرے انبیاء پر صلوٰت و تسلیمات۔ مکتوب : ۵۳

(۴۵) حیرت کے دو مرتبے ہیں: ایک حیرتِ مقبول اور دوسری مردود۔ حیرتِ مقبول یہ ہے کہ اپنے باطنی حواس کو ادراک کے ممکنہ حاصلات سے خالی رکھے اور تمام حواس کو تصوّری حاصلات سے پانے کے لئے جتنا زیادہ غور کرے کچھ نہ پائے اور اُس کو نہ پانے کو پانے کی حقیقت سمجھے اور حقیقت کو نہ پانے ہی کو قُرب و معیّت سمجھے۔ حیرتِ مردود یہ ہے کہ حواس باطنی کے خلا سے مضطرب اور پریشان ہو جائے محبُوب کے قُرب سے دُور ہو جائے اور اُس کی ہمراہی سے اپنے آپ کو محروم کرے۔ مکتوب : ۵۳

(۴۶) جو شخص کسی کے ہاتھوں مارا جاتا ہے۔ اُس کی اجل کا وقت کم نہیں ہوتا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے اُس کے لئے جو مہلت لکھی ہوتی ہے۔ اُس میں کمی نہیں ہوتی ہوتی۔ اُس کی موت وقت مقرّرہ پر ہی ہوتی ہے اور جب کسی شخص کی موت آجاتی ہے تو اس میں اتنی کمی وبیشی بھی نہیں ہوتی کہ ایک چیونٹی کے قدم اُٹھانے اور رکھنے میں

Marfat.com

ہوتی ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۴۷) جب کسی شخص کا مقررہ وقت آجاتا ہے تو اللہ تعالےٰ اُسے یقیناً موت دے دیگا لیکن بندے پر واجب ہے کہ جب کسی کی اجل آ جائے تو قتل نہ کرے کیونکہ یہ اللہ تعالےٰ کی ملکیت ہے۔ اس ملکیت میں تصرف بھی اللہ تعالیٰ ہی کا ہے اور چونکہ بندہ فاعل مختار ہے۔ اپنے اختیار سے خونِ ناحق کرنا، جس کا کرنا اس پر واجب نہ تھا۔ لائقِ عذاب ہو جاتا ہے۔ اس کی شرح کا علم خدا ہی بہتر جانتا ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۴۸) بے شک آسمان ہم پر کسی دن ظلم کرتا ہے۔ ہمیں اپنے عزیز دوستوں سے جدا کر دیتا ہے۔ اے خدا اُس شخص کی موت آسان کر دے، جو میری یہ کتاب پڑھے اور میرے لئے دُعا کرے۔ (مجموعۃ الاسرار)

مکتوب : ۵۳

(۴۹) جس جگہ کوئی وجود ہے، وہاں خُدا کے لُطف کا ظہور ہے اور جہاں وجود نہیں وہاں خُدا کے قہر کا ظہور ہے۔

مکتوب : ۵۳

(۵۰) اللہ پاک ہے، میں نے دونوں جہانوں کے خیالات کو اپنے دِل سے اس طرح دھو دیا ہے کہ سنہری تختے پر ایک نقطے سے دو خط پیدا ہو گئے۔

مکتوب : ۵۳

(۵۱) اے لوگو! اس ذات پر صلوٰۃ وسلام پڑھو۔ اے میرے اللہ اُس ذات پر صلوٰۃ وسلام بھیج، اُس کی بزرگی میں اضافہ کر، اُسے اپنی نعمتوں سے مالا مال کر، اُسے برکتیں دے، جو عرب و عجم کا سب سے زیادہ سعادت مند ہے، امام کعبہ و حرم ہے، علم و حکمت کا منبع ہے۔ خُلق اور احسان اور سخاوت و کرم کی کان ہے، جو عرش و لوح کا مظہر ہے۔ جو کلامِ قدیم کا ترجمان اور مُعلّم ہے۔ جو ہمارا سیّد۔ ہمارا رہبر، ہمارا شفیع ہے۔ جس کا نام مُحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے۔ صلوٰۃ وسلام ہو تم پر اے احمد

Marfat.com

اے اللہ کے حبیب تم پر صلوٰۃ و سلام، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اے اللہ کے رسول تم پر صلوٰۃ و سلام۔ مکتوب : ۵٦

(۵۲) حدیث قدسی اللہ تعالیٰ کے کلام کے کمالات میں سے ایک کمال ہے۔ معنوی طور پر بھی اور لفظی طور پر بھی، لیکن معنوی طور پر حضرت جبرئیل علیہ السلام پر یا لفظاً حضرات انبیاء پر القا ہوتا ہے اور پھر ان معانی کو الفاظ کے تصوری لباس کے مطابق ان بزرگوں کی جماعت کے قلوب پر الہام کے طور پر نازل کیا جاتا ہے۔ مکتوب : ۵۹

(۵۳) اب جب تم فقیروں کی صحبت میں پہنچ گئے ہو، سرِ تسلیم خم کر دو۔ ذکر کرو تسبیح میں مشغول رہا کرو، جو کچھ تمہارے نصیب میں ہے۔ اپنے وقت پر ظاہر ہو جائیگا۔ کام یہی ہے کہ اپنی ذات کو درمیان سے خارج کر دو۔ مکتوب : ٦۰

(۵۴) جب تک راستے کو " لا " کے جھاڑو سے صاف نہیں کرے گا " الا اللہ " کے گھر تک نہیں پہنچ سکے گا۔ مکتوب : ٦۱

(۵۵) لکڑی کا جھاڑو تو محض عارضی گرد و غبار سمیٹتا ہے، لیکن اصل غبار کو جو ذراتِ زمین پر مشتمل ہے۔ اُٹھانا ہو تو اس کے لئے طویل عمر چاہیئے۔ مکتوب : ٦۱

(۵٦) فرائض ہر حالت میں فرض ہوتے ہیں۔ کسی اور کی طرف سے ادا کرنے سے ادا نہیں ہوتے، البتہ نوافل جس کسی کے لئے چاہے، وہ اپنا ہو یا بیگانہ، خواہ تمام، خواہ آدھے خواہ تہائی عطا کرنے کے مطابق پہنچائے جاتے ہیں اور ان کا ثواب پہنچتا ہے۔

مکتوب : ٦۷

(۵۷) وقتی نکاح (متع) ہمارے مذہب میں باطل ہے۔ مکتوب : ٦۷

(۵۸) قبروں پر چراغ جلانا بدعت ہے، اگر کوئی ضرورت پیش آ جائے تو جائز ہے۔

مکتوب : ٦۷

Marfat.com

(۵۹) مُردے کے ساتھ کاغذ لکھکر رکھنا منع ہے۔ البتہ اگر خشک اُنگلی سے میّت کی پیشانی یا سینہ پر "بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم" لکھنا چاہیئے تو یہ برکت کے لئے ہے۔ ولد الزّنا کا جنازہ درست ہے۔ **مکتُوب : ۶۷**

(۶۰) ہلالی رات یا عید وغیرہ کے دن مُبارک باد دینے کی تیاری میں غلو کرنا اور اُسے لازم کرنا یا جمعہ کی نماز کے بعد مصافحہ کرنا یہ تمام باتیں ممنُوع ہیں اور لوگوں کو اِس سے منع کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو "شرح کافی" باب "المکروہات" **مکتُوب : ۶۷**

(۶۱) عِنین وہ ہوتا ہے جو عورت کے قابل نہ ہو یا شادی شدہ عورت کے تو قابل ہو مگر کسی دوسری عورت کے قابل نہ ہو، اس لئے اگر عنین خلوتِ صحیحہ کے بعد عورت کو طلاق دے تو اس پر پورے حق مہر کی ادائیگی لازم ہے۔ **مکتُوب : ۶۸**

(۶۲) قبر کی زندگی اِسی طرح ہے جس طرح دُنیاوی زندگی میں بیداری ہے۔ یہاں تک کہ اگر کسی مُردہ شخص کی قبر پر کوئی جانور بیٹھ جائے تو صاحبِ قبر جانتا ہے کہ وہ جانور نر ہے یا مادہ۔ **مکتُوب : ۶۹**

(۶۳) سُوتے وقت اگر قرآن مجید پاؤں کی طرف ہو اور وہ انسان کے قد کے برابر ہو تو سُونا جائز ہے اور اگر بلندی اِس سے کم ہو تو ناجائز۔ **مکتُوب : ۶۹**

(۶۴) اگر کوئی صاحبِ ایمان سُویا ہو اور نماز کا وقت ہو جائے تو اُسے بیدار کرنا جائز ہے اگر اُس کی مرضی معلوم ہو، ورنہ اُسے بیدار کرنا جائز نہیں۔ اگر اُس کی مرضی اور غیر مرضی کا علم نہ ہو، ورنہ اُسے بیدار کرنا جائز نہیں۔ اگر اُس کی مرضی اور غیر مرضی کا علم نہ ہو تو اُسے آخر وقت تک نہ جگایا جائے اور اس کے بعد جگا دے۔ **مکتُوب : ۶۹**

(۶۵) اگر غُسل خانہ کی چھت ہو تو اس میں ننگے بدن ہونا اور غُسل کرنا جائز ہے۔ اگر اس کی چھت نہ ہو تو اختلافِ روایت سے مکرُوہ ہے، البتہ دونوں حالتوں میں بات کرنی

Marfat.com

منع ہے۔ | مکتوب : ٦٩

(٦٦) اگر سجدہ کے وقت پاؤں کی اُنگلیوں کا رُخ قبلہ شریف کی طرف نہ ہو تو ایک روایت سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ | مکتوب : ٦٩

(٦٧) اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو اُس کے عُرف یا ذات کی وجہ سے حقیر جانے اور کہے کہ فلاں جولاہا ہے، اور فلاں موچی ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے۔ | مکتوب : ٦٩

(٦٨) سینکڑوں رشتہ دار جو خُدا سے بیگانہ ہوں، اُس ایک اجنبی پر قربان جو اللہ سے آشنا ہو۔ | مکتوب : ٧١

(٦٩) ترکہ کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت کا مہر شوہر کے ذمہ ہے اور وہ شوہر کا ترکہ فروخت کر کے یا قیمت لگا کر اس میں سے مہر اپنے پاس رکھ لے تو جائز ہے اور اگر اس کی قیمت مہر سے کم ہو تو اتنا نقصان عورت کا ہوگا۔ | مکتوب : ٧٣

(٧٠) اکثر باوضو رہیں، کیونکہ ظاہری طہارت باطن سے اتفاق کرتی ہے اور جب صورت یہ ہو جائے تو معاملہ نُورٌ علٰے نُور ہو جاتا ہے۔ | مکتوب : ٧٥

(٧١) اے اللہ مجھے مُتقیوں میں سے آگے بڑھنے والا بنا، کیونکہ ہم نے تیرے ہاں مُتقی لوگوں کو بزرگ مانا ہے۔ | مکتوب : ٧٨

(٧٢) قرآن مجید کا خلاصہ سورۂ یاسین ہے اور اس سورت کے قرآن کا خلاصہ ہونے کا باعث یا آیت نہیں، بلکہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ سورۂ یاسین قرآن کا دل ہے۔

مکتوب : ٨٢

(٧٣) جب فقیر کمال فقر کو پہنچ جاتا ہے تو غیر حق کی خواہش اس کے پوشیدہ دل میں کانٹوں پر چلنے کے برابر ہوتی ہے اور انتہائی غنا کا کمال حقیقی غنی پیدا کرتا ہے اور اُس وقت اُس کی استعداد کو "کُن فیکون" کے قول کا مظہر بنا دیتا

Marfat.com

ہے، لیکن اس میں یہ صفت اللہ کے حکم "کُن" کے ظہور کی مقید ہوتی ہے کیونکہ حق تعالیٰ مطلق ہے اور وہ ہر وقت اور ہر آن اِس امر کا حاکم نہیں ہوتا بلکہ یہ اللہ تعالیٰ کا خاصہ ہے۔ اِس معنی میں کہا گیا ہے کہ فقیر وہ ہوتا ہے جو کسی شے کو جب کہے ہو جا تو وہ ہو جائے۔ مکتوب: ۸۳

(۷۴) اگر بے علمی میں معاش میں کوئی فساد پیدا ہو جائے اور ایسا مال حلال مال میں مل جائے اور اِن میں تمیز کرنا مشکل ہو جائے تو سارے مال کی زکوٰۃ ادا کرنا ضروری ہے، اور ایسی ادائی بھی ثواب سے خالی نہیں۔ مکتوب: ۸۴

(۷۵) اگر کسی شخص کی منکوحہ گناہ کی مرتکب ہو جائے تو بہتر یہ ہے کہ اس کی تعلیم و تربیت کی طرف توجہ دے۔ یہی اچھی بات ہے، سوائے اس کے کہ جب کلماتِ کفر کا ارتکاب کرے تو اس وقت اُسے چھوڑ دینا بہتر ہے۔ مکتوب: ۸۴

(۷۶) جاننا چاہیئے کہ غیبت کیا ہے یعنی کسی مومن بھائی کی غیر حاضری میں اس کے گناہوں کا ذکر کرنا اور اگر معاصی نہ ہو تو غلط طور پر گناہوں سے مُتہم کرنا۔ اِس لئے آپ کی عبارت دو صورتوں سے خالی نہیں یا تو اس فقیر کے پاس آنے والے گنہکار ہوتے ہیں یا گنہگار نہیں ہوتے۔ اگر وہ گنہگار ہوتے ہیں تو اُن کی غیر حاضری میں اُن کی یاد گناہوں سے کرنا غیبت ہے بلکہ اِس سے بھی زیادہ شدید گناہ ہے، کیونکہ اس گروہ کا نام منافق ہے۔ مکتوب: ۸۶

(۷۷) ہم نے عربی زبان میں قدرت حاصل نہیں کی اور اب ارادہ ہے کہ فارسی میں لکھیں اور جب ہم نے قلم اُٹھایا تو لوحِ محفوظ سے عربی کے کلمات ٹپکے، جس طرح خشک زمین پر بارش کے قطرے گرتے ہیں اور اُس کے حُسن و نعمت میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ مکتوب: ۸۷

Marfat.com

٧٨ عبادت دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک رُوح کے ذریعے اور دوسری بدن کے ذریعے۔ رُوح کے ذریعے کی عبادت زیادہ تر مرتبۂ ولایت پر واجب ہے اور رُوح اور بدن کی ملی جلی عبادت انبیاء اور ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم (سب پر صلوٰۃ وتسلیمات) پر واجب ہے۔

مکتوب : ۸۷

٧٩ فرشتے آسمانوں میں اس وقت داخل نہیں ہوتے۔ جب تک اُنہیں دوسری زندگی نہیں دی جاتی اور بشرّی وجُود اور اُس کے کمالات سے وہ ہر طرح خالی ہو جاتے ہیں۔

مکتوب : ۸۸

٨٠ اللہ سبحانہٗ مردِ کامل کے حق میں فرماتے ہیں کہ میں ایسے بندوں کا کان ہوں۔ اُس کی آنکھ ہوں۔ اس کا ہاتھ ہوں اور اس کا پاؤں ہوں۔ وہ میرے ساتھ سُنتا ہے۔ میرے ساتھ دیکھتا ہے۔ میرے ساتھ بولتا ہے اور میرے ساتھ چلتا ہے۔

مکتوب : ۸۸

٨١ جو شخص جتنی دیر تک ناپختہ رہتا ہے۔ جوش میں رہتا ہے۔ جب پختہ ہو جاتا ہے تو جوش ٹھنڈا پڑ جاتا ہے۔

مکتوب : ۹۱

٨٢ لوگوں کو پھُول دینا اِس بات کی بشارت ہے کہ جو ثمرہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملا ہے، اُسے عوام میں تقسیم کیا جا رہا ہے۔

مکتوب : ۹۱

٨٣ دُودھ سے مراد علم کا خزانہ ہے۔ جو شخص خواب میں یہ دیکھتا ہے کہ میں دُودھ پی رہا ہوں تو حدیث میں آیا ہے کہ اُسے کثرتِ علم کی بشارت ہو۔ حق تعالےٰ نے اُس بشارت کو کہ مقدمہ فنا ہے، منتہٰ ظہور میں لاتا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے، اے اللہ نُور کو میرے اُوپر، میرے نیچے، میرے سامنے اور میرے پیچھے پیدا کر دے یا مجھے نُور بنا دے، یہ نورٌ علیٰ نُور کی بشارت ہے۔

مکتوب : ۹۹

Marfat.com

(۸۴) کشتی اپنے پیر کا وسیلہ ہے کہ اس وسیلہ در وسیلہ کا سلسلہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تک جا پہنچتا ہے۔

مکتوب: ۹۹

(۸۵) شب برات کا دیکھنا، یہ مطلب رکھتا ہے کہ حساب سے چھٹکارا دے دیا گیا ہے۔ سورج کے کم دکھائی دینے سے مراد یہ ہے کہ اس میں بعض مکروہ اور بعض مباح داخل ہوگئی ہیں۔

مکتوب: ۹۹

(۸۶) گریہ وزاری اور نیازمندی کی حقیقت پانی کی طرح ہے، جو موتی بن کر آنکھوں سے ٹپکتا ہے اور چونکہ جو پانی زمین پر گرتا ہے۔ وہ ضائع اور برباد ہو جاتا ہے اس لئے یہ عاشقوں کی آنکھ کا پانی جسم میں غرق ہو کر ہر عضو کو نورانی مدد پہنچاتا ہے اور سستی اور کاہلی کو باہر نکال پھینکتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، وہ جسے چاہتا ہے دیتا ہے۔

مکتوب: ۱۰۰

(۸۷) تلوار کو ڈاکوؤں اور کافروں کو ختم کرنے کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

مکتوب: ۱۰۰

(۸۸) متّقی لوگوں کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ ان لوگوں کے لئے دعائے نجات یا استغفار کریں، جنہوں نے بڑے بڑے گناہوں کا ارتکاب کیا ہو۔ ان کی مثال مردہ لوگوں یا نشہ بازوں کی ہے یا اُن کی جو دوسروں کا مال جان بوجھکر یا ظلم سے ہتھیاتے ہیں۔

مکتوب: ۱۱۱

(۸۹) تحقیق تسمیہ جو کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کا مظہر کامل ہے۔ شروع اللہ کے نام سے جو رحمٰن اور رحیم ہے: اللہ = ا ل ل ھ

(الف) چشمہ اوّل میں جو ، لام ، کی طرف ہے۔ تین سو اسماء، جو زبور میں درج ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

Marfat.com

(ب) رحمٰن کے نام کے اسرار کتب انبیاء میں ایک ہزار ہیں اور ان کے علاوہ چار اور مذکور ہیں۔ جن میں ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر تسبیح کی گئی ہے۔

(ج) رحیم کے نام کے اسرار ایک ہزار ہیں۔ جن کی تسبیح ملائکہ کرتے رہتے ہیں اور ہر اسم کا تعلق ایک دوسرے کے خط سے معلوم ہو گا۔

(د) چشمۂ ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ اُن کا ذکر انجیل میں ہے اور اللہ کے نام میں چار انبیاء کا ذکر ہے۔ ہمارے نبی صلّی اللہ علیہ وسلّم پر سلام و دُرود۔

(ہ) لام ثانی میں تین سو اسماء ہیں کہ اُن کا ذکر توریت میں موجود ہے۔

(و) اور لام اوّل میں قرآن میں مذکور ۹۹ نام ہیں اور یہ تمام اسماء پر محیط ہیں۔

(ز) لام کے ساتھ میم کے اتصال سے اِسم اعظم ملاحظہ ہو کہ الف میں تمام اسماء جمع ہیں۔

اور جان لینا چاہیئے کہ اسمِ رحیم کے ایک ہزار اسرار بھی الف اور لام اوّل مندرج کئے ہیں کیونکہ اِسم رحمٰن کے مراتب لام اور الف کے حقائق کا ظہور ہیں۔

مکتوب : ۱۱۲

(۹۰) اللہ کا نام ہزار اسماء کا جامع ہے اور یہ چار انبیاء یعنی حضرت سرورِ کائنات صلّی اللہ علیہ وسلّم، حضرت موسیٰ علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام (تمام پر سلام و دُرود) اسی نام کی تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ ۹۹ نام جو تمام کے تمام اسمائے قرآنی ہیں، الف لام میں درج ہیں۔

مکتوب : ۱۱۲

(۹۱) جب بے کیفی پر نظر مضبوط ہو جائے گی تو نظر لطائف سے اُٹھ جائے گی اور اس کا تعلق جسم کے پرے سے ہو جائیگا اور جب یہ جسم پرے متوجہ ہو گی تو پھر یہ نظر روحانی ہو گی۔

مکتوب : ۱۱۳

Marfat.com

(۹۲) سمجھ لینا چاہیئے کہ تمام انبیاء ذاتِ جامع صفات سے واصل ہیں، لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلّم کے متابعت کی وجہ سے اسی طرح اللہ کے نام کا الف قابلِ اطاعت ہے اور دوسرے تینوں حروف اس کے مطیع ہیں۔ چنانچہ قابلِ اطاعت کو الف کے حرف سے اطاعت حاصل ہوتی ہے اور اطاعت کرنے والوں کو باقی حروف کے بارے میں جان لینا چاہیئے کہ اللہ اسم ذاتی ہے۔

مکتوب : ۱۱۴

(۹۳) اللہ تعالیٰ کے تین ہزار ناموں کی تفصیل حق تعالیٰ کو ہی معلوم ہے یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی تعلیم خاص کے ذریعے حاصل ہے۔

مکتوب : ۱۱۴

(۹۴) آپ جیسا صاحب وعدہ شخص ستر بار خدا کے ساتھ باتیں کرتا ہو، تو سکوت کو ضروری سمجھ کر وعدہ قائم رہنا چاہیئے۔ وعدہ کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک وعدہ الہامی جو مخصوص ہوتا ہے اور دوسرا وعدہ لوحی جو عام ہوتا ہے۔

مکتوب : ۱۱۵

(۹۵) زبان تو درکنار اگر دل کے اندر بھی اس کا خیال آئے تو وہ بھی ایک مسلمان کی غیبت ہوگا پس قلم اور زبان کی تو بات ہی مشہور ہے۔

مکتوب : ۱۱۵

(۹۶) اے ہمارے رَبّ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک وسیلۂ فضیلت اور بلند درجہ عطا کر اور انہیں وہ مقامِ محمود دے، جس کا تُونے اُن سے وعدہ کر رکھا ہے اور قیامت کے دن ہمیں ان کی شفاعت عطا فرما، بے شک تو وعدہ خلافی نہیں کرتا۔

مکتوب : ۱۱۷

(۹۷) مقامِ محمُود اور مقامِ نصیرا کے دو مرتبے ہیں۔ ایک وہ مرتبہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندگی میں دُنیا ہی میں عطا ہوا اور اِس مرتبے کے پھر دو حصّے ہیں۔ کمالِ مرتبۂ نصیر اور کمالِ مرتبۂ بصیرت سِرّی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دائمی طور پر عطا کئے گئے اور یہ بصیرت تمام انبیاء علیہ السلام میں عام ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

میں خاص ہے۔

مکتوب : ۱۱۷

(۹۸) مراقبہ کی صورت یہ ہے کہ دل کا ذِکر جاری کرنے کے لئے سر جھکا لیا جائے۔ مراقبہ کے معنی انتظار کرنے کے ہیں اور اس کے دو مرتبے ہیں۔ ایک ولایت خاصّہ یعنی تجلّیات کے وارد ہونے کا اِنتظار، دوسرا ولایت اخص میں یعنی نایافت کی حقیقت کا اِنتظار اور مراقبہ کی حقیقت علم حضوری میں اور حضُور علم میں ہے۔

مکتوب : ۱۱۸

(۹۹) اندر سے آشنائی پیدا کر، باہر سے بیگانہ رہو۔ ایسا اچھا طریقہ دُنیا میں بہت کم ہوتا ہے۔

مکتوب : ۱۲۴

(۱۰۰) خوف کے خطرے کو دُور کرنے کے لئے آیت کریمہ "ان اولیاء اللہ خوفٌ علیہم ولا ھم یحزنون" کا وِرد کرنے کے بعد، وضو کے بعد کا چُلّو بھر پانی پی لیا کریں۔

مکتوب : ۱۲۴

(۱۰۱) طالب کو جو کچھ پیر سے حاصل ہو جائے اُسے اُس کی نشوونما میں کوشش کرنی چاہیئے اور وہ اس معاملے میں ہرگز پس و پیش نہ کرے، کیونکہ وہی پہلا دانہ جو مرید کے دل میں پیر کا بویا ہوا ہوتا ہے، آہستہ آہستہ درخت بن جاتا ہے اور پھل لاتا ہے، اگر باغبان دانہ کی پرورش نہ کرے تو درخت کس طرح بن سکتا ہے۔

مکتوب : ۱۲۴

(۱۰۲) ذکرِ عالی سے انفاس کی پاسداری مسلّمہ ہو جاتی ہے اور تمام تعلّق ذکر سے قائم ہوتا ہے، ہمت بالغہ سے صبر کو طریقہ بنانا چاہیے اور اپنے تمام اوقات احکام بجا لانے میں غنیمت جاننے چاہئیں اور حواس کی سلامتی کے لئے فاتحہ پڑھتے رہنا چاہیئے اور وضو کے بعد بچے ہوئے پانی میں سے تھوڑا سا پانی پی لینا چاہیئے اور گیلا ہاتھ سر پر ملنا چاہیئے۔

مکتوب : ۱۲۵

Marfat.com

(۱۰۳) جب وحی کے پہنچانے کا حضرت جبرائیل علیہ السلام کو حکم ہوتا تھا تو وہ اپنے جسم کے حرف و آواز کے لباس میں انبیاء حضرات اور ہمارے نبی حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم پر اور مخصوص اوقات اور ضروری حالات میں اُمت کی تعلیم کے لئے انسانی حرف و آواز میں خود بیان فرماتے تھے اور اُن ملکوتی اور جسمانی حرف و آواز میں پہلے جبرائیلؑ اور پھر حضرات انبیاء کا تصرّف ہوتا تھا۔

مکتوب : ۱۲۷

(۱۰۴) شب معراج کو جب حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم آسمانِ بالا پر گئے تو انہوں نے ایک قطار اونٹوں کی دیکھی، جو چلی جارہی تھی۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا! اے جبرائیل یہ قطار کب سے رواں دواں ہے؟ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ جس روز سے میں پیدا ہوا ہوں۔ میں اس قطار کو اسی طرح رواں دواں دیکھ رہا ہوں۔ اس کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ربّ العالمین کی درگاہ میں عرض کیا کہ خداوند میں چاہتا ہوں کہ اُونٹوں پر جو کچھ ہے میں اس کی حقیقت سے واقف ہو جاؤں۔ حکم ہوا۔ ایک اونٹ کو بٹھایا جائے۔ جب بٹھایا گیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ ہر اُونٹ پر دو صندوق ہیں اور جب اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک صندوق کھولا گیا اور اس کے اندر دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ ہمارے اس عالم کی طرح صندوق میں ایک اور عالم ہے اور اس عالم کے اندر ظہور سرورِ کائنات حضرت محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے۔

مکتوب : ۱۲۷

(۱۰۵) یہ وہ عین الیقین ہے جو ولایت انبیاء (علیہم السلام) کے مرتبہ کے اہلِ کمال کو حاصل ہے اور علم مطلق کی نفسِ صفت کے حضور سے تعلق رکھتا ہے۔ انتہیٰ، فرماتے ہیں کہ حضُور در حضُور کے خالق کی دریافت ایسی ہے کہ جس وقت اس نے تحقیق کی تو پتہ چلا کہ علم ذات کے بغیر نہیں کیونکہ حضُوری ذات میں رکھی گئی ہے، نیز یہ کہ ذات

Marfat.com

اپنی ذات سے علیم ہے نہ کہ غیر ذات کے وصف زائدہ زائد سے الیٰ قولہ۔

مکتوب: ۱۲۹

(۱۰۶) پس کمالات کی ذات خود بخود حاضر ہوتی ہے۔ وہ غیر ذات کی صفت نہیں کہ اُس ذات سے جانا جائے۔ یہ ہے حضور در حضور اور یہ ہے مرتبۂ ولایتِ انبیاءؑ کے اہلِ کمالات کا حق الیقین۔ جو صرف حضور ہے، انتہیٰ۔

مکتوب: ۱۲۹

(۱۰۷) خارجی حجابات کو دُور کرنا کسی کے بس میں نہیں، سوائے آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے، کہ انہوں نے جسم اور رُوح کے ساتھ ایسا کیا ہے، لیکن جسم اور رُوح کے ساتھ جب کہ جسم بے بصر ہو، بعض دوسرے اَنبیاء اور اُمت محمدیؐ کے بعض افراد کو بھی حجابات دُور کرنے کا شرف حاصل ہے

مکتوب: ۱۲۹

(۱۰۸) جب سالک فنا کے مرتبے پر پہنچ جاتا ہے تو وہ اُمور جن کی شرع نے ممانعت کر دی ہو، عُذر کی وجہ سے ان کا ارتکاب جائز ہو جاتا ہے۔ چنانچہ دریا کی موجودگی میں اگرچہ وضو کرنا فرض ہے، لیکن اس کے باوجود ضروری عذر کے بعد تیمّم کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ مرض کے خوف سے وضو کا اِستعمال ممنوع ہو جاتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۰

(۱۰۹) شیر موذی ہے، نفس اس سے بھی موذی ہے۔

مکتوب: ۱۳۱

(۱۱۰) اِس زمانے کے اکثر لوگ تو گناہ کبیرہ میں اِتنے مبتلا ہیں کہ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کے دِل کی آگ اس حد تک بھڑکتی ہے کہ ظاہری آگ کی صورت اختیار کر کے روضۂ مُبارک کی چھت تک جا پہنچتی ہے اور یہ سب اُمت کا غم ہے

مکتوب: ۱۳۲

(۱۱۱) "ایمانِ عریاں کیفیت ہے اور تقویٰ اِس کا لباس"، اِس کا علاج اِستغفار ہے اور اِستغفار تقویٰ کے نقصان کو پورا کر دیتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۲

Marfat.com

۱۱۲ ولائتیں پانچ قسموں کی ہیں: (۱) ولایتِ عامہ (۲) ولایتِ خاصہ (۳) ولایتِ اخص (۴) ولایت خاص الخواص اور (۵) ولایت اخص الخواص۔

مکتوب: ۱۳۴

۱۱۳ مرض دو قسم کا ہوتا ہے کہ مرضِ موت اور دوسرا مرضِ اوقاتی۔ مرضِ موت اُن لوگوں کا خاصہ ہے۔ جنہوں نے میثاق کے دن اوّل اور آخر سجدہ نہ کیا، ان کے حق میں یہ مرض آخر کار کفر کا مُتقاضی ہے۔ وہ روز بروز کُفر میں گرتے جاتے ہیں اور آخر کار کُفر کی حالت میں مرجاتے ہیں اور وہ لوگ جنہوں نے شروع میں تو سجدہ نہ کیا لیکن آخر میں سجدہ کر دیا، اُن کے مرضِ اوقاتی کا خاصہ سلامتی ایمان ہے۔

مکتوب: ۱۳۵

۱۱۴ اللہ جل شانہٗ کی عبادت دو مرتبہ کی ہے۔ پہلا مرتبہ مُبتدی اور متوسط کا ہے کہ ابھی درمیان میں پردہ ہوتا ہے اور اس کو عبادت کہتے ہیں متوسط اگرچہ ایک لحاظ سے حضوری رکھتا ہے، لیکن ابھی حقیقت میں غائب ہوتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۶

۱۱۵ صلوٰۃ و مراتب کے معانی ایسے ہیں کہ حکمت سے تعلق رکھتے ہیں اور حکمت سے ناواقف ہونا عبث ہوتا ہے۔ صلوٰۃ ظاہر بھی ہے اور باطن بھی اس کے معانی کو پالینا کامل لوگوں کا خاصہ ہے۔ ہم جو اہلِ کمال کے خوشہ چین ہیں۔ اتنی طاقت کہاں رکھتے ہیں کہ اس کے بیان میں زبان کھولیں۔

مکتوب: ۱۳۷

۱۱۶ اِنسانی حقیقت کے اندر چھ لطائف طے کرنے کے بعد حقیقی راحت ہوتی ہے۔ جس میں خیال کی شرکت نہیں ہوتی اور چونکہ حقیقی بندگی کے مرتبے میں بندے کے لئے خوف اور ڈر لازم ہے، اسلئے خوشی مت مناؤ کا حکم دیا گیا۔

مکتوب: ۱۳۸

۱۱۷ اگر ساری عمر کفر میں گزر گئی اور استفادہ سے محروم رہا تو پھر عذاب در عذاب میں مبتلا رہے

Marfat.com

گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "وہ اُن کے اعمال سراب کی طرح ہیں، جس کو پیاسا اپنی زندگی تصوّر کرتا ہے۔"

مکتوب: ۱۳۹

۱۱۸ اِنسان دو قسم کے ہیں۔ ایک مظہرے جلال اور ایک مظہرِ جمال اور قلب بالخصوص جمال کا مظہر ہے اور جلال کے مظہر کو قلب میں کوئی دخل نہیں، سوائے کچھ وقت کے

مکتوب: ۱۳۹

۱۱۹ وقت بھی دو قسم کے ہیں۔ ابتدائی اور انتہائی۔ ابتدائی شرکت غیر مُعتبر ہے اور انتہائی کی شرکت مُعتبر اور اِس کا خاتمہ اخیر میں بخیر ہوتا ہے۔

مکتوب: ۱۳۹

۱۲۰ شرک کی دو قسمیں ہیں۔ جو جمال سے حصہ لیتی ہیں اگرچہ ابتدائی گناہ کی نسبت زیر عذاب ہوں گی اور آخر میں ثمرۂ جمال پیدا ہو گا۔ مقصود یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مظاہر جمال کو درحقیقت انبیاء علیہ السلام کے ماتحت کیا ہے اور مظاہر جلال کو ابلیس مرُدود کے ماتحت۔

مکتوب: ۱۳۹

۱۲۱ اللہ تعالیٰ کی ذات واجب الوجُود ہے اور علُوم جائز الوجُود ہیں کہ اِن کا موجود ہونا اللہ سبحانہٗ کے اختیار میں ہے اور موجودہ مخلوقات، ممکن الوجُود ہیں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عدم کر دے اور اگر چاہے تو انہیں موجود رکھے اور باری تعالیٰ کا شریک ہونا مُمتنع الوجُود ہے، کیونکہ وہ ہرگز وجُود میں نہیں آسکتا۔ وہ ہمیشہ کے لئے معدوم ہے۔

مکتوب: ۱۴۰

۱۲۲ خواہ کوئی ہوا میں اُڑے اور پانی اور آسمان میں چلے، لیکن اگر اِس میں رتی بھر بات خلافِ شرع پائی جائے تو اُسے جھوٹا مُفتری سمجھنا چاہیئے۔

مکتوب: ۱۴۲ / الف

۱۲۳ عتاب کے دو درجے ہوتے ہیں۔ ایک عتاب لطیفہ اور دوسرا عتاب قہریہ۔

مکتوب: ۱۴۲ / ب

Marfat.com

(۱۲۴) ہر عقل مند پر اس کی عقل کے مطابق توحید واجب ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توحیدی حد تک عقل بمنزلہ بنیٰ ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے اوصاف اور معرفتِ مفصّل کی حد تک عقل کا قیاس نہیں۔ آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم اللہ تعالیٰ کی صفات کے تفصیلی اُمور اور دوسرے واجب احکام کی تعلیم دی ہے۔

مکتوب ۱۴۲ ب

(۱۲۵) ذکر کرنے والے کو چاہئے کہ دل میں جو صورت بنے، اُسے سینے کے اندر سے دُور کرے اور اس بات کی کوشش کرے کہ دِل خیالات سے خالی ہو جائے، سوائے حقِ حقیقی کے جو تصوّر سے پاک اور منزّہ ہے

مکتوب: ۱۴۴

(۱۲۶) اللہ تعالیٰ کی رویت دُنیا میں صرف آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حصّہ ہے۔ جو انہیں ایک بار معراج شریف میں ملا اور دوسرے انبیاء کو بھی خصوصیت حاصل ہے اور وہ بھی ایک ایک بار۔

مکتوب: ۱۴۵

(۱۲۷) اللہ تعالیٰ کا شکر واحسان ہے کہ پیر دستگیر رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل اُن کی وفات کے مدّت مدیدہ کے بعد آنحضرت صلّی اللہ علیہ وسلّم آپ پر ظاہر ہوئے۔ خدا کا شکر بجالانا چاہیئے کہ اُس نُور کے نہ دیکھ سکنے کی وجہ سے جو نُور بے کیف کا آغاز ہے، اُس نے آپ کو بینائی بخشی ہے۔ لیکن آپ کو آگاہ رہنا چاہیئے کہ جو نُور گھر میں اور زیرِ زمین ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی نہ کوئی کیفیت رکھتا ہے۔ خواہ سالک اُسے بے کیف ہی کیوں نہ جانے کیونکہ زمان و مکان میں جو کچھ ہے باکیف ہے، بے کیف نہیں۔

مکتوب: ۱۴۵

(۱۲۸) حاجی فیروز رحمۃ اللہ علیہ کا قول اصولِ دین کے خلاف ہے۔ اگر اس نے رویت ذات سمجھی اور رویت بصری وایمانی خیال کی، نہ کہ رویت بصری تو ٹھیک ہے اور نُور کا یہ ظہور جو آپ پر ظاہر ہوا ہے۔ میاں فیروز کے قول سے الگ اور دوسرے مرتبے پر

Marfat.com

ہے۔اس رؤیت کی ابتدا سمجھا جانا چاہیئے۔ مکتوب:۱۴۵

۱۲۹ گردش کے معنی سُلوک ہیں اور ورزش کے معانی جذبہ کی وصولی ہیں۔یہ معنی اس مذہب کے مطابق ہیں۔جو سُلوک کو جذبہ پر مقدّم رکھتا ہے۔دوسرے معنی یہ ہیں کہ گردش کے معنی ریاضت ہیں اور ورزش کے معنی اختیار یعنی دل کا ذکر ریاضت کے بعد مرشد یا زبان کی طرف سے،اور یہ معانی اُس شخص کے طریقہ کے مطابق ہیں۔جس کے نزدیک ریاضت سُلوک پر مقدم ہے۔

مکتوب:۱۴۶

۱۳۰ ”دنیا کے اندر اس طرح رہو۔جس طرح مسافر پُل پر اور اپنے آپ کو اصحابُ القبُور میں شمار کرو“ اس بات کا خیال رکھیں۔ مکتوب:۱۴۶

۱۳۱ مقبروں پر بدعت کے بارے میں فرمایا کہ یہ کام کاج کسی کے اختیار میں نہیں۔خود مقبروں کے صاحبان اس حالت پر غم ناک ہیں۔اس کے دُور کرنے کی ہر چند دُعا کرتے ہیں قبول نہیں ہوتی۔مجبوراً معاملہ قضا کے سپرد کر کے غم ناک ہوتے ہیں۔

مکتوب:۱۴۷

۱۳۲ تسمیہ کی آیت میں جو تین ناموں یعنی اللہ،رحمٰن اور رحیم سے مرکب ہے۔حق سبحانہ کے تین ہزار نام شامل ہیں۔جنہیں تمام انبیاء علیہ السلام اور فرشتوں کو اللہ نے اپنی تسبیح کے لئے فرمایا تاکہ اس تسبیح کے ذریعے ہر صنف اپنی خصُوصی تسبیح کے ذریعے اللہ پاک کو یاد کرے۔ایک ہزار نام جن کی تسبیح فرشتے کرتے ہیں۔اسم رحیم کے اندر ودیعت کئے گئے ہیں اور ایک ہزار نام جن کی تمام انبیاء علیہ السلام تسبیح کرتے ہیں۔اسم رحمٰن میں شامل ہیں تاہم انبیاء علیہ السلام میں چار انبیاء علیہ السلام یعنی حضرت عیسیٰ،حضرت داؤد حضرت موسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام اور ہمارے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شامل نہیں اور ہزار نام جن کے ذریعے یہ چاروں نبی اللہ تعالےٰ کو یاد کرتے ہیں۔اللہ کے نام

Marfat.com

میں مضمر ہیں۔ مکتوب: ۱۴۸

(۱۳۳) غسل میں نیت شرط نہیں ہے، لیکن پانی پاک ہونا چاہیئے۔ اگر پاک اور پلید کے معلوم کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی تو شخص گنا ہگار ہوگا تاہم سجدہ درست ہوگا، مگر مکروہ۔ مکتوب: ۱۴۹

(۱۳۴) اگر کوئی عورت یا مرد زبان سے کلمۂ کفر کہہ دے اور اس کا علم نہ ہو، اگر علم ہوتا تو زبان سے نہ کہتا، لیکن جب اطلاع ہو جائے تو یہ ضروری ہے، لیکن نکاح نہیں ٹوٹتا۔ مکتوب: ۱۴۹

(۱۳۵) شہادت کے بغیر نفس بخشنا نکاح کو فاسد کر دیتا ہے۔ مکتوب: ۱۴۹

(۱۳۶) مُردے کو زندہ کرنا، علمائے باطن کا حصّہ ہے جو ظاہری اور باطنی علوم کے امین ہیں۔ مکتوب: ۱۵۰

(۱۳۷) کسی شئے کے حق میں جو حقیقت میں پاک ہو، ایسی بدگمانی نہیں کرنی چاہیئے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے "اے ایمان والو! بہت زیادہ ظن کرنے سے پرہیز کرو" اس لئے پورے یقین کے بغیر پلید کہنا منع ہے۔ مکتوب: ۱۵۰

(۱۳۸) علماء کا دینی کُتب کا مطالعہ کرتے رہنے کے بعد سو جانا بھی ان کی عبادت ہے اور علمائے باطن اس حدیث کی پیروی میں کہ میری آنکھیں تو سوتی ہیں، لیکن میرا دِل نہیں سوتا بظاہر وہ سوتے ہیں، لیکن باطن میں اُن کا دِل جاگتا ہے۔ اگرچہ دونوں مقبول ہوتے ہیں، لیکن ان میں اور اُن میں بہت فرق ہے اور یہ بات کسی ذہین و فطین شخص پر پوشیدہ نہیں۔ مکتوب: ۱۵۰

(۱۳۹) بعض سالک جن میں استعداد کامل ہوتی ہے۔ ایک ہی جست میں مقام فنا حاصل کر کے اُس وصل سے بہرہ یاب ہو جاتے ہیں۔ جس کو فنا نہیں اور وہ ہمیشہ کے لئے وصلِ حقیقی

Marfat.com

سے لُطف اندوز ہو جاتے ہیں۔ مکتوب: ۱۵۲

(۱۴۰) مُلحد و بدعتی کا یہ خیال کہ ایک جسم دوسرے جسم میں واقع ہوتا ہے۔ غلط اور یہ کُفر ہے۔ مکتوب: ۱۵۲

(۱۴۱) کافر کی کرامت (استدراج) پر اعتقاد نہیں رکھنا چاہیئے۔ ابلیس لعین بھی جو قطعی طور پر مردود ہے۔ ایسا استدراج رکھتا ہے۔ جس طرح آدمی کی رگوں میں جو اگشت کرتی ہے۔ وہ ایک لحظہ میں زمین کی پاتال سے آسمان کی ثریا تک سیر کر آتا ہے۔

مکتوب: ۱۵۳

(۱۴۲) مُخلص وہ ہوتا ہے جو راہ کے نیک و بد سے واقف کرے۔ اگر میں دیکھوں کہ ایک اندھا ہے اور اُس کے آگے کنواں ہے تو ایسی حالت میں اگر میں خاموش بیٹھا رہوں تو گناہ ہے۔ مکتوب: ۱۵۳

(۱۴۳) کافر دجّال حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانے میں ظاہر ہوگا اور مختلف فرق عادت واقعات سے مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کریگا اور لوگ بے دین ہو جائیں گے حتیٰ کہ حضرت امام مہدی علیہ السلام کو اس کے مقابلے میں جنگ لڑنی پڑے گی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے اتریں گے تو وہ کافر اُن کی قہر آمیز نظر سے پگل جائے گا اور چالیس سال تک تمام دُنیا سے ہر قسم کی تاریکی چھٹ جائے گی اور اس قسم کے شُعبدوں کے باوجود کافر قہر الٰہی میں گرفتار ہوں گے۔ مکتوب: ۱۵۳

(۱۴۴) نواب عبدالصمد خاں سے توقع ہے کہ آخری باطنی نسبت کو حق الوسیع پر درش دیں تاکہ اللہ تعالیٰ کے شہود و ظہور اور فنا و بقا کے لئے وہ صورتِ متخیلہ، جس کی مثال میں نے رخصت ہوتے وقت آپ کو دی تھی۔ نظر میں لاکر یقین جانیں کہ ہر بندے کے لئے ہر گھڑی ذاتی و صفاتی ہے اور بقا اللہ تعالےٰ کے فیض سے اسی طرح جیسا کہ دیکھا،

Marfat.com

پیدا ہوتی ہے، پھر ایک یاقوت بن جاتی ہے۔ مکتوب: ۱۵۵

(۱۴۵) انابت کے کئی مرتبے ہیں۔ انابت عام۔ انابتِ خاص۔ انابتِ اخص اور انابتِ خاص الخواص۔ مکتوب: ۱۵۶

(۱۴۶) پاک ہے، پاک ہے، اللہ پاک ہے۔ وہ جس نے اپنی ذات میں اپنے سوا سب کو حیرت میں ڈال دیا۔ پاک ہے وہ جس نے اپنے نور سے خلقت سے اپنے آپ کو چھپا لیا اور اپنے نور کے ظہور کی شدت سے دنیا سے اپنے آپ کو مخفی کر لیا۔ وہ ایسا ظاہر ہے کہ اس سے زیادہ کوئی ظاہر نہیں اور وہ اتنا خفیہ ہے کہ اس سے زیادہ کوئی خفیہ نہیں۔ پاک ہے جو پوشیدگی سے ظاہر ہوا اور جو اپنے ظہور میں چھپ گیا جیسا کوئی نہیں۔ مکتوب: ۱۵۷

(۱۴۷) علم کے پانچ درجے ہیں، پہلا درجہ نبوت کا درجہ ہے۔ اس درجے کے حامل حضرات کو اخص الخواص کہتے ہیں۔ اس سے نیچے ولایت اہالی نبوت ہے، جس سے بہرور حضرات خاص الخواص کہلاتے ہیں اور اس کے نیچے ولایتِ ملائکہ مقربین ہے کہ وہاں کے لوگ اخص کہلاتے ہیں اور اس ولایت کے نیچے ولایتِ اولیا ہے، اس میں جو لوگ داخل ہیں انہیں ولی خاص کہتے ہیں اور اس ولایت کے نیچے ولایت مومنین عالم ہے۔ مکتوب: ۱۶۱

(۱۴۸) اے زمانے کے سادہ لوح لوگو! زمانے کے بے نظیر فقرا سے تم یہ توقع کرتے ہو کہ تحفوں کے عوض میں وہ اپنے آپ کو اس قسم کے ممنوعہ امور میں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہیں، تمہارے ساتھ شریک کر لیں اور اس بے فائدہ مصیبت پر راضی ہو جائیں۔ کتنی عجیب بات ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ اس گروہ کی برکت ان ممنوعہ امور کے ترک کرنے میں ہے۔ مکتوب: ۱۶۳

Marfat.com

(۱۴۹) نایافت کے معاملے میں سالک کو دیوار کی طرح ہونا چاہیئے کہ سراسر پریشانی اور سرگردانی ہے۔
مکتوب: ۱۶۴

(۱۵۰) میں دُعا کرتا ہوں کہ عاجز کو اُس بہت بڑے گروہ کا کچھ حصہ عطا فرمائے اور آہستہ آہستہ دونوں طرح کے بلند مراتب پر فائز کر دے۔ کیونکہ کرم کرنے والوں کے لئے ایسے کام مشکل نہیں۔
مکتوب: ۱۶۵

(۱۵۱) اللہ کا شکر ادا کرو، کہ اس نے تمہیں یہ نعمت عطا فرمائی۔ دوسرے لوگوں کو تو یہ چیز مدتوں کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے دو رکعت نماز شکرانہ ادا کرو اور فاتحہ خیر پڑھو تاکہ حق تعالےٰ اس مرتبے کو قائم رکھے۔
مکتوب: ۱۶۶

(۱۵۲) حضور در حضور کا یہ مرتبہ سرِّ حقیقت، خفیِ حقیقت اور اخفیٰ حقیقت سے تعلق رکھتا ہے۔ اگرچہ منچلے تین مرتبے بھی تینوں لطائف سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ مرتبہ سردار کا ہے۔
مکتوب: ۱۶۶

(۱۵۳) اولیاء کی دو جماعتیں ہیں۔ ان میں سے ایک جماعت حق تعالےٰ سے دُعا کرنے کو جائز نہیں سمجھتی۔ دوسری جماعت یہ سمجھتی ہے کہ تمام چیزیں پہلے ہی مقدر ہو چکی ہیں لیکن اُن کا مقدر ہونا دو طرح کا ہے۔ ایک تقدیرِ مُبرَم جس کا بدلنا کسی طرح ممکن نہیں اسلئے مُبرَم سلسلے میں دُعا کرنا وقت ضائع کرنا ہے۔ دوسری تقدیرِ مُعلّق اور وہ یہ ہے کہ اس کا بدل جانا دُعا پر موقوف ہے۔ چونکہ وہ دُعا پر معلّق ہے دُعا سے بدل جاتی ہے، چونکہ مُبرَم اور مُعلّق کا علم نہیں۔ اس لئے ہر حالت میں دُعا کرنی چاہیئے۔
مکتوب: ۱۶۷

الحاج صاحبزادہ محمد سلیم شامی نقشبندی عفی عنہٗ

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

در مدح

قطب عالم حضرت حاجی سید محمد طاہر عالم پوری قدس سرہٗ العزیز

واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

توں شاہاں ہیں عالی جناب   تے نالے ہیں فیض یاب
کہن تینوں قطبُ الاقطاب   عالی تیرا مرتبہ
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

توں سُلطان الاولیاء   نالے امام الاتقیاء
نالے ممتاز الاصفیاء   محبوب ہیں احمد مجتبیٰ ﷺ
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

توں زبدۃُ العارفین   تے عمدۃ الواصلین
نالے تاجُ العارفین   نالے سراجُ السالکین
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

توں ولیاں دا ولی   نالے پنجتن دی کلی
راز داں خفی و جلی   کوئی نہیں تیرے ورگا
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

Marfat.com

دساں تیری کھول کہانی   پٹھان نے کیتی نافرمانی
دسی اوہنوں توں نشانی   حلیہ اُوسدا بگڑ گیا
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

توں ولیاں دا تاجدار   دین نبیؐ دا ہیں معمار
کوٹ کفر دے کریں مسمار   تیری ہستی بے پرواہ
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

تیری شانا اعلےٰ شان   توں سونے دی اصلی کان
ہو عبدالنبیؐ تے مہربان   اوہنوں کریں ولایت عطا
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

پہلوں شامی وار مسیتی   نظر کرم جاں اُوس ول کیتی
ولایت ساری اوس نوں دِتی   مَنّی رَبّ دی توں رضا
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

شامی روز عالم پور آوندا ای   تیرے لئی گجریلا لیاوندا ای
نال پیار دے تینوں کھلاوندا ای   جُو تھا تیرا او لیندا کھا
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

شامی تیرے ہی گن گاندا ای   تیرے باجھ روندا کرلاندا ای
ہر اک نوں ایہہ گل آندا ای   بابا مینوں دیو ملا
واہ واہ بابا طاہر شاہ   توں ولیاں دا شہنشاہ

کرمتاں تیریاں شانا بے بہا   توں منبع جو دوسخا
نامے پتلا صدق و صفا   سانوں دِتا دِلوں بھلا

Marfat.com

واہ واہ باباطاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

سلیم شامی ول کر نگاہ جو پوتا خواجہ شامی دا
نالے اس دے حق وچہ کر دُعا ہر دم لیندا نام تیرا

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

میں ہاں تیرا سگ پُرانا نام تیرے داہاں دیوانہ
در تیرے میرا آنا جانا مینوں دتا دِلوں بھُلا

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

غلام رسول میرا ہے نام ادنیٰ تیرا ہاں غلام
وچہ منصور آباد قیام میں وَل کرم دی کر نگاہ

واہ واہ بابا طاہر شاہ توں ولیاں دا شہنشاہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

در مدح

حضرت شیخ عبد النبی شامی رحمتہ اللہ علیہ

آیا سُن کے میں شامی دی مہبت شہرت جیہڑا بانجھاں نوں بچڑے دلاوندا سی
موسیٰ وانگ فرعون دے گھر پل کے اللہ اللہ دا وِرد کماوندا سی
ایسے طراں ہنود دے گھر یں حضرت سبق توحید داپیا پکاوُندا سی
اللہ اک ہے اوسدا نہ کوئی ثانی بُتاں تائیں او بُرا مناوندا سی

Marfat.com

دیوی دیوتا رشی اوتار چھڈ کے چھوٹی عمر میت نوں جاوندا سی
گائیاں پوجن والیاں داپت ہو کے نال شوق دے کلمہ آلاوندا سی
گلی گلی تے ہر بازار اندر سبق توحید دا سوہنا پڑھاوندا سی
راسے ساہورے دے نال ہو غصے مصلیٰ پانی تے پیا ترا وندا سی
لکھاں ہندواں دے جنجو تڑوائے اس نے مسلمان پیا اوہناں بناوندا سی
موسیٰ پیرزادے تائیں پوچھ دلی کرن گناہ تھیں اوہنو بچاوندا سی
درس گاہ پورا سی وچہ کر جاری دین نبیؐ دا چرچا کراوندا سی
دین نبیؐ دا چرچا کرن کارن کئی مُبلّغ پیا اوتھوں بناوندا سی
طالب علماں نوں کتاباں دے سبق کارن خرچہ اوہناندا خواجہ چلاوندا سی
شیر سوہنے دی مجلس وچہ مہن آکے چوکیداری اوہناں تھیں کراوندا سی
کئی کوہڑیاں دے جسموں کوہڑ کڈھ کے صحت رب توں اوہناں دلاوندا سی
حکم نال مرشد کوہڑے نال رل کے خوشی نال گجریلے نوں کھاوندا سی
نناناں مہن دیاں کارن او سوہنا ونگاں سونے دیاں عجب منگاوندا سی
حسن رسول نمانےؒ نے بھیجیا جو اوسنوں درشن رسولؐ کراوندا سی
میرا خواجہ سی ولی کمال سوہنا سبھناں ولیاں تے حکم چلاوندا سی
غلام رسول نمانے دے حال اُتے مولا پاک تھیں رحم کروندا سی

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مُنقبت در شان

تاجَ العارفین قُطب الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی

رحمۃ اللہ علیہ

درِ اقدّس پہ حاضر ہے میری سرکار کی چادر
میرے خواجہ میرے آقا میرے غم خوار کی چادر

اے لوگوں پوچھتے کیا ہوے اُس سردار کی چادر
کرے پَل میں جو خُفتہ بخت کو بیدار کی چادر

جو مخفی جانتا تھا کلیم اَسرار کی چادر
ولایت میں ولی کامل تھا جو مُختار کی چادر

نبیؐ کے دین کامل کے ہے اُس معمار کی چادر
کُفر کے کوٹ جس نے کر دیئے مسمار کی چادر

مئے توحید کی ہے دراصل مئے خوار کی چادر
مئے توحید پی کر جو ہوا سرشار کی چادر

فنا فی اللہ فنا فی الدین نیکو کار کی چادر
شب زندہ دار کی چادر ہے خوش اطوار کی چادر

Marfat.com

خوش گفتار کی چادر اُحسن کردار کی چادر
نبیؐ کی یاد میں رویا جو زار و زار کی چادر
رہا جو کفر سے برسرِ پیکار کی چادر
ہے اُس سردار کی چادر نبیؐ کے یار کی چادر
تڑوائے ہندوؤں کے جس کئی زنار کی چادر
کئے ہندو مسلمان جس کئی ہزار کی چادر
نبیؐ کے دین کو جس نے کیا اظہار کی چادر
محمد مصطفیٰؐ کے اصل پیروکار کی چادر
رہا ہندو مذہب سے سدا بیزار کی چادر
گنہگاروں کی کشتی کے ہے کھیون ہار کی چادر
بیداری میں نبیؐ کا جو کرے دیدار کی چادر
تھا شیر یزدانی جس کا چوکیدار کی چادر
میرے خواجہ میرے آقا ہے پُر اسرار کی چادر
ولایت میں جو یکتا تھا نبیؐ کے یار کی چادر
کرامت ہائے جس کی بہت ہیں آشکار کی چادر
رہا جو شیر خواری میں بھی روزہ دار کی چادر
نفس آمارہ موذی کو دیا جس مار کی چادر
پیدائشی ولیٔ اکمل کے عجب شاہکار کی چادر
ہے پُر وقار کی چادر یکتائے روزگار کی چادر
ہے نبیؐ کے دینِ اکمل کے سرمایہ دار کی چادر

Marfat.com

مربیٔ خلق کو جس نے کیا مخدوم کی چادر
میرے آقا میرے مولا میرے مخدوم کی چادر
مربیٔ خلق جس نے کی تھی زیر بار کی چادر
چڑیلیں جس سے معافی کی تھیں خواستگار کی چادر
مربیٔ خلق کو جس نے کیا لاچار کی چادر
مربیٔ خلق کے سپہ سالار کی چادر
تھے معترف جنگل کے مور و مار کی چادر
رُوحانی مریضوں کے ہے اُس عطار کی چادر
خدائی رحمتوں کی جس پہ ہے بھرمار کی چادر
میرے عالی ظرف عالی قدر سرکار کی چادر
نہ مانا جس نے دیوی دیوتا اوتار کی چادر
ولایت میں ولی اکمل کے عہدہ دار کی چادر
گھٹا رحمت کی جو برسائے مُوسلا دھار کی چادر
کامل ہوشیار کی چادر ہے شب بیدار کی چادر
پاکیزہ جسم صادق قول دیانتدار کی چادر
مطیع جس نے کیے سب دشمن و اغیار کی چادر
خُسر رامے کو جس نے کر دیا اِنکار کی چادر
خُسر کے گھر سے لے آیا جو اپنی ناؤ کی چادر
جو خاطر میں نہ لایا دشمنوں کی یلغار کی چادر
کہ دریا کو مُصلّے پہ کیا جس پار کی چادر

Marfat.com

ہلائے جس نے راے کے در و دیوار کی چادر
محل راے کا جس نے دیدیا تھا ساڑھ کی چادر
دلائے جس نے بانجھوں کو پسر بسیار کی چادر
رہا جس کی زبان پہ جاری استغفار کی چادر
اے لوگو! ہے یہ اُس روضۂ پُر انوار کی چادر
دلائے رحمتوں کے رَبّ سے جو انبار کی چادر
ولی گردانتی تھی جس کو سب سنسار کی چادر
ہے رُوحانی مریضوں کے تیمار دار کی چادر
چڑھائی شام والے کے ہے اُس دربار کی چادر
کریں جھک کر جسے سجدہ سبھی اشجار کی چادر
نبیؐ کے باغِ گلشن کے گل و گلزار کی چادر
نبیؐ کے دینِ اکمل کے ہے لالہ زار کی چادر
حقیقت میں سلیم شامی کے دادا انوار کی چادر
قبول اُفتد زہے عزت تابعدار کی چادر
اصل میں ہے میرے خواجہ میرے غم خوار کی چادر
قبول اُفتد غلام رسول خدمت گار کی چادر

○

(الحاج منشی غلام رسُول، محلہ منصور آباد، فیصل آباد)

Marfat.com

تذکرۂ کرامات

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی
نقشبندی قدس سرہٗ العزیز

بصورتِ اشعار

از رشحاتِ خامۂ زرین نگار
جناب الحاج منشی غلام رسول صاحب

ساکن گلی نمبر ۴ ، محلہ منصور آباد ، فیصل آباد

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آپ دے والد ماجد لالہ دیوان بوہڑہ مل بہل کھتّری دی
حضرت مجدّد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ دے دربار وچ حاضری

اچن چیت اج دل میرے وچہ اک خیال سمایا — حال خواجہ دا لکھ دکھاواں راوی جو سنایا
شام چوراسی وچہ سی یارو ہندو اک گھرانہ — ذات اونہاندی سی بہل آہی جانے کل زمانہ
بوڑا مل اک ہندو اوتھے دیوان صاحب کہلاوے — چوراسی پنڈاں والے خزانہ سرکارے جمع کراوے
مُغلاں دا کارندہ سی او رہندا او دربارے — عزت شہرت مذکورہ دی کافی سی سرکارے
بوڑا مل جی اپنے تائیں دیوان صاحب کہلاوے — ہر اک نکے وڈے دے کم اکثر او کراوے
ہر کوئی کرے سلام جی اوسنوں جو کوئی ملے بازار — عزت شہرت مذکورہ دی کافی سی سرکارے
جس جا ملے دیوان کسے نوں اوہنوں سیس نواوے — جھک کے کرن سلام ہزاراں ہر اک نوں من بھاوے
بوڑا مل دے کوئی نہ ہوئی جد اولاد نرینہ — ایس گلوں مغموم او رہندا نت سڑدا رہندا سینہ
اولاد نرینہ ہتھوں او تاں بہت بھاری غم کھاوے — کئی ہزاراں پنڈتاں ول او آوے تے جاوے
کئی تعویز کرائے اونہاں کجھ نہ پیا پلے — [illegible]
جنتر منتر اس نے ورتے کئی ہزاراں واری — پر کجھ واہ نہ چلے اوس دی [illegible]
کئی دھاگے کروائے اوس نے متھرا گیا بیچارہ — کئی اشنان کیتے اوس اتھے [illegible]
کئی پنڈتاں دیاں جھولیاں اوس نے بھریاں نال دیناراں — دیوی ماتا نوں متھا ٹیکے کرماں وتیاں ہاراں
آکھے دیوی ماتا تائیں دے فرزند پیارا — تا کہ ایس جت وچہ روشن ہووے نام ہمارا

Marfat.com

غرض کہ اُس دیوان صاحب نے لائی واہ شہیری
مراد پوری نہ ہووے اوسدی جُھلی سخت اندھیری

رکیسے نے دسیا اوس دے تائیں سرہند شریف توں جانیں
جاکے اونہاں کولوں لالہ توں دعا کرائیں

اوتھے کہ بزرگ نے رہندے الف ثانی کہلاون
مراد پوری ہو جاندی فوری جو بھی اوتھے جاون

مُجدّدالف ثانی صاحب نے اوتھے رہندے بھائی
جلدی جا توں پاس اونہاندے دیر نہ لائیں کافی

اونے مہت بزرگ خدا دے کامل ولی ربّانے
اوسدے پائے ہور نہ کوئی اندر ایس زمانے

وچہ ولایت ایس زمانے اوسدا پلّہ بھاری
اللہ اگے کردا رہندا ہر دم گریہ زاری

وچہ ولایت ایس زمانے اُسدا کافی پایہ
پاک خدا دا اوسدے اتے رہندا ہر دم سایہ

وچہ ولایت ایس زمانے اُسدے اُچے پائے
کدی نہ اوندا خالی ڈِٹھا جو اوسدے درجائے

وچہ ولایت ایس زمانے کوئی نہ اُسدا ثانی
جا اوتھے نہ لیاویں دل وچہ ہر گز بدگمانی

اُسدے پاروں ملسی تینوں ضرور اولاد نرینہ
ونڈدا پھردا او مولا دا لوکاں تائیں خزینہ

اُسدے پاروں ملسی تینوں بچہ اک پیارا
اُوسدے پاروں اوس بچے دا چمکے خوب ستارا

اُسدے پاروں ملسی تینوں بچہ اک نرالا
خوش ہو جاسی اوہنوں ویکھ کے ہر اِک ویکھن والا

اُسدے پاروں ملسی تینوں نونہال یگانہ
بُھل جاوے گا تینوں سارا دکھڑا بار پُرانا

بوڑا مل تائیں بھیجیا اوس نے سرہند شریف نوں بھائی
دیکھیا جا اوس حضرت تائیں ہوش نہ رہ گئی کائی

ہوش آئی تے دو زانو ہوکے بیٹھا اوبلے چارہ
کئی دیلاں دل وچہ کرکے دل نوں دے سہارا

ہوش آئی تے دل دے اندر پیا قیاس کریندا
خبر نہیں اللہ میری جھولی خالی کدوں بھریندا

مجدّد صاحبؒ دے عرض کریندا شاہا کرم کماویں
تیری شہرت سُن کے آیا خیر جھولی وچہ پاویں

مُجدّد صاحبؒ دے عرض کریندا شاہا کرم کماویں
بہت دُوراڈیوں آیا حضرت خالی نہ پرتاویں

مُجدّد صاحب دے تائیں آکھے تیری ذات نیاری
تیری شہرت سن کے آیا میں وچہ خدمت داری

خیر پاؤ وچہ جھولی میری میں تے فضل کماؤ
اِک خداتوں بچہ مینوں یا حضرت دلواؤ

خیر پاؤ وچہ جھولی میری خالی نہ پرتاؤ
دوروں سُن کے آیا حضرت میری آس پوچاؤ

خیر پاؤ وچہ جھولی میری مینوں نہ درکاؤ
میری عرض خدا دے تائیں حضرت جا سناؤ

Marfat.com

خیر پاؤ ہُن توں جھولی میری شاہا پیا سداویں ۔ قطرے توں دریا کریں چا جد موجاں وچہ آویں
خیر پاؤ وچہ جھولی میری آیا چل نماناں ۔ چھڈ کے در تیرا میں حضرت پرت کے نہیں جاناں
کرے بے چارہ اوہناں اگے رو رو گریہ زاری ۔ آکھے کرم کریں توں شاہا میں جاواں بلہاری
سُن لے دے ربّ دے کولوں ہوئی شان سوائے ۔ سنیا تیری شان انوکھی مولا دی درگاہے
غرض کہ رو دے تے کرلاوے کر دا منتاں ہاڑے ۔ مُجدّد صاحب دے اتوں بوٹا جاوے صدقے وارے
مُجدّد صاحبؒ نے ایس دے تائیں اک تعویز پھڑایا ۔ نالے پانی تے دم کر کے اُسدے تائیں پلایا
تے فرماون گود تیری ہُن مول نہ رہسی خالی ۔ درخت بینگا بہت وڈا اوہ مع پتراں مع ڈالی
اُسدا چرچا بہت زیادہ ہوسی وچہ زمانے ۔ فیضیاب کئی ہوسن اتھیں مجذوب تے مستانے
دُعا منظور ہوگئی سجناں مولا فضل کمائے ۔ بوٹا مل دے اُتے ہوگئے ربّ دے فضل سوائے
دُعا منظور جو ہوگئی سجناں مولا فضل کمائے ۔ بچہ ملیا اوہناں تائیں نال سی بھوپت راسے
اللہ تعالیٰ فضل کمایا اُس نے بچہ جایا ۔ مجدد الف ثانی دی برکت دل دا مقصد پایا
او بچہ سی طفلی اندر روزے دے وچہ رہندا ۔ وقت افطاری ماں اپنی دے دودھ نوں منہ لگیندا
شیر خواری دے عالم اندر روزہ رکھے بھائی ۔ وقت افطاری دودھ پیوں لئی لبھے اپنی مائی
سن بلوغت نوں پوہنچ کے بچہ بنیا ولی ربّاناں ۔ رتبہ اوسدا بہت اوچیرا بنیا قطب زمانہ
عبدالنبیؒ نام رکھایا شام چوراسی رہندا ۔ دیوی رشی اوتاراں تائیں دل تھیں بُرا نیندا
گایاں تائیں پوجے ناہیں متھے تلک نہ لائے ۔ جنجو اُس نے کئی ہندواں دے تھیں خود تڑوائے
حاجی سلیم شامی نے مینوں واقعہ ایہہ سنایا ۔ تاں میں ایس واقعہ نوں یارا شعراں وچہ بنایا

بس غلام رسول نمانے نہ کر ایڈی زاری
تیرے اُتے فضل کریسی پاک خداوند باری

Marfat.com

حضرت خواجہ رام داسو ہرے رلمے دے پنڈ وچ آون دا واقعہ

وگی کرم دی وا صبا یکدم دور دور دوران خزاں ہویا
ہریاں ٹہنیاں میویاں نال بھریاں ساوا تر دتازہ بوستان ہویا

فضل کرم تھیں ابر بہار چڑھیا شام چوراسی تے ابر باراں ہویا
کھڑیاں کلیاں نے بلبلاں ہون راضی مالی خوش راضی باغبان ہویا

پنڈ شام چوراسی وچ بندواں دا اک بہت وڈا خاندان ہویا
کرن کار سرکار تے رہن راضی راضی اونہاں تے آپ بھگوان ہویا

اپنی پریت بھگوان نے دیا کیتی گھر اونہاں دے اک نادان ہویا
بھوپت رائے نادان دا نام رکھن خاندان سارا شادمان ہویا

لٹے تنگیاں تائیں خیرات دتی عاجز شودیاں تائیں دی دان ہویا
گیا سن بلوغت نوں پونچ بچہ تندرست تے گبرو جوان ہویا

لائق فائق جاں دیکھیا بچڑے نوں فکر پانیاں کاج رچان ہویا
آخر ہوئی نسبت اک جگہ گھر رلمے دے اوہدا ڈھکان ہویا

دلہن نیک صورت لتے نیک سیرت بھوپت رائے لے گھر روان ہویا
ایسے طراں گزار دے رہے گھڑیاں آخر دوہاں دے اک نادان ہویا

سنی دوہترے دی خبر جدوں رلمے شادمان ہویا شادمان ہویا
آکھے جلد دیکھاں جائے دوہترے نوں دل دوہترے جلد روان ہویا

دیکھی دوہترے دی شکل جدوں رلمے آکھے رب سچا مہربان ہویا
زچہ بچہ دے سر پیار دے کے راماں جلد پچھاں روان ہویا

اک روز خدا دے فضل سیتی اک ولی دا آ گذران ہویا
پتہ جا ہر اوس ولی نوں لوک آکھن بھوپت رائے اتے مہربان ہویا

اک روز بیٹھے خواجہ صاحب تائیں ہوئی بچے دے دل دھیان ہویا
کرکے یاد خدا نوں او پیارا پنڈ ساہورے دل روان ہویا

مسجد کول اک گھری تیلیاں دا خواجہ اونہاں دے جا مہمان ہویا
ہتھ تیلن دے گھلے پیغام خواجہ زوجہ خود نوں جلد بولان ہویا

گھر چوری او آگئی تیلیاں دے مائی جی نوں ایہہ فرمان ہویا
تینوں لین آیا کی صلاح تیری بھلئے ا جے نہ کجھ نقصان ہویا

ہتھ بنھ کے اونہاں نے عرض کیتی جیہڑا حکم تیرا عالیشان ہویا
بندی ہے حاضر جلدی ے چلو وقت عصر مقرر سی آن ہویا

وقت عصر دے ایتھوں چل پئے جد ہوئے راہاں چا درتان سویا
آخر حسب وعدہ مائی جی آپونچے ابے وقت نہ عصر عیاں ہویا

ہوئی مخبری دشمنان دوتیاں نوں راہاں ساہورا سن پریشان ہویا
آخر دا ہر دوڑا کے طرف خواجے حکم دوہاں نوں بنھ لیان ہویا

پچھے پنڈ سارا مارن آوندا اے اگوں دریا سی تیز روان ہویا
آخر مائی جی عورت ذات ہیسی دل اونہاں دا ذرا پریشان ہویا

خواجہ صاحب نہ ذرا پرواہ کیتی رب اونہاں دا نگہبان ہویا
جاء نماز نوں سٹ دریا اندر اتے اوسدے بڑا جہان ہویا

نالے نار بٹھایو نے معہ بچے طرف رب دے پھیر دھیان ہویا
جاء نماز نے تیز رفتار پکڑی طرف پار دے جلد روان ہویا

دشمن پہنچے کنارے تے لوکدے نے جتھے اونہاں نے مکان ہویا
آخر گھوڑے دریا وچ ڈال دتے پکڑن خواجہ سب سامان ہویا

اوہنں چیت دا ہروں اک آدمی دا طرف پنڈ دے جدوں دھیان ہویا
پیار دنداتے کرلا وندے تے آکھے بجنو بہت نقصان ہویا

Marfat.com

ہویاں چار نظراں گیاں سب مرضاں بھوپت رلئے آخر مسلمان ہویا
عبدالنّبی رکھائیوے نام اپنا، دین نبیؐ دے وچ غلطان ہویا

دراصل ایہہ لوک نہ مول جانن خواجہ ازل تھیں سی مسلمان ہویا
پیدا ہندواں دے ہویا امر ربی راز ایس وچ کوئی پنہاں ہویا

حکمتاں ربّ دیاں ربّ ای جاندا اے جیہڑا مالک کل جہان ہویا
راز مخفی نہ کھول توں بندیا اوئے تیرا ایس وچ کی نقصان ہویا

شکم مائی وچ خواجہ سن مسلم پیدا ہندواں دے گھوں آں ہویا
پیدائشی ولی جس نوں لوکی آکھدے نے گھریں ہندواں دے پروان ہویا

ابراہیم خلیل نے وانگ موسیٰ گھریں کافراں پل جوان ہویا
ایسے طراں ہنود دے گھر حضرت مثل شمع فروزاں تاباں ہویا

نہ کجھ کھاوندا سی نہ ہی پیوندا سی اللہ دا ورد زبان ہویا
چھڈے بہن بھائی لتے باپ مائی رشتہ داراں نوں بہت ارمان ہویا

دنیا دولتاں ساریاں چھڈ کے تے شیخ طاہرؒ دا تابع فرمان ہویا
بابا، باباجی کوکدا رہے ہر دم فضل اوس تے ربّ رحمان ہویا

بیوی بچے دی خبر نہ رہی کائی دین نبیؐ دے وچ غلطان ہویا
نماز روزے دے بہت پابند ہیسن آکھن ربّ میں تے مہربان ہویا

رامے ساہورے نوں گیاں جدوں خبراں نال طیش دے بہت ہلکان ہویا
اپنی دھی بٹھائی گھر اپنے سر رامے سوار شیطان ہویا

طرح طرح دے سٹے پکائے راما، تیار خواجہ دی لین نوں جان ہویا
جس نوں ربّ رکھے اوسنوں کون چکھے ربّ خواجہ دا نگہبان ہویا

ڈونگیاں رمزاں نہ سمجھدا مول راماں ایس معاملے وچ انجان ہویا
لے پتہ نہ رامے ساہورے نوں جوائی او سدا ولی سلطان ہویا

Marfat.com

لانبو اگ دے بل دے پنڈ اُتے گھر رلے دا سڑ سنسان ہویا
تُسی ایہناں نوں مول نہ کجھ آکھو ایہہ بہت بھاری بھاگوان ہویا

جاں لوکاں نے پنڈول نظر ماری محل راے دا سڑ سُنسان ہویا
راماں روندا تے کرلاوندا لے آکھے جان ہویا آکھے جان ہویا

دشمن داہر پرتا کے بہت جلدی طرف پنڈ دے دفع دفعان ہویا
کرامت خواجہ دی دیکھی آ سجناں او راضی خواجہ تے خود رحمان ہویا

خواجہ صاحب لے کے اپنی نار بچہ داخل شام چوراسی وچ آن ہویا
کرامت دیکھ کے کئی ہزار ہندو ہتھیں خواجہ دے مسلمان ہویا

غلام رسول نوں غربت نے تنگ کیتا اوبھی فضل یزداں دا خواہاں ہویا
خواجہ صاحب نوں کرے اد یاد ہر دم برکت خواجہ دے قلب روان ہویا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نیست چیزے جز عقیدت جان من　　شام چوراسی ملائک بارگاہ
تا کنم حانہ برائے انجمن　　مہر جن وانس ہم دیگر خالق بارگاہ

☼

سنگ بنیاد درسگاہ حضرت شیخ عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ

کیوں نہ حمد ہزاراں آکھاں میں خالق دے تائیں　　آدم جن، ملائک دا جو اصلی سچا سائیں
پتھراں دے وچہ کیڑیاں تائیں اعلیٰ رزق پونچاوے　　گوشت خوریاں تائیں مالک گوشت پیا کھواوے
اس توں بعد رسول اللہ نوں لکھ سلام پونچاواں　　چوں یاراں دے اتوں اپنی جندڑی گھول گھماواں
پنج تن پاک اتوں میں کیوں نہ سر اپنے نوں واراں　　حسنؓ حسینؓ بتولؓ علیؓ نوں کراں سلام ہزاراں
غوث اعظم نوں یاد کراں میں ہر دم اٹھدا بیندا　　غوثاں، قُطباں تائیں ہر دم رہاں سلام کریندا
میں تاں ڈٹھی ولیاں اندر ہوندی طاقت بھاری　　اپنی نظر کرم تھیں کردے حل ہر مشکل بھاری
جے کسے ول ولی اللہ دا نظر قہر دی پاوے　　اوس دے خاص محلاں تائیں لانبو اگ دے لاوے
خواجہ عبدالنبی صاحب دی کرامت لکھ دکھاواں　　ایس سعادت پاروں شائد میں بھی بخشیا جاواں
محمد موسیٰ خواجہ ام دے پیر زادے سی پائی　　عمر اوائل انہاں دی آہا داڑھی مول نہ آئی
متھے اُتے نُور سی چمکے صورت لاٹاں مارے　　سوہنی شکل نُورانی صورت لگن بہت پیارے
صورت پیر زادے دی یارو اعلیٰ نظری آوے　　ہر اک ویکھن والے تائیں حیرانی وچہ پاوے
ہونٹ باریک سوہنے دے آہے وچہ ذقن دے چاہ سی　　ابرو یارو پیر زادے دے وانگن قوس قزح سی
غمزے اس دے ویکھ کے ہر کوئی حیرانی وچہ آوے　　صورت اُسدی اپڑا پارہ ہر اک نوں پئی پاوے
شہزادے دی موراں وانگوں یارو نُور نرالی　　ثانی اپنا کوئی نہ رکھدے او وچہ نیک اعمالی

Marfat.com

خوبصورت تے اعلیٰ سیرت حلیم طبع شہزادہ ۔ علم شرع دا پڑھنے کارن کیتا اوس ارادہ
حصول علم دے کارن اونہاں کیتا جدوں ارادہ ۔ اوس نوں دلیّ بھیجن کارن ماپے ہوئے آمادہ
ماپیاں نے شہزادے تائیں دِلیّ شہر پونچایا ۔ علم شرع دا حاصل کرے چھیتی ساڈا جایا
قدرت قادر دیکھ ربّے دی کی کجھ اس نوں بھاوے ۔ اپنے خاص پیاریاں تائیں کی کر او آزماوے
دِلیّ دا جو سیٹھ وڈا سی مر گیا میرے بھائی ۔ اوس دی بیوہ دے دل اندر اک دلیل جو آئی
سوچیا اوس نے دل دے اندر بچے سد منگاواں ۔ درویشاں نوں جلد بلا کے ختم قرآن کراواں
آخر اوس نے بچیاں تائیں درس گاہوں منگوایا ۔ ایصال ثواب مرحوم دے کارن دِل وِچ قصد ٹھہرایا
درویشاں دے کارن بیوہ ایہا حکم سناوے ۔ قرآن خوانی تسی چنگی کرنی مردہ بخشیا جاوے
زیر زبر تے پیشاں تائیں خوب ادا ہے کرنا ۔ کھڑا ایہا نہ چھڈناں کوئی حرفاں تائیں پڑھنا
نال درویشاں موسیٰ صاحب بہے سی آیا ہویا ۔ لباس درویشی محمد موسیٰ نے گل وچ پایا ہویا
جھرکے وچوں سیٹھ دی بیوہ ویکھے بچیاں تائیں ۔ کراں معلوم تعداد ہے کتنی پڑھدے نے یا نائیں
محمد موسیٰ اونہاں وچوں جاں اوس نظری آیا ۔ صورت اوس دی ویکھ کے بیوہ اپنا آپ بھلایا
ہوش آئی جاں اوس دے تائیں پے گئی وچ حیرانی ۔ آکھے کیتھوں ہیں گھر آیا لوکو چن آسمانی
ایہہ تے کوئی فرشتہ نوری بھل آیا آسمانوں ۔ کدھروں چل کے ہیں گھر آیا لوکو ماہ کنعانوں
ایہہ تے مینوں یوسف جاپے یا یوسف دا ثانی ۔ شکلوں ایہہ تاں جاپے مینوں وانگن ماہ کنعانی
صورت پیرزادے دی اوسنوں لگی بہت پیاری ۔ وانگ زلیخا اوس دے تائیں چاہڑی عشق خماری
ویکھیا پیرزادے نوں جاں اوس چین گیا اڑ سارا ۔ آکھے کیتھوں ہیں گھر آیا بجلی دا چمکارا
ویکھیا پیرزادے نوں جاں اوس اپنا آپ گنوایا ۔ آکھے بھل بھلیکے ہیں گھر کدھروں نوری آیا
ویکھیا پیرزادے نوں جاں اوس آکھے ایہہ نئیں خاکی ۔ آکھے ایہہ نہ خاکی بندہ ایہہ مخلوق افلاکی
صورت پیرزادے دی اوسنوں جس دم نظری آئی ۔ ویکھ کے پیرزادے نوں بیوہ اپنی ہوش بھلائی
صورت پیرزادے دی اوسنوں جس دم نظری آئی ۔ اوس دل تکے مول نہ تھکے جان لباں تے آئی
صورت پیرزادے دی اوسنوں ماریا تیر دو کارا ۔ دیکھ کے صورت اوس بیوہ نے ماریا آہ دا نعرہ

Marfat.com

صورت دیکھ کے پیرزادے دی او متحیر ہوئی — آکھے ایہہ نہیں آدم لوکو پری زادہ ہے کوئی
صورت دیکھ کے پیرزادے دی اوتاں ڈبدی جاوے — مصری زناں دے وانگوں بیوہ روٹے تے کرلاوے
وچہ بھر دے کھلی ہوئی نوں کافی وقت دہاے — جاں جاں تکے پیرزادے نوں چین دے نوں آوے
دل کرے سو تکدی جاواں ایہہ فرشتہ نوری — دل کرے سو چھیتی جاواں اوس دے وچہ حضوری
آخر لونڈی تائیں اوس نے بہت چھیتی منگوایا — وچہ بھر دے انگل کرکے پیرزادہ دکھلایا
آکھے نام جا پچھ توں ایسدا کون ہے کِسدا جایا — کس ملک دا ہے شہزادہ ایتھے کیونکر آیا
لونڈی پوہنچی کول حضرت دے کجھ سر پیر نہ پایا — دوبارہ اوس نے لونڈی تائیں حضرت دل دوہرایا
اتنے نوں درویش تمامی دل مسجد دے دہائے — وچہ تصور بیگم تائیں شہزادہ تڑپائے
ذہن بیوہ دے اندر آخر اک تجویز جو آئے — ہر جمعرات نوں کجھ درویشاں تھیں ختم قرآن کرائے
ایصال ثواب دا کرے بہانہ بچیاں نوں منگولائے — وچہ بھر دکیوں پیرزادے نوں آپ او تکدی جائے
غرض کہ اک دن پیرزادے نوں بیوہ سد منگایا — اگا پچھا اوس تھیں پچھیا چین دے نوں آیا
ہتھ بنھ عرض کرے یا حضرت تسی روزانہ آؤ — کھانا تساں نہ چنگا ملدا ایں عاجز دے کھاؤ
عرض کرے پردیس دے اندر ملے نہ چنگا کھانا — وچہ پردیس مصیبت ہوندی یا حضرت میں جاناں
عرض کرے یا حضرت صاحب میں بلہاری جاواں — وچہ پردیس رہائش کارن ملن نہ چنگیاں تھاواں
عرض کرے جے کرم کردتاں ایتھے ہی آ جاؤ — خدمت بہت زیادہ کرساں جے کر کرم کماؤ
عرض کرے مدرسے اندر ہوندی کوفت بھاری — میرے ہاں قیام فرماؤ یا حضرت میں واری
اوہنی عرضاں کرے بے چاری، نامنظور فرماون — پیرزادہ جی اوس بیوہ نوں ایہا پٹے فرماون
تیری ایہہ ہے خواہش بی بی کراں ایتھے شب باشی — جے آ جاواں ایتھے بی بی پڑھسی کون پڑھاسی
آدھی رات تائیں میں بی بی اپنا سبق دہراواں — نئیں منظور لے میرے کارن منجی چک لیاواں
پھر او بیوہ عرض کریندی میں صدقے میں واری — کھانا کھا کے وقت دوپہرے ہوندا مشکل بھاری
ایس لئی تسی وقت دوپہرے کجھ آرام فرماؤ — ٹھنڈے ویلے بیشک حضرت دل مدرسے جاؤ
پیرزادے نے ایہہ گل سن کے دل وچہ قصد ٹھہرایا — وقت دوپہر گزارن کارن وعدہ چا فرمایا

Marfat.com

جب وعدہ جاں شہزادہ وقت دوپہرے آوے ـ بیوہ بیگم نوں شہزادہ بہت زیادہ بھاوے
ملذذ اتے مرغن اوسنوں او کھوائے کھانے ـ وانگ زلیخا آپ کھواوے بیٹھے کر بہانے
شہزادے نوں آکھے تینوں رب نے آپ بنایا ـ ہتھیں نود بنا کے اوس نے روغن حسن چڑھایا
صورت تیری بھولی بھالی لگے بہت پیاری ـ جس دن دا میں ڈٹھا تینوں ہوش گئی بھل ساری
تیری ہے ہر چیز نرالی تے ہے کرماں والی ـ تیری ہرادا پیارے جاپے پٹی نرالی
اوڑک عورتاں والا اوس نے جلد کیتا سی چالا ـ آکھے شاہا عشق تیرے نے کردتا بے حالا
آکھے تیرے عشق نے شاہا مینوں مار مکایا ـ ولٹے وریغ میں درویشاں نوں کاہنوں سد منگایا
آکھے میں نے کرم کریں جے شربت وصل پلادیں ـ اے محبوبا میرے تائیں پکڑ سینے نال لادیں
شربت وصل پلادے سجناں مراں نہ میں ترہائی ـ باجھ وصل دے میریا سجناں مینوں دکھ نہ کائی
شربت وصل پلاکے سجناں دور کریں غم گیری ـ بناں وصل دے میریا سجناں بہت ہوندی دلگیری
شربت وصل پلادے سجناں دور ہوئے غم ناکی ـ شربت وصل پلاکے سجناں بن جا میرا ساقی
شربت وصل پلاکے جے توں ٹھنڈ کلیجے پادیں ـ ساری عمر میں باندی رہساں جے کر کرم کمادیں
شربت وصل پلادیں جے کر ہوئے طول حیاتی ـ نئیں تاں سر تیرے چڑھ مرساں پٹ پٹ اپنی چھاتی
غرض کہ اوس نے پیرزادے نوں کیتا تنگ زیادہ ـ ہوگیا پھر متزلزل یارو ایہہ مذکور شہزادہ
ہاروت ماروت فرشتیاں ایتھے آکے ہمت ہاری ـ ایس ازمائشوں مشکل بچناں فضل کرے رب باری
ہاروت ماروت بھی ایتھے آکے اپنا آپ ونجاون ـ شہر بابل دے کھوہ وچ آخر الٹے ٹنگے جاون
فضل ربانے جیکر بندیا شامل حال نہ ہووں ـ بلم بعور دے وانگن کئی ہتھ اولیائیوں دھوون
فضل خدا تھیں یوسف بچیا ہویا فضل خدا دا ـ صورت باپ دی نظری آئی کیتا جدوں ارادہ
بعضے آکھن اللہ سائیں جبرائیل پونچایا ـ بعضے آکھن بت زلیخاں جاں اوس نظری آیا
یوسف پچھے دس زلیخا ہے ایہہ چیز کیسائی ـ کہے زلیخا رب میرا ہے میں جس تھیں شرمائی
میں ایس اتے کپڑا پایا ویکھ اساں نہ پاوے ـ ایس نے کوں حضرت یوسف مینوں شرم جے آوے
سنیاں گلاں جدوں یوسف نے جلدی نس کے آیا ـ اللہ پاک نے اپنے فضلوں یوسف تائیں بچایا

Marfat.com

پیرزادہ مذکور شہزادہ بہت بڑا کترایا — بدی کرن تھیں اوس بھی کافی اپنا آپ بچایا
آخر گھی سی کول آتش دے فوراً پگھل آیا — پیرزادے نے پلنگ دے اُتے جاں ہی قدم ٹکایا
پہلا قدم رکھ پلنگ دے اُتے دوجا چکن لگا — از غیبوں کسے اوس دے تائیں لک وچہ ماریا ٹھڈا
پیرزادے نوں ٹھڈا لگا پلنگوں تھلے آئے — غضبوں پیرزادے نوں کوئی از غیبوں فرمائے
توں ہیں میرے پیر دا جایا مینوں مول نہ بھایا — ایڈی دوروں چل کے تینوں میں بچاون آیا
جیکر پیرزادہ نہ ہوندوں میں نہ آندا کائی — عزت برکت پیر دی خاطر تیری جان بچائی
توں محمد موسیٰ ہے سین میرے پیر دا جایا — تینوں میں بچاون کارن وچہ دلی دے آیا
ٹھڈا پیرزادے نوں لگا جس نے ہوش بھلائی — مرشد زادے دے کن اندر ایہہ آواز جو آئی
پیرزادے دے کن دے اندر ایہہ آواز آیا — خوش بختی ہے تیری موسیٰ توں ہے پیر دا جایا
جے توں نہ ہوندوں پیر دا زادہ بن آئیوں توں مردا — مینوں شرم حیا پیراں دی میں ہاں جس دا بردا
پیرزادے نوں ایہہ فرما کے خواجہ نظر نہ آیا — پیرزادے دے بدن دے اُتے درداں غلبہ پایا
ٹھڈے پیرزادے دے سارے ہڈیاں جوڑ ہلائے — اُٹھن لگیاں اوس دے تائیں خواجہ نظری آئے
پیرزادے دے جوڑ تمامی ٹھڈے چا ہلائے — اُٹھن لگیاں اوس دے تائیں مول نہ اٹھیا جائے
ہوش آئی جاں پیرزادے نوں یار دکھ نہ بھاوے — وانگ سیماب دے کنبے حسرت ٹریا مول نہ جاوے
آخر اوس دے تائیں لوکاں درس گاہ پہنچایا — درس گاہ تھیں پھر شہزادہ شام چوراسی آیا
بدن ہویا مدقوقاں وانگوں چہرے زردیاں چھائیاں — فالج نے چا حملہ کیتا کھاون پیتے دوائیاں
کرن علاج دوا بتہری فرق نہ جاپے کوئی — چلنوں پھرنوں عاجز ہوئے مندی حالت ہوئی
جاں جاں کرے علاج شہزادہ مرضاں ودھدیاں جاون — شرمساری تھیں کول خواجہ دے آون تھیں کتراون
آخر اک دن بیٹھیاں بیٹھیاں ایہہ دلیل ہو آئی — اس زندگی تھیں موت ہے بہتر زندگی لطف نہ کائی
کول خواجہ دے جا کے کیوں نہ پاپ اپنے بخشاواں — کیوں نہ اونہاں کولوں اپنے لئی دعا کراواں
پر او دل دے وچ شرماون خواجہ تھیں کتراون — بحر غماں وچ غوطے کھاون خواجہ کول نہ آون
اوڑک رڑدیاں کھڑدیاں اک دن کول خواجہ دے آئے — دو زانو ہو آکے بیٹھے گل نہ کیتی جائے

Marfat.com

خواجہ میرا جانی جاں سی سمجھے سب کہانی — شہزادہ بھی نظر چرا کے کردا عرض زبانی
میتھوں کافی غلطی ہوئی بھگتیا میں خمیازہ — یا حضرت ہن کدھوں پڑھو گے میرا تسی جنازہ
ایس زندگی تھیں موت ہے چنگی جو مینوں نہ آوے — صاحبزادہ خواجہ لگے رو رو عرض سناوے
خواجہ ام نے جس دم ڈٹھی اوس دی گریہ زاری — رحم آ گیا خواجہ تائیں دیکھ اوس دی بیماری
پیرزادے دے حق دے اندر پھر دعا فرماون — پاک ربّے تھیں شہزادے دے کل گناہ بخشاون
خواجہ صاحب حق موسیٰ دے جدوں دعا فرمائی — جھٹ پٹ یارو پیرزادے نوں پلٹ آئی رعنائی
پیرزادے دی صحت یارو فوراً پلٹ کے آئی — برکت خواجہ ام شہزادے صحت مکمل پائی
پھر موسیٰ دے پڑھنے کارن پتے دلیل دور آون — بہت سارے علماواں تائیں سیام شریف منگواون
پیرزادے لئی شام پورا سی درس کرایا جاری — اوتھے آ کے علم شرع دا پڑھ دی خلقت ساری
دُور دراز علاقیاں وچوں کافی طلباء آون — علم شرع دا حاصل کر کے قُرب حضوری پاون
مُبلّغ اوس درس تھیں یارو پیدا ہوئے بہتیرے — دین نبیؐ دا چرچا کیتا جنہاں چار چوفیرے
عالم فاضل اوس درس نے کافی چا بنائے — برکت خواجہ ام دی جنہاں عالی رُتبے پائے
نمازی آتے غازی ہوئے پڑھ پڑھ دین الٰہی — دین دنی وچہ دو ہیں جہانی جنہاں عزت پائی
طالب علماں تائیں اعلیٰ درسوں مل دے کھانے — کپڑے لتے ہر شے مل دی نال دے فضل ربانے
رہائش طلباء دی خاطر خواجے حجرے سن بنوائے — طلباء نوں تکلیف نہ ہووے خواجہ ام فرمائے
اوس درس نے اوس علاقے تھلکے بہت مچائے — فقہ حدیث نوں پڑھنے کارن طلباء دور دے آئے
دور دراز علاقیاں وچوں سُن کے طلباء آون — علم شرع دا حاصل کر کے دل دا مقصد پاون
پیرزادے دی خاطر اصلی درس کرایا جاری — نہیں سن خواجہ کرنی چاہندے اوس دی دل آزاری
اوس درس نے اوس علاقے کافی شہرت پائی — حصول علم لئی دور درازوں کافی خلقت آئی
غرض کہ دسیا تینوں کیونکر درس ہویا سی جاری — سب حقیقت لکھ دکھائی پڑھدے آپ نوں قاری
ایس لئی میں سب حقیقت لکھ دکھائی یارا — دعا کرو حق میرے اندر بخشے بخشنہارا
میں اک سگ خواجہ دا ہیگا عاجز در در نجاناں — خواجہ ام دی قدر پیارے کافی میں نہ جاناں

Marfat.com

کرو دعا حق میرے اندر دور ہوئے غم خواری — وچہ مصائب گھریا ہویا رحم کرے رب باری
میں دکھیارا درداں مارا محرم راز نہ کوئی — خواجہ ام نوں عرض گزاراں جلد کرن دل جوئی
حاجی سلیم صاحب جو یارو شام چوراسی والا — کرو دعا حق اوس دے اندر فضل کرے حق تعالیٰ
خواجہ ام دا پوتا ہے او ۔ وچہ لاہور دے رہندا — خواجہ ام نوں یاد کریندا ہر دم اُٹھد بیندا
غلام رسولے دے دل اندر اک دن ایہی آیا — وچہ چوراسی دساں لوکاں نوں کس نے درس بنایا

خواجہ عبدالنبیؒ صاحب کا راما کو جواب معہ کرامت

بسم اللہ بسم اللہ پڑھ کے ہتھ قلم نوں لاواں — کرامت خواجہ صاحب دی میں سب نوں لکھ دکھاواں
پھر درود رسول اللہ نوں پونچے لکھ ہزاراں — پنج تن پاک اوتوں میں کیوں نہ سر اپنے نوں واراں
خواجہ عبدالنبی صاحب نوں کئی سلام پونچاواں — روضے آنجناب دی مٹی اکھیاں دیوچہ پاواں
صاحب زادیاں تائیں پھر میں کراں سلام کروڑاں — لخت جگر نے خواجہ ام دے کیوں اپنا مُکھ موڑاں
صاحب زادیو میرے تائیں غربت بہت ستایا — فاقہ مستی نے گھر میرے خوش ہو ڈیرہ لایا
رشتے داراں میرے تائیں نظروں دُور گرایا — وچہ غریبی میرے تائیں سکیاں مونہہ نہ لایا
سکے بھائی مینوں ویکھ کے دوروں تے کتراندے — دیکھ پچھان لواں نہ شاہدر ستے نوں چھڈ جاندے
صاحب زادیو سکے میرے کھیڈن وچہ کروڑاں — مینوں روٹی رج نہ مل دی چاہے کتنی لوڑاں
جاندا صاحبزادیاں وچوں میں اقبال جی شامی — لائل پورے وچہ حاکم ہے سی جانے خلق تمامی
کرو دعا حق میرے اندر تسیں او ولیاں زادے — میرے جیہے کروڑاں تارے پڑ تو ہاڈے دادے
دیو اجازت صاحبزادیو جاں وڈی سرکارے — میں دل نظر کرم دی شاہد او محبوب گزارے
ہن میں خواجہ صاحب اُتوں جندی گھول گھماواں — صدقے جاواں عرض سناواں دِلی مقاصد پاواں
شیخ طاہرؒ نے تیں پر خواجہ فضلوں مینہ برسایا — تیرے کولوں خواجہ صاحب ہندو مذہب چھڑایا
راما سو ہرے تیرے تائیں خبر جاں گئی ساری — کئی مہینے روکی رکھی اوس نے تیری ناری

Marfat.com

(۳)

شام چوراسی تینوں پونچے نال خیریت بھائی
ایہہ کرامت خواجہ اُم دی جانے کل لوکائی

ایہہ کرامت دیکھ ہزاراں پکڑن دین حقانی
چھڈ گئے مذہب ہنود بیچارے ہویا فضل ربانی

صاحبزادیو عرض کراں میں دوبارے سرہانے
کرو دعا حق میرے اندر بابے دی سرکار رے

غربت اُتے بیماری کولوں گھر دے صحت پاون
نال برکت او خواجے بابے مطلق نہ گھبراون

خواجہ عبدالنبیؐ صاحبؒ جی ظاہرا ولی کہاویں
وچہ مجالس پاک نبی دی اکثر آویں جاویں

وچہ درگاہ الٰہی تیرا مرتبہ بہت اچیرا
بابے داتوں دامن پھڑیا کیتا کم چنگیرا

حاجی سلیم صاحب جو یارد شام چوراسی والا
پوتا ہے او میرے خواجہ دا فضل کرے حق تعالیٰ

عقیدت مند او بہت خواجہ دا وچہ لاہور دے رہندا
خواجہ، خواجہ یاد کریندا ہر دم اُٹھدا بہندا

بس غلام رسولا تیری سُن لئی سب زاری
حل ہو جاسی مشکل تیری فضل کرے رب باری

حضرت تاجُ العارفین رحمتہ اللہ علیہ دیاں کراماتاں

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ہستی دے جائے
جو ہندواں گھر پیدا ہویا نام سی بھو پت رائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے
جس دے روضے پاک نے او بوں شجر کرن جُھک سائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے
نال کشف دے وچہ بیداری جو رسولؐ ملائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے
بے اولاداں جس دے یاروں گو دین لعل کھڈائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے
پونچکے وچہ دلی دے جیہڑا موسیٰ تائیں بچائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے
وانگ بیڑی دریا وچہ جیہڑا جاء نماز چلائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے
جس سوہنے دے قدمیں آکے شیراں سیس نوائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے
جو محلاں رلمے تائیں لاہنواگ دے لائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے
جس صاحب نے داتناں تائیں کھانے رج کھوائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے
تیس (۳۰) میل جو پیدل چل کے دل مرشد دے جائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے
حکم مرشد تھیں نال کوہڑے دے جو گجریلا کھائے

Marfat.com

گھل پیغام ایہہ خواجہ تائیں راۓ حکم سنایا
بہتا ایہہ مناسب تینوں چھڈ بابے داپلہ
نئیں تاں جندڑی توں ہتھ دھوے جندڑی بہت پیاری
اینویں ہتھوں سٹی مالا ۔ توڑ زنار گنوایا
مسلم مذہب وچہ رہویں بے بھیجاں مول نہ کاکی
حقہ پانی بند کراں گے مل سی دیس نکالا
راۓ سوہرے تائیں خواجہ خوب جواب سنایا
ڈوڑا تھالی بھن کنالی کیتی چونکا بھن مسیت
ایہہ ہرا آغلام رسولا ۔ کدھر گیوں پیارے
سن جواب نوں راما سوہرا وچہ غصے دے آیا
آخر اک دن دل خواجہ دے بیٹھیاں بیٹھیاں آیا
کرکے یاد خدانوں سوہنا پنڈ ساہوریاں کڈھایا
تیلن دے ہتھ گھل سنیہا زوجہ نوں منگوایا
وقت عصر زوجہ معہ بچے لے کے پنڈ دل دہاۓ
پچھے دشمن اگوں دریا بوہتیاں ٹھاٹھاں مارے
خواجہ صاحب تائیں بجناں مطلق خوف نہ آیا
پڑھ بسم اللہ خواجہ صاحب مصلے دریا وچہ پایا
وچکار دوہاں دے خواجہ صاحب اپنا آپ ٹکاۓ
دشمناں تائیں عقل نہ آئی مگریں گھوڑے ڈالے
جس دم خواجہ صاحب پونچے دریاۓ وچکارے
جاں دیوتسیں انہاں تائیں ہرگز مول نہ روکو
پنڈ ول ویکھیا جاں داہرنے لاٹاں نظری آون

بدلیا مذہب کیوں کا کا اپنا کی تیرے ہتھ آیا
ہندو مت وچہ بوہتا لبھدا اکھن جنہوں اللہ
وقت مصیبت نہ کوئی پوچھے ہوندی مشکل بھاری
لے انوکھی کھیڈ توں کیتی کی تیرے ہتھ آیا
پھر سمجھاں گا تیرے تائیں توں ہویا ایں عاقی
ویکھ سی شیخ طاہر پھر تیرا اپنی اکھیں حالا
لے قاری میں اسدے اندر سارا لکھ دکھایا
آکھیں راۓ سوہرے نوں ساڈی اللہ نال پریت
کرامت خواجہ صاحب دی توں چھڈ دتی وچکارے
خواجہ امڑے حسن جوابوں بہت بڑا گھبرایا
فرقت زوجہ لتے بچے دی اوسنوں آن ستایا
اک اکلا دوجا اللہ تے اللہ دا سایا
شام چوراسی جاون کارن دوہاں قصد ٹھہرایا
دشمن نوں جاں خبراں ہویاں پچھے داہر دوڑ آۓ
ویکھیا جاں لے سین مائی نے ہوش گئے بھل سارے
نہ ہی دشمناں دوتیاں کولوں او صاحب گھبرایا
زوجہ خود نوں نے بچے دے باہوں پکڑ بٹھایا
جہاز بحری دے وانگ مصلےٰ تردا پار نوں جاۓ
ہتھیں سب ناں پکڑے ہوۓ خنجر نیزے بھالے
دشمناں وچوں اک معمر رو رو پیا پوکارے
پنڈا ساڈا سڑ گیا سارا ، حال دوہائی لوکو
سڑ گیا سب کجھ رہیا نہ باقی رو دن تے پچھتاون

Marfat.com

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے ... کوہڑیوں کوہڑ جسم تھیں پل وچہ جس نے کڈھ گنوائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے ... جس دے در تے جو بھی آئے دِلی مقاصد پائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے ... جس سوہنے نے مجذوباں دے گل کپڑے تن ڈھپائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے ... ہتھ تو ہاڈے جس سوہنے نے قلم دان پکڑائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے ... میرے جیہے ہزاراں پل وچہ جس نے بنے لائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... دشمن در ہر نوں دیکھ کے جیہڑا مطلق نہ گبھرائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے ... رلے سوہرے تائیں جیہڑا اکھرے جواب سنائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس محبوب دے جائے ... کئی ہزاراں ہندو جنہوں دیکھ ایمان لیاسے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... دشمن دی تعداد نوں جیہڑا خاطر وچہ نہ لائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس خواجہ دے جائے ... شیخ طاہرؒ نے جس دے کولوں دیوی بُت چھڑائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس محبوب دے جائے ... جس علاقے اپنے اندر گیت توحید دے گائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... پکا گجریلا مرشد کارن ، جو پیدل لے جائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... باپ دادے دیاں رسماں تائیں جیہڑا چھڈ گنوائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... جس نے توڑ زنار گنوایا متھے تلک نہ لائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... جس نے حجرے طلباء کارن درس اندر بنوائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... شام چوراسی اندر جس نے جاری درس کرائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... نال اشارے اُنگل جیہڑا ڈگدی کند ٹھہرائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... جو چوکیداری در اپنے دی شیراں تھیں کروائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے ... پاک نبیؐ دی وچہ حضوری جو روزانہ جائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے ... ہر دم پاک نبیؐ نوں جیہڑا پیا دُرود پونچائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے ... جیہڑا عام غریباں تائیں پکڑ سینے نال لائے

صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے ... جس دی دُوری شیراں تائیں اتھرو پئی رلائے

Marfat.com

صاحب زادیو تُسی او سائے اوس ولی دے جائے — حضوری جس دی شیراں دے دل بہت زیادہ بھائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس ولی دے جائے — جس دے اگوں ضیغ مستانی ادبوں سر نہ چائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس ولی دے جائے — جس دے در تھیں کوئی سوالی خالی مول نہ جائے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے — وچہ شکم مائی دے اندر ولی اللہ جو آ ہے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے — جو ہندواں گھر پیدا ہوکے ولی سُلطان کہلائے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے — پیرزادے دے حق وچہ جیہڑا رب نوں عرض سنائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس ولی دے جائے — پیرزادے نوں رب دے کولوں جیہڑا صحت دوائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس مرشد دے جائے — پیرزادے دا فالج جیہڑا پل وچہ دُور کرائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس خواجہ دے جائے — پیرزادے نوں پکڑ کے جیہڑا نال سینے دے لائے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس مرشد دے جائے — جیہڑا پیرزادے دا کافی ادب بجا لیائے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے — پیدائشی ولی جو حضرت صاحب بن دنیا تے آئے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے — میرے جیہے نمانے جس نے زُرڑ دیاں بنے لائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس ولی دے جائے — شہر یار صاحب تائیں جو سینے نال لائے
صاحب زادیو تُسی او سارے اوس ولی دے جائے — شہر یار صاحب جس نوں بہت زیادہ بھائے
صاحب زادیو تُسی او سائے اوس ولی دے جائے — خلافت اپنی شہر یار نوں جیہڑا دے کے جائے
صاحب زادیو حق میرے وچہ دِلوں دعا فرماؤ — میری مشکل نام خدا دے جلدی حل کراؤ
بس غلام رسولا ہن توں نہ کر ایڈی زاری — تیری مشکل حل ہو جاسی نال رہبیدی یاری

دیگر

دل کردا ہے خواجہ صاحب تیرا سگ سداواں — تیری نظر کرم دے بدلے میں بھی بخشیا جاواں
دل نہیں کردا ہو کے تیرا در غیراں دے جاواں — یا خواجہ جی باجھ تیرے میں کس نوں حال سناواں
دل کردا ہے عرض سُنیں توں ولیاں دے سلطاناں — تیریاں سب کراماتاں تائیں جانے کل زمانہ

Marfat.com

دل کرداہے جلدی سن لیں خواجہ میری زاری ۔ شام چوراسی جلد بلالے نال رہیدی یاری
دل کرداہے روضہ تیرا دیکھ کے فرحت پاواں ۔ یا خواجہ میں تیرے اتوں جندڑی گھول گھماواں
دل کرداہے خواجہ صاحب میں منظوری پاواں ۔ ہو کے در تیرے دا کتا اپنے پاپ گنواواں
دل کرداہے اپنے تائیں تیرا سگ سداواں ۔ پٹہ ہووے گل نام تیرے دا جدھر چاہواں جاواں
دل کرداہے لوکی مینوں سمجھن تیرا بردا ۔ یا خواجہ ہن میرے اُتے مینہ برسا کرم دا
دل کرے صاحبزادیاں تائیں، کراں سلام کروڑاں ۔ لختِ جگر نے خواجہ ام دے کیوں اپنا مکھ موڑاں
دل کرے کہ نظر کرم دی دور ہوون دکھ سارے ۔ بحر غماں وچہ غوطے کھاون بیڑا لا کنارے
دل کرداہے پاک روضے تے پنچھی بن کے جاواں ۔ کر زیارت پاک روضے دی ٹھنڈ کلیجے پاواں
دل کرداہے پنچھی بن کے شام چوراسی جاواں ۔ جے اک واری جاواں اوتھے مڑ کے پھیر نہ آواں
دل کرداہے خواجہ صاحب جلد دیدار کرا دیں ۔ پاک نبیؐ دی مجلس اندر توں روزانہ جا دیں
دل کرداہے خواجہ صاحب ہو دیدار شتابی ۔ دور ہووے پھر اندروں باہروں میری کل خرابی
دل کرداہے دیکھاں چھیتی تیری شکل نورانی ۔ یا حضرت ہن خوابے اندر آ دکھا پیشانی
دل کرداہے روضہ تیرا میں دیکھاں اک واری ۔ جس دے پاروں دور ہو جاوے میری کل بیماری
دل کرداہے خواجہ صاحب سدیں شام چوراسی ۔ برکت تیری میرے اُتے مولا کرم کماسی
دل کرداہے در تیرا دیکھاں شوق ایہا فرماوے ۔ بن دیدار تیرے یا حضرت مینوں کجھ نہ بھاوے
دل کردا یا حضرت تیرا ہوواں سگ حضوری ۔ ولئے دریغ ستاندی مینوں بہت تہاڈی دوری
دل کرداہے میرے کارن شربت دید پلادیں ۔ کوہجی اُتے نکمی تائیں پکڑ سینے نال لا دیں
دل کرداہے چھیتی چھیتی پونچاں میں سرکارے ۔ خواجہ صاحب بیڑا میرا لاسن جلد کنارے
دل کرداہے چھیتی چھیتی دیکھاں پاک دوارہ ۔ جس تے رحمت پاک خدا دی برسے اپرا پارا
دل کرداہے چھیتی دیکھاں میں روضے دا ویہڑا ۔ نور خدا تھیں جو منور خواجہ روضہ تیرا
دل کرداہے خواجہ صاحبؒ میں تے رحم کماؤ ۔ عاجز مجھ کمینے دے ہن سارے روگ گنواؤ
دل کرداہے ننگی پیریں چل روضے تے آواں ۔ آنجناب دے روضے اُتے گھی چراغ جلاواں

Marfat.com

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے میں آواں
اپنی اکھیاں دے وچہ مٹی پاک روضے دی پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب میں روضے تے آواں
نال داڑھی دے جھاڑو دیواں دِلی مقاصد پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے تے آواں
رو رو عرض سنا کے حضرت میں منظوری پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے تے آواں
سینہ صاف ہو جاوے میرا قدمیں سیس نواواں

دل چاہندا ہے خواجہ صاحب دَر تیرے تے آواں
اُٹھے پہر میں یا حضرت جی کردا رہاں دُعاواں

دل کردا ہے کاتگ بجے ہو واں اُڈ روضے تے جاواں
خاک درِ خاک یا حضرت ہو کے میں منظوری پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب روضے تیرے آواں
رحمت رَبدی وسدی ویکھاں ٹھنڈ کلیجے پاواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب در تیرے تے آواں
اپنے نفس آمارہ تائیں اوتھے مار مکاواں

دل کردا ہے یا حضرت جی روضے تیرے آواں
دوروں دیکھ کے روضہ تیرا ادبوں سیس نواواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب دَر تیرے تے آواں
اوس مقدّس دھرتی اوتوں جندڑی گھول گھماواں

دل کردا ہے خواجہ صاحب دُر تیرے تے آواں
پر تو دامن دے ہیٹھ بہہ کے کل مراداں پاواں

دل کردا یا حضرت میرا لکھدیاں مول نہ تھکاں
تیریاں سب کراماتاں لکھدیاں خواجہ جی نہ اکاں

دل کردا یا حضرت صاحب جلدی رحم کماؤ
عاجز مجھ کمینے تائیں چا دیدار کراؤ !

دل کردا یا حضرت صاحب روضے تے بلواؤ
کوہجے اُتے نکمے تائیں دِلوں نہ کدی بھلاؤ

دل کردا ہے میرے تائیں روضے تے بلواؤ
اپنی نظر کرم یا حضرت مجھ عاجز تے پاؤ

نظر کرم فرماؤ حضرت سلیم شامی دے وے
ٹھیک ہو جا دن اُوسدے حضرت سارے کم اولے

یا حضرت جی سلیم شامی ہے تیرا اپنا جایا
تیرا ہے پڑپوتا جنوں غماں بہت ستایا

دل کردا ہے یا حضرت جی نظر حقیقی پاؤ !
غلام رسول طول بجے رہندا اوس تے کرم کماؤ

دیگر

وچہ جلال جاں خواجہ صاحب تُسی حضرت جی آؤ
کئی ہزاراں چوراں تائیں دبجے قطب پونچاؤ

نال کو ہڑے گجریلا حضرت جاں تُسی رل کے کھاؤ
کوڑ ہیوں کوڑھ جاوے یا حضرت مرضاں سب گنواؤ

Marfat.com

در تیرے تے خواجہ صاحب جیہڑے کوڑھے آوندے
برکت نال یا خواجہ تیری اپنا کوڑھ گواندے

روندا آوے ہسدا جاوے آوے جیہڑا کوڑھا
بھانویں ذات دا بابا ہمن ہووے بھاویں ہووے روڑا

اے کرامت تیری خواجہ جانے کل لوکائی !
سچی گل سُنائی میں تاں جھوٹ نہیں اِک رائی

بیڑی وانگوں وچہ دریا دے جاء نماز چلایا
دشمناں کولوں نہ گھبرایا عالی تیرا پایہ !

لے آیوں توں نار معہ بچہ خواجہ شام چورای
تیرا مرشد کامل خواجہ بابا طاہر شاہ سی

اک اکلا دوجا اللہ دل وچہ خوف الٰہی
تیری نظر غضب سنے خواجہ رلے دے اگ لائی

تیری دیکھ کرامت خواجہ دل ہوئے دو پارے
کلمہ نبیؐ دا آکھن لگے اکثر ہندو سارے !

ایس کرامت تیری خواجہ کر چھڈی مشہوری
دشمن سمجھ گئے سب خواجہ بندہ خاص حضوری

وچہ مجالس پاک نبی دی تیرا رُتبہ اعلےٰ
دعا تیری منظور کریندا پاک خداوند تعالےٰ

میں بھی سگ ہاں در تیرے دا غربت بہت ستایا
گھر میرے وچہ غربت ہوراں خوش ہو ڈیرا لایا

کرو دُعا حق میرے اندر تُسی او رب دے پیارے
میرے جیہے نمانیاں دے کم کافی تُساں سنوارے

کرو دُعا حق میرے اندر فضل کرے رب باری
خواجہ صاحب غربت ہتھوں پونچی سخت لاچاری

کرو دُعا حق میرے اندر دُور ہُووَن دُکھ سارے
میری کشتی خواجہ صاحب اٹکی ادھ وچکارے

تُسی خُدا دے خاص پیارے تے مقبول الٰہی!
یا حضرت ہُن میں تے ہووے جلدی فضل الٰہی

تُسی خُدا دے خاص پیارے اعلےٰ مرتبے پائے
رُوضے پاک تُساں تے ادبوں شجر کرن جُھک سائے

وچہ دربار رسالت حضرت اعلےٰ رُتبے پائے
بے اولاداں تیرے پاروں گودیں لعل کھڈائے

سلیم صاحب دے حق دے اندر جلد دُعا فرماؤ
اُوسدے اُتے خواجہ صاحب نظر کرم دی پاؤ

بس غلام رسول پیارے نہ کر ایڈی زاری!
تیرے کم سنوارن خواجہ نال ربّے دی یاری

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عالی کرامات حضرت خواجہ خواجگان عالی مقام

تاجُ العارفین قُطبُ الاقطاب عبدالنبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

بسم اللہ بسم اللہ کر کے ہتھ قلم نوں لاواں
بیٹھ گوشے وچہ نال عقیدت کرامت لکھ دکھاواں

خواجہ عبدالنبی صاحبؒ دی کرامت لکھ دکھاواں
ایس سعادت پاروں شاید میں بھی بخشیا جاواں

حاجی سلیم صاحب جو ہیگا شام چوراسی والہ
دسیا جس نے میرے تائیں کرامت دا سب حالا

حاجی سلیم صاحب نے دسیا مینوں ایہہ زبانی
اوس زمانے وچہ کرامت نہ خواجہ دا ثانی

شیخ طاہرؒ نوں اوس زمانے ولی کمال سدیندے
عالم پور وچہ شیخ طاہرؒ معہ اطفالاں رہندے

خواجہ ام دے شیخ طاہرؒ عالم پور وچہ رہندے
گجریلے نوں شیخ طاہرؒ بہت پسند کریندے

شیخ طاہرؒ خواجہ ام دے مرشد ہیسن بھائی
خواجہ ام نوں بہت پیارے جانے کل لوکائی

شیخ طاہرؒ راضی ہو کے گجریلے نوں کھاون
وچہ سیلے جو بنتی واری گجریلا پکواون

خواجہ عبدالنبیؒ صاحب نوں علم جاں ہویا یارا
مرشد میرے تائیں لگے گجریلا بہت پیارا

خواجہ ام نوں علم جاں ہویا دل دلیل دوڑاون
شیخ طاہر لئی لے گجریلا عالم پور نوں جاون

لے گجریلا گھر اپنے تھیں ول مرشد دے جاون
تیس (۳۰) میل مسافت کر کے روزانہ او آون

معمول ایہہ بنیا خواجہ ام دا سنا یار پیارے
لے گجریلا حاضر ہوون مرشد دے دربارے

معمول مطابق اک دن خواجہ ول مرشد دے دہائے
اجزار گجریلے خواجہ ام نے ہانڈی دے وچہ پائے

شیر شکر تے چول برابر ہانڈی دے وچہ پاون
سر اپنے تے ہانڈی تائیں الفت نال ٹکاون

ہانڈی ہیٹھ انگیٹھی ہوندی جس وچہ اگ دسیلے
بلدی اگ تے ہانڈی ہوندی جو خواجہ دے جاٹے

Marfat.com

تاہنگ مرشد دی دل دے اندر عالم پور نوں جاون — نال خوشی دے دل مرشد دے چھیتی قدم اٹھاون
اک ویہاڑے خواجہ صاحب جاں دل مرشد بھایا — مینہ اندھیری غضب دی آئی جس نے قہر کمایا
ٹردیاں ٹردیاں رستے اندر کی کجھ ہویا بھائی — کالی آندھی تے مینہ کافی نال غضب دے آئی
طوفان باد باراں نے جس دم کیتی بہت تباہی — رستہ کوئی نظر نہ آوے اٹک کھلے سب راہی
خواجہ ام پرواہ نہ کیتی نہ ہی ٹھہر کھلویا — دیکھ غلام رسول زمانے کی تماشہ ہویا
مینہ اندھیری جس دم بھائیا ڈاہڈا قہر کمایا — قدرت رب دی ہانڈی وچوں دودھ نوں جوش چڑھ آیا
سر دے اتے ہانڈی اندر پیا گجریلا پکے — ویکھن والیاں کجھ نہ آوے ہر کوئی اتوں تکے
اگ بلیندی سر دے اتے گجریلا پیا پکے — خلق ربانی دودھ ابل دا سر خواجہ دے تکے
اگ بلے تے ہانڈی وچوں دودھ ابالے کھائے — خواجہ ام دے کپڑے سارے ابل دودھ ونجائے
آخر آندھی زور جاں کیتا مینہ نے قہر وسایا — دودھ ابل کے ہانڈی وچوں خواجے اتے آیا
کپڑے خراب ہو گئے خواجہ دے چہرہ اتے پیشانی — داغو داغ ہو گیا خواجہ دا چہرہ سب نورانی
تر ہو گئی ریش مبارک نالے کپڑے چہرہ — پہچان نہ سکدا خواجہ ام نوں دوروں یار گھنیرا
داغو داغی خواجہ ام دے کپڑے ہون تمامی — پھر بھی ہمت مول نہ ہاریا خواجہ ام جی شامی
ہویا بہت متاثر چہرہ خاص الخاص نورانی — شیر شکر تے کجھ چاول نے کیتی تر پیشانی
ریش مبارک تے بھی کافی دودھ ابل کے آیا — خواجہ ام دا چہرہ جس نے اصلی بہت چھپایا
گھٹے مٹی اندر راٹے کپڑے اتے پیشانی — خواجہ ام دی شکل نہ دوروں جاوے یار پچھانی
طوفان باد باراں نے جس دم کافی شور مچایا — آخر خواجہ ام دل اندر اک خیال جو آیا
مینہ اندھیری زور جاں کیتا کوئی پیش نہ جائے — خواجہ ام دے دل دے اندر اک خیال جو آئے
ایحہ پور اندر رہے ہمشیرہ میرے ماں پیو جائی — دو گھڑی گھر اوسدے اندر رہہ کے کڈھاں سائی
ایحہ پور اندر خواجہ ام دی ہیسی بھین حقیقی — خواجہ ام نوں بہت پیاری تے نالے نزدیکی
خواجہ ام نے دل دے اندر ایہا قصد ٹھہرایا — کیوں نہ کول خواہر دے جاواں مینوں جس کھڈایا
اتنے نوں طوفان اندھیری رک جاسی کجھ بھائی — نالے بھین تائیں جا ملساں ہے جو ماپیاں جائی

Marfat.com

ایہہ گل سوچ کے پیارا خواجہ دل ہمشیرہ دہایا   گرد آلود سن کپڑے سارے داغاں غلبہ پایا
چہرے پاک مبارک اُتے دودھ سی رڑیا ہویا   گھٹے اُٹے نال سی پیارا خواجہ رُلیا ہویا
غرض کہ صورت خواجہ ام دی مضحکہ خیز دسیاوے   ویکھن والیاں تائیں صورت کافی پئی ہساوے
آخر گھر ہمشیرہ ہوئے خواجہ ام روانہ   دُوروں ویکھن ولے سمجھن آوندا کوئی دیوانہ
نناناں اوس بی بی دیاں اوتھے ہیسن یار پیارے   جنہاں ویکھ خواجہ نوں کیتے رمزاں لتے اشارے
آخر پہنچے گھر ہمشیرہ جس دم خواجہ پیارے   بھین نے بھائی تائیں ڈٹھا ہوش گئے اُڈ سارے
خواجہ ام نوں ویکھ نناناں بہت مخول اڑایا   آکھن بھابو ویکھ نی تیرا ماں پیو جایا آیا
اک نے آکھیا بھابی اڑیئے آیا تیرا بھائی   تیرے کارن لیکے آیا ونگاں عجب طلائی
اک نے آکھیا نال اشارے اڑیئے ایہہ کی آیا   ویکھ بھابھی نی بھائی تیرے حلیہ کی بنایا
اک کہے تسی نہ گھبراؤ ایہہ ہے راجے جایا   اپنی بھین دے کارن ریشم لے کشمیروں آیا
اک کہے تسی نہ گھبراؤ جیکر اج ایہہ آیا   بھین اپنی نوں دیکے سونا پلٹی ایہدی کایا
اک نے طنزاً کہیا بھابھی نوں آیائی ویر پیارا   اک آکھے ایہہ بھابی آیا تیرا ویر سہارا
غرض کہ اونہاں خواجہ ام دا بہت مخول اڑایا   بھابھی دے دل نازک اُتے کاری زخم لگایا
غرض کہ اونہاں خواجہ ام توں کافی نک چڑھایا   مندا چنگا آکھن لگیاں جو اونہاں منہ آیا
بھیناں تائیں مان زیادہ ہوندا نال بھراواں   ویکھ بھرانوں بھین نے کہیا میں بلہاری جاواں
آکھے ماڑیاں والیا ویرا کتھے محل تُہارے   ماپے میرے ویر پیارے کا سنوں توں وسارے
وے توں راجہ راجیاں جایا جیوں گھر سلطاناں   ایہہ کی توں سوانگ رچایا طعنے دے زمانہ
ایہہ کی سانگ بناکے آیوں میریا امڑی جایا   شریکنیاں میریاں ویکھ کے تینوں بہت مذاق اڑایا
ایسی حالت اندر تینوں ویرا ویکھ نہ سکاں   تیری حالت ویکھ کے ویرا رووَن میریاں اکھاں
شریکنیاں میریاں ویکھ کے تینوں، مینوں مارن طعنے   پتہ نہیں کی ہویا تینوں تیریاں توں ہی جانے
نصیحتاں خواجہ ام نوں کردی کر کر گریہ زاری   نام خدا دے من جا ویرا میں جاواں بلہاری
ویرا تیرا سب تھیں اعلیٰ عالی شان گھرانہ   اطلس تے کمخواب نوں چھڈ کے پایا ایہہ کی باناں

Marfat.com

ایسی حالت اندر ویرا میں گھر مول نہ آویں ‏ ‏ شرمکنیاں میریاں کولوں ویرا طعنے نہ دوادیں
ایسی حالت وچہ توں ویرا نہ آویں میں واری ‏ ‏ ایہہ گل کہہ کے اوس بی بی دیاں ہنجوں ہویاں جاری
ایسی حالت میں گھراگوں مول نہ آویں واری ‏ ‏ میں گھر آکے میرے تائیں زخم نہ لاویں کاری
خواجہ اُم نے چپ چاکیتی نہ جواب سنایا ‏ ‏ نال اشارے ہتھ اپنے دے بیبیاں تائیں بُلایا
طعنے سب نناناں سندے سُنے جاں خواجہ پیارے ‏ ‏ سب بیبیاں نوں کول بلایا ہتھ دے نال اشارے
خواجہ اُم نے اونہاں تائیں ایہا حکم الایا ‏ ‏ دسو کاکی کیہ تُساں نے بھابھی نوں فرمایا
آکھن لگے بیبیاں تائیں کی تُساں فرمایا ‏ ‏ بھین دے کارن بھائی پیارا ونگاں لیکے آیا
سُن لیاں میں ساریاں گلاں جو جو تُساں الایاں ‏ ‏ اے کاکی تسی نہ گبھراؤ سبھناں ٹھیک سنایاں
ونگاں میں نے سبھناں کارن آندیاں بہت زیادہ ‏ ‏ جنہاں ویکھ کے بہنن کارن ہوسو تُسی آمادہ
جیہڑیاں ونگاں میں لیایا اِک تھیں اِک ہے اعلیٰ ‏ ‏ عجب ڈیزائن عجب نمونے فضل کرے حق تعالےٰ
خواجہ اُم نے بیبیاں تائیں اُلفت نال فرمایا ‏ ‏ اندروں اِک بی بی دے کولوں وڈا تھال منگایا
تھال جاں آیا خواجہ اُم نے کپڑا اوس تے پایا ‏ ‏ نناناں وچوں اِک دے تائیں خواجہ ام فرمایا
اک ننان نوں کہیا خواجے نے کپڑے تائیں اوٹھائیں ‏ ‏ کپڑا تھال دے اتوں کاکی تھوڑا جیہا ہٹائیں
حسب الحکم اٹھا کے کپڑا جاں اوس نظر جو پائی ‏ ‏ ہوش گواچی اوس بی بی دی عقل نہ رہ گئی کائی
کپڑا چکیا تھال دے اتوں بیبیاں نظر جو پائی ‏ ‏ کئی جوڑے اوتھے ونگاں پیاں حکمت نال الہی
سبھناں بیبیاں ڈٹھا اوتوں ونگاں سب طلائی ‏ ‏ اک دوجے تھیں ودھ نمونے جیہدا انت نہ کائی
عجب ڈیزائن عجب نمونے اِک تھیں اِک نرالا ‏ ‏ خالص سونا پلے دا می اعلےٰ صفتاں والا
خالص سونا اعلیٰ رنگت ونگاں سب طلائی ‏ ‏ کئی جوڑے وچہ تھال دے یارو بیبیاں حیرت آئی
کئی جوڑے تے کئی نمونے ودھ تھیں ودھ دسیکے ‏ ‏ بیبیاں سب متحیر ہویاں کجھ سر پیر نہ آئے
وُدھ تھیں ودھ ڈیزائن ونگاں اک تھیں اک نرالی ‏ ‏ عجب نمونے عجب ڈیزائن ہر ونگ صفتا نوالی
سونا عجب تے خالص آہا سوہنیاں چمکاں مارے ‏ ‏ ایڈا خالص مول نہ ملدا شہراں وچہ بازارے
ونگاں ویکھ کے سب نناناں حیرانی وچہ آیاں ‏ ‏ شرم حیا تھیں بول نہ سکن سلب ہویاں گویائیاں

Marfat.com

اک دوجی نوں کرن اشارے آپس وچہ نناناں ‏ ‏ ڈنگاں تکن بول نہ سکن ہویاں کُند زباناں
شرم حیاتھیں نگھر گیاں کجھ وی سمجھ نہ آوے ‏ ‏ کوسن اپنیاں لیکھاں تائیں ویلا ہتھ نہ آوے
شرم حیاتھیں سب پچھتاون آکھن ایہہ کی ہویا ‏ ‏ ایہہ تاں رشی۔ اوتار، پربھو سونا کرے لوہیا
شرم حیاتھیں ایہہ پچھتاون آکھن غلطی ہوئی ‏ ‏ اینویں اساں مخول اڑائے ایہہ اوتار ہے کوئی
لے تاں رشی۔ اوتار، پربھو۔ کرشن صاحب دا پیارا ‏ ‏ اینویں اساں مخول اڑایا ایہہ کی کیتا کارا
لے تاں رب دا خاص پیلدا وڈیاں شاناں والا ‏ ‏ مٹی تائیں سونا کردا وڈیاں آناں والا
چپ ہویاں تے بول نہ سکن بولن سکت نہ کائی ‏ ‏ دیکھ کرامت خواجہ اُم دی چہرے مُردنی چھائی
شرم ساری تھیں گھٹ دیاں جاون تے نہ تکن آلاون ‏ ‏ گویائی سب سلب ہوئی تے اپنا منہ لوکاون
شرم حیاتھیں سبھناں تائیں آیا بہت پسینہ ‏ ‏ آکھن خواجہ اُم دے تائیں سچا توں نگینہ
شرم حیاتھیں اک دوجی ول ساریاں تکدیاں جاون ‏ ‏ نظر اوٹھا بھابھی نوں ویکھن کارن اوکتراون
شرم حیاتھیں ساریاں آکھن دسو کدھر جائیے ‏ ‏ آکھن زمین ویل نہ دیندی نہیں تاں نگھر جائیے
دل دے وچہ دیلاں سوچن تے نالے پچھتاون ‏ ‏ آکھن ڈاہڈا پاپ کمایا دل دیل دوڑاون
آکھن ساتھوں غلطی ہوئی ڈاہڈا پاپ کمایا ‏ ‏ ایسدے سر دے اُتے ہیگا دیوی جی دا سایہ
دیوی ایسدیاں گلاں منے داس دیوی دا اعلیٰ ‏ ‏ اساں سنے ڈاہڈا پاپ کمایا لے تاں کرمانوالا
آخر سبھناں خواجہ اُم تھیں معافی چاہی یارا ‏ ‏ آکھن سایاں معافی دیویں رب دا توں پیارا
رو رو سبھناں خواجہ ام نوں ایہا عرض سنائی ‏ ‏ تیریاں توں ہی جانے سایاں سانوں بھید نہ کائی
ساتھوں بہت گستاخی ہوئی تیرا قدر نہ جاتا ‏ ‏ نام خدا دے معاف کریں توں ہیں ساڈا توں داتا
ساتھوں بہت گستاخی ہوئی معاف کریں توں سایاں ‏ ‏ ہتھ جوڑن تے نالے رووَن رو رو دین دوہایاں
ساتھوں بہت گستاخی ہوئی ویلا ہتھ نہ آوے ‏ ‏ ہر اک بی بی خواجہ آگے کُونج دے وانگ کرلاوے
آخر سبھناں خواجہ ام تھیں معافی چاہی یارا ‏ ‏ آکھن سائیاں رحم کماویں رب دا توں پیارا
آکھن ساتھوں غلطی ہوئی تیرا قدر نہ پایا ‏ ‏ ہن اساں نوں معلم ہویا تیرا عالی پایا
آکھن اساں سنے بھابھی دا اینویں دل دکھایا ‏ ‏ سایاں توں تاں ساڈے تائیں کی کجھ کر دکھایا

Marfat.com

آکھن معاف کریں توں سایاں تیریاں عالی شاناں ۔ توں تاں سانوں حیرت اندر پایا آسلطاناں

خواجہ اُم نوں پاک مولا نے دِتی ایہہ وڈیائی ۔ حلیم طبع تے نرم مزاجی جس دا انت نہ کائی

دریا دلی وچہ خواجہ صاحب سن مشہور چوفیرے ۔ رحم دلی تے پھیلی آون خواجہ صاحب میرے

فراخدلی سن اعلےٰ رکھدے جانے کل لوکائی ۔ معاف کرن دی صفت اونہاں وچہ بہت زیادہ آہی

نناناں تائیں معاف کیتو نے بیلکے نام الٰہی ۔ سینہ صاف کشادہ آہا بغض نہ رکھدے کائی

دُساں کھول حقیقت تینوں میں دل اندر آیا ۔ خواجہ اُم تے کا سنوں یارا اپنا سانگ بنایا

دُساں کھول کے تیرے تائیں سب حقیقت بھائی ۔ دوئی دُور کرن دی منزل خواجہ اُم تے آہی

کسر نفسی دی منزل میرا خواجہ سے کریندا ۔ اپنے نفس امارے تائیں خواجہ پیا مریندا

ایسے کارن خواجہ صاحب خیال ناہیں فرمایا ۔ چار چوفیریوں خواجہ اُم تے داغاں غلبہ پایا

منزل ذلت خواری اندر خولجے قدم سی پایا ۔ ہر کوئی مینوں مندا سمجھے خواجے قصد ٹھہرایا

خودی تکبّر دل تھیں خواجہ اصلی دلوں مٹاون ۔ خلق خدا دی نظراں وچوں اپنا آپ گراون

کسر نفسی وچہ خواجہ آہے ہر دم اونہاں بھاوے ۔ ہر کوئی دیکھ کے میرے ولوں وٹ متھیاں تے پاوے

ایسے کارن اپنی حالت مندی اوبناون ۔ نفرت میں تھیں لوکی کھاون مینوں دُور ہٹاون

ایس کارن پرواہ نہ کردے کپڑے نہ دھواوے ۔ تاکہ خلقت دیکھ کے مینوں دوروں نک چڑھاوے

جان کے اپنے آپ نوں پاندے اندر ذلت خواری ۔ تاکہ میتھوں نفرت کھاوے خلق خدا دی ساری

ایس منزل وچہ خواجہ جی سن دوئی دور گواون ۔ ایس منزل نوں پوری کر کے دِلی مقاصد پاون

ایسے کارن خواجہ اُم نے ہتھ موہنہ دھوتا نائیں ۔ گل کرن دا موقعہ ملیا ناں نناناں تائیں

ویسے خواجہ صاحب ہر دم پاک صاف سن رہندے ۔ دِلوں بجانوں پاک نبی دا ہر دم وِرد کریندے

رخصت ہو کے بھین دے کولوں ٹریا بھائی پیارا ۔ عالم پور وچہ خواجہ صاحب مرشد کول سدھارا

ویکھیا حال جاں مرشد صاحب خواجہ اُم دا بھائی ۔ بے اختیار جو شیخ طاہر نے ایہا گل فرمائی

جان بوجھ کے خواجہ صاحب چہرہ پٹے ونجاون ۔ تاکہ دیکھن والے میرا پیٹے مخول اڑاون

کپڑے چہرہ مول نہ دھوتا لوکی نفرت کھاون ۔ منزل کسر دی پوری ہووے لوک بوہتا کتراون

Marfat.com

شامیؒ رنگیا گیا

نالے مرشد خواجہ تائیں ایہا حکم سنائے اَج توں شامی کول اساڈے ہرگز مول نہ آئے
ای پونچاں سگے کول شامی دے ایس دے راز نیارے اَج توں شامی مول نہ آئے میرے خاص دوارے
میں جاواں گا کول شامی دے شامی مول نہ آئے بار بار لے شیخ طاہر جی خواجہ نوں فرمائے
سب منازل طے کریاں شامی یار پیارے اَج توں خود میں آپ پونچاں گا شامی دے دربارے
اُسی جاواں سگے کول شامی دے شامی مول نہ آئے منزلاں طے شامی دیاں ہویاں مولا فضل کمائے
تیرے در دروانے آساں مینوں پین سگے دھکے لنگن مینوں مول نہ دیسن تیرے نوکر پکے
چونکہ اک دن شیخ طاہر جی دربار شامی دے گئے شیخ طاہرؒ دی گل ایہہ سچی مولا کر دکھائے
وقت عصر دا اجے نہ ہویا راوی ذکر سنائے دربار شامی کے شیخ طاہر جیؒ جد تشریف سی لائے
معظم شاہ شاہزادہ وی سی اُس دن آیا ہویا اُوس خواجہ دے ملنے کارن قصد ٹھہرایا ہویا
خواجہ اُم سن سُتے ہوئے جد طاہر جیؒ آیا نوکرانی تائیں آکے اونہاں ایہا حکم سُنایا
میں شامی نوں ملنے آیا کر کے سفر دُور دا مینوں جلد ملادے شامی ہووی فضل خدادا
اوس نے سخت لہجے نال کہیا اوہے سُتا بابا پراں ہو کے توں بہہ جا بابا کاہنوں پائیں خرابہ
شامی صاحب نے سُتے ہوئے سخت لہجے نال کہیا جد جاگن سگے مل لئیں بابا کیوں ستاویں پیا
اٹھتے ہو کے بہہ جا بابا نہ کر زور دھگانا نئیں مناسب تیرے تائیں سانوں مول ستانا
سن جواب نوکرانی کولوں شیخ طاہر جی بھائیؒ دُور دورا ڈے ہو کے بیٹھے کرے یاد الٰہی
نوکرانی نوں فرماون سگے جد جاگن سگے مائیؒ آکھیں اوسنوں باہر اڈیکے تینوں طاہرا نائیؒ
اُٹھنے نوں جد خواجہ صاحب کیتی جدوں بیداری اوس مائی نے خواجہ اُم نوں دسی حقیقت ساری
سُنی حقیقت مائی کولوں خواجہ دوڑیا آیا دستار مبارک کھل گئی ساری تے خواجہ پچھتایا
بے تحاشہ دوڑ کے خواجہ کول مرشد دے آوے آکھے حضرت غلطی ہو گئی تے معافی نوں چاہوے

Marfat.com

دے دیو حضرت مینوں معافی ہو گئی ہے گستاخی — بناں معافی نہ ہووے حضرت میری مول خلاصی
حاجی سلیم صاحب جو ہیگا شام چوراسی والا — پوتا ہے یا خواجہ تیرا فضل کرے حق تعالیٰ
اوس تے خواجہ کرم کمانا اوسنوں نہ بھلانا — پوتا ہے تیرا خواجہ جانے سب زمانہ
غلام رسول نے خواجہ اُم دی لکھی کرامت بھاری — ایس تے خواجہ کرم کماسی نال رسیدی یاری

کرامت خواجہ اُم ایک شیر ببر

میرے خواجہ سے شیر نیستانی سارے ڈرتے تھے — میرے خواجہ پیارے کی ہمیشہ قدر کرتے تھے
میرے خواجہ پیارے پاس بھی اک شیر رہتا تھا — مگر وہ خوف خواجہ سے کسی کو کچھ نہ کہتا تھا
میرے خواجہ پیارے نے نہیں تھا شیر وہ باندھا — مگر وہ شیر خواجہ کا سدا رہتا تھا درماندہ
میرے خواجہ کی کرتے تھے ہمیشہ شیر دربانی — قدر کرتے تھے خواجہ اُم کی سارے شیر مستانی
میں قربان اس پہ جس کا شیر اس کے پاس رہتا تھا — مگر لوگوں کو بے چارا کبھی کچھ بھی نہ کہتا تھا
میرے خواجہ کا اک دن شیر مذکورہ بہت دھاڑا — میرے خواجہ کی غیرت کو تھا۔ اس نے بہت للکارا
میرے خواجہ نے آخر شیر کو یہ حکم فرمایا — تجھے میں دھاڑنے کے واسطے ہرگز نہیں لایا
میرے خواجہ نے اس کے دھاڑنے کو تھا بُرا مانا — کہا پھر شیر کو کہ اب تو میرے پاس نہ آنا
میرے خواجہ نے جبدم شیر کو بھجوا دیا گھر سے — میرے خواجہ نے فوری شیر کو ٹھکرا دیا در سے
میرے خواجہ نے جبدم شیر کو گھر سے نکالا تھا — میرے خواجہ کو ببّر شیر کا مطلق نہ پالا تھا
میرے خواجہ کے آخر شیر نے پکڑی غضب ناکی — کہ اس کو عود کر آئی درندوں کی سی سفّاکی
میں صدقے اس پہ جس کے شیر نے لوگوں کو مارا تھا — بہت کو جان سے مارا بہت کو چیرا پھاڑا تھا
میں قربان اس پہ جس کے شیر کا دل سے ارادہ تھا — دوبارہ خواجہ ام کی دل سے قربت پہ آمادہ تھا
میرے خواجہ کا اک دن شیر جب کہ ایستادہ تھا — صلح خواجہ سے ہو جائے دلی اس کا ارادہ تھا
میرے خواجہ کا ببّر شیر اپنے دل سے چاہتا تھا — وچھوڑا میرے خواجہ کا جسے ہر دم ستاتا تھا
میں صدقے اس پہ جس کی یاد شیروں کو ستا ڈالے — کہ جسکے غضب سے شیروں کو پڑ جائیں جان کے لالے

Marfat.com

درندے خواہاں تھے خواجہ پیارے کی حضوری کے
سدا مغموم رہتے تھے میرے خواجہ کی دوری سے

میں صدقے اس پہ جس کی یاد شیروں کو بھی تڑپائے
غضب ناکی و سفاکی نہ مطلق ان کے کام آئے

میرے خواجہ نے اک دن شیر کو یہ حکم کر ڈالا
تجھے میں دھاڑنے کے واسطے ہرگز نہیں پالا

کہا خواجہ نے اک دن شیر کو سن شیخ مستانی
ہے مہلک واسطے تیرے یہ مخلوق خدا کھانی

میرے خواجہ کا اک دن باغ میں تشریف لے جانا
اچانک شیر ببر کا مخالف سمت سے آنا

میرے خواجہ نے اک دن شیر کو یہ حکم فرمانا
نہیں جائز ہے مخلوق خداوندی کو تڑپانا

میرے خواجہ نے اک دن شیر کو یہ حکم فرمایا
تو مخلوق خداوندی کو کھانے کے لئے آیا

یہ سن کر حکم خواجہ کا بہت ہی شیر تھرایا
غضب ناکی و سفاکی کو وہ فوری پلٹ آیا

میرے خواجہ نے جبکہ شیر کی غیرت کو للکارا
کھجوروں کے درخت پہ جو پنجہ شیر نے مارا

غضب ناکی سے جبکہ شیر نے پنجہ تھا اک مارا
کھجوروں کے درخت پہ ہوا پنجہ وہ آشکارا

میرے خواجہ سے فوری ہو گیا وہ شیر ملاقی
کئی سو سال سے اب بھی ہے پنجہ کا نشان باقی

میرے خواجہ نے لگوائی نخل پہ جب ضرب کاری
نخل کی نسل میں اب بھی ہے پنجہ کا نشاں جاری

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت جبکہ دکھلائی
کہ اس کی ذات سے کافی درندوں نے پناہ پائی

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت جبکہ کی جاری
کہ جس کی ذات اقدس کی تھی اللہ پاک سے یاری

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت جبکہ کی جاری
کہ جس کے پڑھتے پڑھتے مجھ پہ لرزہ ہو گیا طاری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت جبکہ کی جاری
کہ اس کی حافظ و ناصر تھی اک ذات خدا باری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت جبکہ کی جاری
کہ جس کے پڑھنے سے محظوظ ہو جاتے ہیں سب قاری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت کی تھی یہ جاری
کہ جس کے پڑھنے سے جاتی رہے باطن کی بیماری

میرے خواجہ پیارے نے کرامت کی تھی یہ جاری
کہ جس کے پڑھنے سے دیگر مذاہب سے ہو بیزاری

میرے خواجہ نے مذکورہ کرامت کی تھی یہ جاری
کہ اس کو ذات حق سے مل گئی ولیوں پہ سرداری

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
کہ جس کے پڑھنے سے قاری پہ رقت ہو جائے طاری

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری
شجر اس کو کریں سایہ حجر سن کر کریں زاری

Marfat.com

میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری — کہ اس کے در پہ ڈائن حاضری دے فاقیاں ماری
میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری — کہ اس کے در پہ ڈائن حاضری دے آکے بیچاری
میرے خواجہ سے مذکورہ کرامت ہوئی جب جاری — عموماً کرتا تھا صاحب کرامت جن کی اسواری
میرے خواجہ کی پختہ تر تھی سب سے ہی مسلمانی — خدائے پاک سے اس کو ملی ولیوں پہ سلطانی
میرا خواجہ رسول پاکؐ سے بھی اُنس رکھتا تھا — بہت کامل ولی چشم بصیرت اعلےٰ رکھتا تھا
میرے خواجہ پیارے نے وصف سب خضر کے پائے — مصلے وانگ بیڑی دے کہ جس دریا پہ دوڑ لائے
میرے خواجہ نے گائے کی کبھی عظمت نہیں مانی — میرا خواجہ ہمیشہ دیتا تھا گائے کی قربانی
میرے خواجہ نے ہندوؤں کے گھر جنم پایا — میرے خواجہ پیارے بعد میں اسلام اپنایا
میرے خواجہ کا پہلا نام بھوبت رائے نامی تھا — میرے خواجہ کا خاندان ہندو تمامی تھا
میرے خواجہ نے اپنا توڑ کر زنار گنوایا — تلک جس نے عمر بھر بھول کر ہرگز نہیں لایا
میرے خواجہ کے روضے کو شجر جھک کر کریں سلیہ — میرا خواجہ مصائب سے کبھی مطلق نہ گھبرایا
میرے خواجہ پیارے کا خسر تھا جان کا بیری — میرے خواجہ پیارے کی سمجھ تھی بہت ہی گہری
میرے خواجہ پیارے کا چوراسی میں ٹھکانہ تھا — پیدائشی مذہب خواجہ اُم کا اصلی ہندوانہ تھا
میرے خواجہ نے جس دم کی بتوں سے بہت بیزاری — نہیں تھا میرا خواجہ مطلقاً دیوی کا پجاری
میرے خواجہ نے ہندو مت سے کی جب روگردانی — عمر بھر خواجہ اُم نے گائے کی عظمت نہیں مانی
اصل میں میرے خواجہ کا طریقہ عارفانہ تھا — کہ ظاہر شیخؒ کے جو تیر رحمت کا نشانہ تھا
میرے خواجہ کا راما خُسر اِک رسوا زمانہ تھا — کہ راسے ذات تھی اس کی طریقہ آمرانہ تھا
محمد مصطفیٰؐ کا خواجہ اُم دل سے دیوانہ تھا — مُحمّد مصطفیٰؐ کا شوق اس کو والہانہ تھا
میرے خواجہ کو حکم رَبّ کا تازیانہ تھا — رَویّہ خُسر خواجے کا ہمیشہ جابرانہ تھا
نبیؐ سے خواجے پیارے کا بہت ہی دوستانہ تھا — رَویّہ خُسر خواجے کا ہمیشہ جاہلانہ تھا
فہم ادراک خواجہ اُم کا کافی منصفانہ تھا — رَویّہ دشمنوں سے خواجہ اُم کا عادلانہ تھا
میرے خواجہ پیارے کا خلق بھی مصلحانہ تھا — رَویّہ خُسر اس کے کا ہمیشہ باطلانہ تھا

میرا خواجہ رسول پاکؐ کا دل سے دیوانہ تھا | رُویّہ خُسر رامے کا ہمیشہ جاہلانہ تھا
میرے خواجہ کا طاہر شیخؒ سے اصلی یارانہ تھا | رہن سہن میرے خواجہ کا بالکل صوفیانہ تھا
میرے خواجہ پیارے کا رویہ صالحانہ تھا | رُویّہ دشمنوں کا خواجہ اُم سے باغیانہ تھا
میرے خواجہ کی زوجہ جبکہ بٹھلائی گئی میکے | حُکم خواجہ کو تھا کہ زوجہ خود کو نہ کبھی دیکھے
حُکم رامے کا خواجہ صاحب کو سسرال نہ آئے | حُکم سُن کے میرے خواجہ نہیں مطلق وہ گھبرائے
میرے خواجہ کو فرقت زوجہ نے جس وقت تڑپایا | خورد بچہ میرے خواجہ کو اپنا یاد جب آیا
وہ لے کے نام اللہ کا اکیلا ساہورے آیا | میرا خواجہ پیارا خوف دشمن سے نہ گھبرایا
میرے خواجہ نے زوجہ اپنی تیلن بھیج منگوائی | مجسم پاک طینت نام سن کر دوڑ کر آئی
میرے خواجہ نے زوجہ خود کو جب یہ امر فرمایا | شریکِ زندگی تجھ کو میں لینے کے لئے آیا
میرے خواجہ کی زوجہ ہو گئی پھر اس طرح گویا | کہ بندی جان سے حاضر اُمر جو آپ کا ہویا
میرے خواجہ صاحب نے آخرش یہ طے فرمایا | عصر کے وقت جائیں گے قصد دونوں نے ٹھہرایا
میرے خواجہ کی زوجہ جب وعدہ جلد ہی آئی | مگر وہ نیک طینت اپنا بچہ ساتھ ہی لائی
میرا خواجہ روانہ ہو گیا پھر شام چوراسی | مگر بی بی کے دل پہ چھا گئی تھوڑی سی غمناکی
میرے خواجہ کے دشمن کو جلد ہی مل گئی خبریں | کہ دشمن خواجہ اُم کی جانتے مطلق نہ تھے قدریں
عقب خواجہ پیارے دشمنوں نے داہر دوڑائی | کہ بی بی پاکدامن شور و غوغا سُن کے گھبرائی
میرا خواجہ پیارا بی بی کو دریا پہ لے آیا | تھا طغیانی میں دریا اس مجاہد کو نظر آیا
میرے خواجہ کے دشمن ہاتھ میں رکھتے تھے تلواریں | ارادہ ان کا تھا کہ جان سے ہر سہ کو دے ماریں
میرے خواجہ کے دشمن نے ارادہ غلط ہی پایا | بدن اس کا غضب سے دیکھ کر دشمن بھی تھرایا
میرا خواجہ نہ دشمن فوج سے مطلق تھا گھبرایا | جنودِ دشمناں کا خوف خواجہ دل میں نہ لایا
میرے خواجہ مصلےٰ اپنا جب دریا میں ڈالا تھا | نگہبان قافلہ کا خود خدائے حق تعالےٰ تھا
میرے خواجہ نے بی بی صاحب کو حواس پہ بٹھلایا | اُٹھا کر بچہ وہ صاحب مصلےٰ پہ بھی خود آیا
حکم خواجہ پیارے کا مصلےٰ بن گیا کشتی | مخالف سمت وہ چل پڑا خواجہ کی بے ہستی

Marfat.com

مصلے کو میرے خواجہ نے کشتی تھا بنا ڈالا　　سطح دریا پہ خواجہ نے مصلے کو دوڑا ڈالا
عقب دا ہر جو آئی تھی تھے ان کے ہاتھ میں بھالے　　میرے خواجہ کی جان لیوا تھے دشمن سب کے سب لالے
میرا خواجہ نہیں یلغار دشمن سے تھا گھبرایا　　جو ہوئے کے زوجہ معہ بچہ شام چوراسی کو آیا
میرے خواجہ پیارے نے کرامت جب یہ کی جاری　　بہت ایمان لے آئے کرامت دیکھ نرناری

حضرت حافظ محمد مکمل رحمۃ اللہ علیہ دا واقعہ

کرامت اِک جو میرے تائیں سلیم شامی سنائی　　لوکاں تائیں لکھ دکھاواں دل دیل جے آئی
کرامت پڑھ کے خواجہ اُم دی خوش ہون گے سارے　　کتنا قدر خواجہ ام دا اللہ دے دربارے
اس تھیں بعد رب دے نام رب دا کاغذ قلم منگاواں　　میں کرامت نال خواجہ دی کرامت لکھ دکھاواں
حافظ محمد مکمل صاحبؒ سی مرید خواجہ دا پیارا　　خواجہ اُم دی خدمت کافی کردا رہے بے چارا
ویسے بھی او خواجہ اُم نوں لگے بہت پیارا　　خواجہ اُسدی ہر خواہش نوں پوری کردا یارا
خاص الخاص سی خواجہ اُم دا تے خواجہ نوں بھاوے　　ہر خواہش حافظ دی خواجہ کدے وی نہ پرتاوے
خواجہ ام نوں جو سی کہندا خواجہ پوری کر دے　　تابع امر او رہے خواجہ دے وانگ غلاماں بردے
اکدن خواجہ اُم دے حافظ ہتھ بن عرض گزاری　　خضر خواجہ نوں دیکھنا چاہواں یا حضرت میں واری
خواجہ اُم نے جسدم ڈِٹھی اُوسدی خواہش چنگیری　　فرمایا سن حافظ خواہش پوری کرساں تیری
حافظ نوں وظیفہ دس کے خواجہ اُم فرمایا　　ندی کنارے بیٹھ پڑھیں توں کرسی فضل خدایا
خضر خواجہؑ آملسی تینوں مطلق نہ گھبراویں　　غیر خیال کوئی دل دے اندر مطلق ہور نہ لاویں
عرض کہ حافظ صاحب بیٹھے حسب الحکم کنارے　　حکم مرشد نال پڑھن وظیفے جو دسے سن سارے
غرض کہ حافظ صاحب پڑھنا کیتا شروع وظیفہ　　حسب الحکم خواجہ دی ورتے حافظ سب طریقہ
نال عقیدت حافظ صاحب روز ندی تے جاون　　جو خواجہ فرمایا اوسنوں اوتھے بہنے آلا دن
وظیفہ پڑھدیاں پڑھدیاں گزرے جاں دن ست اُدیارا　　حافظ صاحب نوں نظری آیا سامنے اک لشکارا
کول آکے اوس حافظ تائیں سلام مسنون بولایا　　آکھیا کیوں بلایا مینوں کی توں دکھ اٹھایا

Marfat.com

آکھے کیوں تکلیف اٹھائی تے وچہ رہیوں مجبوری — کم نہ سی تینوں میرے نالوں خواجہ دی حضوری

ایتھوں کم نہیں سے خواجہ اُچا اوسدا پایا — اینویں توں حافظ جی مینوں ایتھے کاسوں چا بُلایا

ایتھوں کم نہیں ہے خواجہ اوسدا رتبہ اُچا — ولیاں غوثاں ابدالاں وچہ ہے نگینہ سُچا

ایتھوں کم نہیں سے خواجہ مُرشد ہو یگانہ — اوس نوں چھڈ کے میرے تائیں توں نہیں سی بلوانا

ایتھوں کم نہیں سے خواجہ ایتھوں اُوو دیرا — میرے نالوں بہت زیادہ اس دا شان اُچیرا

ایتھوں قدر زیادہ اُس دی مولا دی درگاہے — غوثاں قطباں ولیاں اُتے اوہدا حکم چلائے

سارے ولی ابدال خواجہ دے تابع اندر رہندے — جیوں جیوں خواجہ حکم کریندا سارے اولیندے

خواجہ ام دے میرے نالوں رتبے کئی سوائے — جا جلدی چا پوہنچ خواجہ دے اُس دی وچہ درگاہے

اوہے وڈیاں شاناں والا اس دے شان چنگیرے — اینویں چھڈ کے آگیوں اُس نوں عقل نہ پلے تیرے

سنیاں گلاں جدوں حافظ نے دل متلاون لگا — کنبھیا جسم حافظ دا سارا مڑ کہ آون لگا

سنیاں گلاں جد حافظ نے غشی گئی ہو طاری — ہوش آئی تے آکھے واقعی عقل میری گئی ماری

سنیاں گلاں جد حافظ نے ہوش نہ رہے ٹھکانے — آکھے خواجہ غلطی ہوئی تیریاں توں ہی جانے

سنیاں گلاں جدوں خضر تھیں تے سن کے گھبرائے — آکھے واقعی پے گیا میں تاں ناحق اُلٹے راہے

سنیاں گلاں جدوں حافظ نے دل وچہ کرے دلیلاں — معافی لین لئی میں کرساں خواجہ کول اپیلاں

آخر ہوش آئی تاں حافظ جی درگاہے آون — خواجہ ام دے سٹنے کارن حافظ جی کترا ون

خواجہ دے سامنے ہوون تھیں بہت بڑا شرمائے — کئی دلیلاں دل دے اندر آپے پیا دوڑائے

اوڑک سامنے ہو حضرت دے حافظ منگے معافی — آکھے معاف کر دیا حضرت ہو گئی غلطی کافی

خواجہ ام نے سن حافظ تھیں تبسم چا فرمایا — آکھن خواہش ہو گئی پوری خضر ہے نظری آیا

کئی دن گزرے آکھے حافظ پیارے خواجہ تائیں — اصل لباس وچہ خضر دے تائیں حضرت ڈھانا ہیں

خواجہ صاحب حافظ تائیں ایسا حکم سنایا — غیر لباس وچہ تے دیکھ نہ سکیا حافظ نوں فرمایا

غیر لباس وچہ دیکھ خضر نوں ہوش بھلایا سارا — اصل لباس وچہ دیکھ نہ سکدا توں اس دا چمکارا

دلوں خیال بھلا دے حافظ دیکھ نہ اسنوں سکیں — اینویں میں دل دے اندر اوسنوں خواہش ویکھن دی رکھیں

Marfat.com

حافظ ہوراں چپ چا کیتی ادہوں سیس نوایا	خواجہ اُم نے حافظ تائیں خواجہ خضر ملایا
غلام رسول نے لکھ وکھائی اصل حقیقت ساری	پڑھ کے توں محفوظ ہوویں گا لے پیارے قاری
میرے حق دعا ہے کرنی مولا فضل کمائے	برکت خواجہ اُم دی مولا سارے دکھ گوائے
سلیم شاہی ہے خواجہ صاحب تیرا جو پڑپوتا	وچہ عبادت پاک ربے دی اکثر رہے کھلوتا
اُسدے اُتے کرم کمانا نام توہاڈا لیندا	ہر دم یاد کرے اوتینوں خواجہ اُٹھدا بہندا

پنڈت لچھی رام دا واقعہ

بسم اللہ بسم اللہ کر کے ربدا نام تہاداں	پاک محمد نبی اللہ توں واری صدقے جاواں
کرامت خواجہ عبدالنبی دی توہانوں لکھ دکھاواں	شام چوراسی والے اُتوں واری صدقے جاواں
اِک دیہاڑے خواجہ اُم کول آئی اِک زنانی	رُد رُد دسے خواجہ تائیں اپنی درد کہانی

دسدی رو رو خواجہ تائیں ہو کے بہت نمانی

آکھے کافی عرصہ ہویا ہوئی جاں شادی میری	اولاد تھیں ترساں پئی خواجہ لائی واہ بہتیری
لکھاں میں تعویز کرائے کیتے جتن ہزاراں	اولاد ملی نہ ہرگز حضرت کی ہویاں اے کاراں
لکھاں پیر فقیر منائے کیتے ٹوٹکے ٹونے	جنتراں منتراں تنتراں سائیاں مینوں کُٹ لیو نے
ٹوٹکے ٹونے کافی کیتے مراد ہوئی نہ پوری	ٹُنگل بچے تھیں ترساں خواجہ آئی وچہ حضوری
میں سنیاں توں بانجھاں تائیں بچڑے پیا دلادیں	ہر آون والی دیاں سائیاں آساں پیا پونچاویں
میں بھی اِک کرماں دی ماری آگئی در تیرے	خاوند میرا لڑدا رہندا ہر دم نال جی میرے
خاوند میرا لڑدا رہندا ہر دم شام سویرے	مینوں کہندا او بے کرمی کرم کو تے میرے
خاوند آکھے میں کراں گا ہُن اِک دوجی شادی	آناً فاناً ہو جائے گی میرے گھر آبادی
مینوں او طلاق دیون نوں ہویا پھیر آمادہ	شادی کرن لگا ہے دُوجی کر کے دلوں ارادہ
میں دکھیاری کرماں ماری دسو کدھر جاواں	ماں پیو میرا مویا ہویا چھڈیا ساتھ بھراواں
نام خدا دے کرم کماویں توں ہیں اِک نگینہ	لے دسے رب بچے تھیں مینوں تو اولاد نرینہ
نہیں تے اجڑ جاساں سائیاں ہوسی بہت خرابی	بول خاوند دا یاد آوے جاں ہوندی بہت بیتابی

Marfat.com

روندیاں دیکھ کے اوس بی بی نوں خواجہ نے فرمایا | چپ کر بی بی رو نہ ایتھے اوسنوں چپ کرایا
ایتھے جو بھی آوے بی بی دِلی مقاصد پاوے | کمی نہ ہوندی ہرگز بی بی مولا دی درگاہے
ایہہ گل کہہ کے خواجہ میرے دلوچہ قصد ٹھہرایا | اِک تعویز اوس بی بی تائیں خواجے ہتھ پھڑایا
تعویز لیکے او بی بی گھروچہ پونچی چائیں چائیں | آکھے لوگو ہویاں سجے اَج میریاں رَد بلائیں
آخر مولا کرم کما کے اوسنوں بچہ دِتا | آکھے ایہہ تعویز دی برکت خواجہ تھیں لِتا
برکت خواجہ ام جاں اس گھر جیا سی اک بچہ | نال خوشی دے آکھے لوگو خواجہ ہیگا سچا
نال خوشی دے پھرے او بی بی ہر تھاں آوے جاوے | خواجہ اُم دی کرامت اوتاں ہر اک تائیں سناوے
نظر کرم خواجہ تھیں آکھے ملی اولاد نرینہ | لوگو خواجہ پونچیا ہویا صاف اودھا سجے سینہ
ایہہ تاں لوکو سچ مچ ہیگا کامل ولی ربانا ں | ایس خواجے دا قدر بتھیرا جانے کل زمانہ
ایہہ تا کامل ولی رَبّاناں بانجھاں پت دلائے | روندا آوے ہسدا جاوے جو ایسدے در آوے
ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں ڈونگیاں رمزاں جانے | ایس تے بہت زیادہ لوکو ہیگے فضل ربانے
ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں پوریاں کرے مراداں | دل دے کناں نال ہے سندا ہر اک دیاں فریاداں
ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں اوچیاں شاناں والا | ایس تے بہت زیادہ کردہ فضل خداوند تعالےٰ
ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں پوری ہر دی پاوے | خالی مول نہ جاندا۔ ایتھوں جو سوالی آوے
ایہہ تاں کامل ولی رَبّاناں روندیاں تائیں ہساوے | میرے جہیاں بانجھاں دا گھر اوہو پیا وساوے
دیگاں اُس پکوائیاں کافی بھر بھر دے پراتاں | کافی اوس بی بی نے کیتیاں بچے توں خیراتاں
آکھے بی بی ظاہر ہوئیاں خواجے دیاں کراماتاں | اینویں آکھن کجھ نہیں خواجہ کم ظرف بدذاتاں
ہر اک کولوں لیندی پھردی او مبارک بادی | ہر تھاں آوے ہر تھاں جاوے پھردی نال آزادی
چھلہ نہا کے سے بچے نوں طرف خواجہ دے آئی | سلام کراندی بچے کولوں نومولود دی مائی
گودی اندر چکیا ہویا اس نے بال ایانا ں | آکھے ایس بچے دا میں تے سہے سلام کراناں
سلام کراواں خواجہ تائیں دور ہووے دلگیری | وانگ خضر دے ایس بچے دی ہووے عمر لمیری
وانگ سکندر رتبہ پاوے میرا ایہہ نوزائیدہ | تابع امر خواجے دے رہوے خاطر وچہ آمادہ

Marfat.com

آخر پہنچ گئی جاں بی بی خواجہ دے دربارے ‏ نال خوشی دے اوس بی بی دا چہرا چمکاں مارے
نال عقیدت اوس بی بی نے جدوں سلام کرایا ‏ خواجہ اُمہ نے اوس بچے نوں گودی وچہ اُٹھایا
عرض کہ اوس بی بی نے کیتے خود سلام کرڑاں ‏ آکھے خواجہ توں ہیں سچا کیوں تیتھوں منہ موڑاں
خواجہ امہ دے جاون کارن راہ سن دو یارا ‏ دیکھو تُسی کرامت خواجہ کویں ہوئی آشکارا
سلام کراکے جد او بی بی طرف پچھاں نوں دہائی ‏ گھر اپنے نوں جاواں جلدی دل اوسدے وچہ آئی
جس رستے او آئی ہیسی پرتی نہ اُس راہے ‏ دوجے رستے پرتی بی بی جو آوندا در گا ہے
اُوس رستے اک ہندو رہندا پچھی رام کہاوے ‏ خواجہ ام دا سی اُو پیارا تے خواجہ نوں بھاوے
کول برابر اوس ہندو دے جاں او پونچی مائی ‏ پچھی رام نے پوچھیا اُتھیں کڑی دا نام کیا ئی
نالے پچھیا اوسدے کولوں کڑی کتھوں لے آئی ‏ سن کے گل ہندو دی اوتاں بہت بڑی گھبرائی
آکھے ایہہ نہیں لڑکی پنڈتا نہ میں لڑکی جائی ‏ ایہہ تاں پنڈتا لڑکا ہیگا جو میں گودی لائی
خواجہ تائیں سلام کراکے پرت گھراں نوں جاول ‏ پیارے خواجے اتوں اپنی جندڑی گھول گھماواں
اُس دی نظر کرم تھیں ملیا مینوں ایہہ نگینہ ‏ جس نوں سارے لوکی کہندے سے اولاد نرینہ
پنڈت آکھے مائی تینوں لگی غلطی کائی ‏ ایہہ دسیندی لڑکی مینوں جو ہے تو نے جائی
بھلیکھا تینوں لگا مائی پنڈت آکھ سناوے ‏ ایہہ تاں ہیگی لڑکی مائی پلے گیوں اسلٹے راہے
پنڈت آکھے بی بی تینوں لگا بہت بھلیکھا ‏ ایویں سلام کران لے آئی نخرچ کے اپنا لیکھا
ہندو آکھے سُن اے مائی مت ماری گئی تیری ‏ سلام کراکے خواجے تائیں روہڑی اپنی بیڑی
کر نہ چک کے جاں بی بی نے نظر اوہدے ول پائی ‏ اوس بیچاری تائیں سچ مچ لڑکی نظریں آئی
روسے تے کرلاوے اوتاں کپڑے کر دی لیراں ‏ آکھے درستے گیاں اج میں تے کھیاں آ تقدیراں
اوتھوں لڑکا لیکے آئی لڑکی بن گئی ایتھے ‏ آوندیاں کی گستاخی ہو گئی ایتھوں پُھل پھلیکھے
اوتھوں منڈا لیکے آئی بن گئی ایتھے لڑکی ‏ اونہیں پیریں طرف خواجہ دے او شتابی پرتی
دسی آ اوس خواجہ تائیں کل حقیقت ساری ‏ درتی جو جو نال سی اوسدے دسے کر کر زاری
خواجہ امہ نے اوس بی بی نوں دتا پھر دلاسہ ‏ آکھن بدل جاویں توں بی بی ہن او راستہ پاسہ

Marfat.com

کرتا چک کے دیکھ لے ہن توں لڑکی ہے یا لڑکا
کرتا چک کے ویکھیا جاں اُس نے تو ہو گیا او لڑکا
لڑکا دیکھ متحیر ہوئی اوتاں بے حسابی
جاندی رہی پھر اوس بی بی دی پل دے وچہ بے تابی
خواجہ ام نے آکھیا اوس نوں اُس رستے نہ جائیں
نواں پواڑا گل اپنے وچہ جا کے ہور نہ پائیں
پنڈت بھی رام ہے بی بی اوس رستے وچہ رہندا
ہے بیچارہ عمداً قصداً سانوں اُوا اُڑیندا
گئی بی بی اُوس رستے یارو جس رستے سی آئی
کرامت خواجہ اُم دی یارو سچے رب دکھائی
پنڈت ہوراں نال جادو دے لڑکی سی بنائی
وارو واری لکھ دکھاساں جے منظوری آئی
کراماتاں خواجہ ام دیاں ہیں تاں بہت زیادہ بھائی
وارو واری لکھ دکھاساں جے منظوری آئی
حاجی سلیم شامی صاحب نے کرامت ایہہ سنائی
پھر میں ایہہ یارو کرامت ضبط تحریر دے لائی

بس غلام رسولا یارا نہ کرایڈے جھیڑے
شام چوراسی والا، لاسی بنے تیرے بیڑے

اک یہودی دا واقعہ

شہر دلی وچہ رب دے پیارے اک بزرگ سی رہندے
حسن رسول نما لوکاں نوں اپنا نام دیندے
شہر دلی دے باسی سارے اوسدا ادب کریندے
دوروں دیکھ کے اوسدے تائیں ادبوں سیس جھکیندے
روحانی علاج کریندے جو اوسدے در آوے
دم درود تعویز دھاگے نال مرضاں تائیں گواوے
ڈیرا اوسدا وچہ دلی دے مشہور کافی سی یارا
دور درازوں خلقت اوسدے آوے کر کے چارا
شہر دلی دے باسی اوسنوں تھم دلی دا کہندے
اوکھے ویلے اُوسدے تائیں کافی یاد کریندے
پچھلے اوسدے شہر دلی وچہ ہین کافی بھائی
جان منگے او حاضر کردے فرق نہ کردے رائی
غرض کہ اوسدا شہرا ہیسی دور درازے یارا
غیر ملکاں دے لوگ بھی اوسنوں کہن ولی ہے بھارا
عقیدتمنداں دے دل اندر ہیسی ایہہ سمایا
وچہ کرامت ایس زمانے عالی ایسدا پایہ
ایسدا ثانی وچہ کرامت کوئی نہ وچہ زمانے
منظور نظر ایہہ پاک خدا دا اس تے فضل ربانے
جو چاہے ایہہ رب سچے توں چا منظور کرادے
پاک خدا دا بہت پیارا تے اوسنوں ایہہ بھاوے
شہرا سن کے اوس ولی دا مرد خدا اک آیا
اوس زمانے کعبہ ولوں پیدل چل کے آیا

Marfat.com

حسن رسول نماؒ دے ڈیرے آ اوس ڈیرا لایا
حسن رسول نما دے تائیں سارا حال سنایا

آکھے مکہ تھیں چل کے آیا سُن تیری مشہوری
پاس تیرے میں آیا حضرت لیکے خواہش ضروری

میں کعبہ تھیں چل کے آیا سُن تیری مشہوری
آکھے میرے تائیں سچیا بہت پونچی مجبوری

میری ایہہ ہے خواہش سائیاں جیکر کرم کماویں
وچہ بیداری پاک محمدؐ میرے تائیں ملا دیں

حسن رسول نما پئے اوسنوں دین تسلی یارا
آکھن مولا فضل کریسی کم دسیائی بھارا

پر کوئی فکر نہ کرنا سائیاں مولا کرم کماسی
تیرے تائیں پاک نبیؐ نوں مولا خود ملاسی

لیسے طراں گزارے اوس نے اوتھے کئی دہاڑے
کم ہوندا اُس نظر نہ آوے دل وچہ آہیں مارے

دسیا کے ولے تائیں حسن رسول زبانی
مشکل حل ہو جاسی تیری نہ کر ایڈ حیرانی

شام چوراسی وچہ خداداد اِک بزرگ پیارا
کم تیرا او فوراً کرسی نہ گھبرا دیں یارا

خواجہ ام دا اوس دے تائیں دسیا پتہ ٹکاناں
پتہ ٹکاناں پچھ کے جلدی ٹریا مرد ربانا

آکھیا اوس نے جلدی جاویں یارا شام چوراسی
وچہ بیداری پاک نبیؐ نوں خواجہ جی ملاسی

ولی کامل تے اکمل ہے او اندر ایس زمانے
اِسرار مخفی دا واقف کافی علم لدّنی جانے

وچہ دربار رسالتؐ اوسدا عالی قدر گھنیرا
مطلب تیرا حل ہو جاسی اوتھے یارا تیرا

اوہے کامل ولی خدا دا تے ولیاں دا شاہا
حل ہو جاسی مطلب تیرا جے مولا نے چاہا

جلدی پونچہ توں شام چوراسی دل وچہ نہ گھبراویں
عبدالنبیؒ ہے نام اوہناندا جلدی اوتھے جاویں

اوتھے جیہڑا غرض لے جاوے خالی مول نہ آوے
خواجہ ام دی نظر کرم تھیں مطلب اپنا پاوے

وچہ دربار رسالتؐ اوسدی سب توں شان چنگیری
مطلب تیرا حل کریسن مول نہ کرسن دیری

وچہ دربار خداوند سائیں اوسدا رتبہ عالی
مطلب سب دے حل کریندا جاوے جو سوالی

وچہ دربار خداوند سائیں اوسدی بہت منیدی
غرضاں سب دیاں پوریاں کردے باقی کوئی نہ رہندی

وچہ دربار الٰہی اوتاں خالص ولی کہاوے
اوسدے درتے جو بھی جاوے دلی مقاصد پاوے

سوز گداز نال بھریا ہر یار کھے اپنا سینہ
کم کراندا ہر کسے دا سچا او نگینہ

وچہ دربار رسالتؐ اوسدیاں اوچیاں بہت نے شاناں
کول اوسدے توں جلدی پونچیں عالی شان جواناں

Marfat.com

وچہ دربار خداوند اُوسدا ہوہتا قُرب حضوری ۔ جو منگے اورب پچے تھیں جلدی ہوندی پوری

نالے میرے ولوں اوسنوں بھی سلام پونچاناں ۔ حق میرے وچہ اونہاں کولوں جا دعا کرناں

سنیاں صفتاں خواجہ ام دیاں جان اوس مرد ربانے ۔ دل کرے سو جلدی پونچاں دیکھ رب دے بھانے

دل کرے سو کانگ ہوواں تے پونچاں مار اڈاری ۔ چھیتی جا کے دیکھاں اوسدی سوہنی شکل پیاری

دل کرے سو بجے ہوون اوڈ پونچاں دربارے ۔ حل ہو جاسی مشکل میری جے پونچاں سرکارے

دل کرے سو چھیتی چھیتی کول خواجے دے جاواں ۔ اوہوں ہیس نوا کے چھیتی دل دا مقصد پاواں

دل کرے سو چھیتی چھیتی جاواں وچہ حضوری ۔ خواہش میری اونہاں پاروں جلد ہو جاسی پوری

دل کرے سو چھیتی چھیتی جاواں شام چوراسی ۔ خواجہ صاحب میرے تائیں حضرت پاک ملاسی

دل کرے سو چھیتی چھیتی کول خواجے دے جاواں ۔ اپنی ساری حال حقیقت خواجے تائیں سناواں

درویش مذکور دے دل دے اندر ایہہ خواہش جاگی ۔ کیوں نہ پونچاں پاس خواجے دے جو مقبول الٰہی

ایہہ گل سوچ کے شہر دلی تھیں ٹریا او نماناں ۔ شام چوراسی جلد آپونچا پچھ کے پتہ ٹکاناں

پچھ پچھا کے لوکاں کولوں پونچا آ سرکارے ۔ خواجہ ام نہ ہیسن یارو اوس ویلے دربارے

وانگ سودایاں لوکاں کولوں پچھدا پھرے پوچھاندا ۔ آکھے لوکو دسو خواجہ جو سلطان ولیاں دا

آکھے لوکو جلدی مینوں خواجہ صاحب ملاؤ ۔ جان لباں تے آئی میری لوکو رحم کماؤ

دسو جلدی میرے تائیں خواجہ صاحب پیارا ۔ کتھے گیا نظر نہ آوے او محبوب سوہارا

لوکو مینوں جلد ملاؤ او محبوب ربانا ۔ وچہ دربار رسالتؐ جس دیاں بہت اُچیریاں شاناں

لوکو مینوں جلد ملاؤ نہ میتھوں کتراؤ ! ۔ دسو خواجہ کدھر گیا مینوں نہ ستاؤ !

لوکاں دسیا اوسدے تائیں سُن درویش الٰہی ۔ لے گجریلا ول مرشد دے خواجہ ہین گیائی

لوکاں دسیا اوسدے تائیں دل مرشد دے دہایا ۔ مرشد نوں گجریلا دیوے شوق اوسدے دل آیا

عالم پور وچہ مرشد رہندا طاہر شیخ سداوے ۔ خواجہ جی دا بہت پیار اتے خواجہ نوں بھاوے

لوکاں جدوں حقیقت دسی چین اودھرے دل آیا ۔ پتہ ٹکاناں پچھ پچھا کے او بھی مگھرے دہایا

ندی آوے اک رستے اندر جانے سب لوکائی ۔ یار اوسنوں اک مرد خدا دا یارو نظر پیائی

Marfat.com

خواجہ اُم نے بھی دوروں اُونوں ڈٹھا میریا یارا
درویش مکے نے دیکھ خواجہ نوں ماریا آہ دا نعرہ

ویکھ کے خواجہ صاحب اونوں چھیتی چھیتی آیا
نال شتابی قدم اُٹھا کے خواجہ جلدی آیا

بہت شتابی پاروں آئے خواجہ صاحب پیارے
جلدی وچہ اک پیر جُتی دا رہ گیا پار کنارے

درویش نماناں لاون کارن کرن لگا جد چارہ
خواجہ اُم نے منع چا کیتا کر کے ہتھ اشارہ

خواجہ ام نے ایہہ فرمایا رہن دے جُتی بھائی
توں نہ جانے ایسدے اندر حکمت خاص الٰہی

خلافت میری اَج تھیں یارا دو حصے ہو یائی
ادھی ہوگئی مشرق اندر ادھی مغرب بھائی

علیک سلیک توں پچھوں پچھن اک دوجے نوں حالا
دِلی شہروں چل کے آیا آکھے آون والا

آکھے سُنیا تیرا شہرا توں ہیں شاہ ولایت
نام خدا دے میں تے کرنی شاہا نظر عنایت

پاک رسولؐ خدا دا ولیا سچے دیدار کرادیں
ایس تھیں وَدھ مراتب شاہا رب سچے توں پاویں

خواجہ ام نے کہیا اونوں نہ کر توں غم ناکی
وچہ خوابے دے پاک نبیؐ دا ہوسیں جلد ملاقی

جیکر پاک خدا نے چاہا جلد دیدار کراساں
رسولؐ اللہ نوں خوابے اندر تیرے تائیں ملاساں

حکم مرشد دا سن کے اوتاں غصے دے وچہ آیا
خواجہ ام نوں نال غصے دے اس نے سخن الایا

واہ واہ خواجہ صاحب ڈٹھی میں تیری اولیائی
وچہ خوابے دے پاک نبیؐ نوں ملنا اوکھ نہ کائی

وچہ خوابے دے پاک نبیؐ نوں ہر کوئی پیا ملاندا
پتہ ہوندا جے میرے تائیں کول تیرے نہ آندا

سفر دِلی دا ضائع ہویا۔ شہر دِلی تھیں آیا
ایتھے آکے ڈِٹھیا جاں میں توں خالی دسیایا

اینویں لوکی تیرے تائیں کامل ولی سدیندے
تیرے کارن اینویں لوکی لافاں پئے مریندے

اینویں لوکی تیرے تائیں ولی سلطان اکھیندے
اینویں لوکی صفتاں تیریاں کر کر نہ تھکیندے

میں سُن آیا مطلب میرا جلدی حل کراسی
وِچہ بیداری پاک نبیؐ نوں میرے تائیں ملاسی

غرض کہ بہت جذباتی ہو کے اوس نے آکھ سنایا
توں تاں مینوں اندروں باہروں خالی نظری آیا

سُنیاں گلاں جدوں خواجہ نے خاموشی فرمائی
آون والے تائیں پھر بھی رتی شرم نہ آئی

وَدھ وَدھ کے او گلاں کردا اونوں شرم نہ آوے
خواجہ عبدالنبیؒ صاحب نوں طعنے پیا سناوے

خواجہ ام دی غیرت تائیں جاں اُس نے للکارا
جوش غضب تھیں تھر تھر کنبے خواجہ ام پیارا

Marfat.com

آخر خواجہ اُم نے اوسنوں ایہہ تلقین فرمائی — ایڈ غضب وچہ کاس نوں آئیوں لے پردیسی بھائی
وِچہ بیداری پاک نبیؐ نوں تیرے تائیں ملاساں — توں میرے کول چل کے آیا ایں دِلے وچہ آساں
ایہہ کہہ کے پھر اوسدے تائیں دو زانو بٹھلایا — وچہ مراقبے اوسدے تائیں خواجہ اُم پونچایا
وِچہ مراقبے جد او بیٹھا اوس نے چادر پائی — خوابے نال اشارے انگل کیتا یاد الٰہی
وِچہ مراقبے بیٹھیاں ہویاں گھڑی نہ گزری ساری — سامنے اُوسنوں نظری آئی حضرت دی آ سواری
تھر تھر کنبے بول نہ سکے لرزہ ہویا طاری — ہوش حواس نہ قائم رہے سو فہم نہ دِتی باری
دیکھیا جاں اوس پاک نبیؐ نوں ہنجوں ہویاں جاری — دیکھیا جاں اوس پاک نبیؐ نوں روَوے کر کر زاری
آکھے خواجہ تیرے اوتوں جاواں صدقے واری — تیری قدر نہ جانی شاہا عقل نہ دِتی یاری
میں تاں جاتا لوکی تینوں اینویں نے وڈیاندے — ایتھے آ کے اکھیں ڈٹھا پج سارے نے آندے
میں جاتا سی اینویں توں تاں ولیاں شاہ سداویں — جو سُنیا سی وَدھ آ ڈٹھا ظاہرا ولی کہاویں
میتھوں کافی غلطی ہوئی کر بیٹھا گستاخی — یا خواجہ جی میرے تائیں جلدی دے دیو معافی
میتھوں کافی غلطی ہوئی ویلا ہتھ نہ آوے — نام خدا دے دینا معافی تیرے عالی پاسے
میتھوں کافی غلطی ہوئی پے گیا راہ آوتے — تیں بن خواجہ صاحب جاواں کس دروازے دَلے
میری بخش خطا بن شاہا توں سلطاں اولیاواں — تجھ بن شاہا مول نہ ملن مینوں سدھیاں راہواں
میری بخش خطا بن شاہا میں پکڑاں در کھیڑا — بحرِ تلاطم خیز غماں وچہ میرا اٹکیا بیڑا
آکھے شاہا میرے اندر بلدے اگ آ لُنبے — روَوے تے کرلاوے کافی وانگ سیماب دے کنبے
آکھے میتھوں غلطی ہوئی حضرت دینا معافی — جس دی میتھوں ہو نہ سکے ساری عمر تلافی
وِچہ دربار رسالتؐ شاہا تیرا قدر اُچیرا! — ولیاں دا سلطان توں شاہا تیرا قدر بتھیرا
رو رو عرض کریندا نالے ترلے منتاں پاوے — خواجہ اُم وَل اُوچیاں نظر کرن توں کتراوے
روَوے تے ہتھ جوڑے نالے پیراں نوں ہتھ لاوے — خواجہ اُم دے اَگے کافی روَوے منتاں پاوے
ڈِٹھی جس دم خواجہ صاحبؒ اوسدی گریہ زاری — رحم آ گیا خواجہ اُم نوں رقت گئی ہو طاری
فراخدلی وچہ نہیں سن رکھدے مرشد اپنا ثانی — گریہ زاری دیکھ کے اوسدی پونچا دُکھ روحانی

Marfat.com

وچ جہان مشہوری خواجہ اُم دی نرم مزاجی   رحم دلی تے جھٹ آجاوے عالی ظرف دماغی
رحم جلد آجاوے اونہاں عادت بہت پرانی   وچ تکلیف او دیکھ نہ سکن مُرشد دُرنہانی
دریا دِلی مشہور اونہاں دی ساری وچ زمانے   قطرے توں دریا بنا دن کامل ولی ربا نے
موج اندر او جسدم آون ڈُبدے بیڑے تارن   وچ دِلی دے پونچھ کے خواجہ موسیٰ تائیں پچاون
نال غضب دے لک اوسدے وچ ٹھڈا پئے لگاون   پیرزادے نوں نال غضب دے ایہا حکم سناون
جیکر پیرزادہ نہ ہوندوں بن آیوں توں مردا   جینوں شرم حیا پیراں دی میں ہاں جس دا بردا
ایدھر آ غلام رسولا کدھر گیوں پیارے   کبے والے تائیں توں تاں دتا چھڈ وچ کارے
رونا اوسدا خواجہ اُم نے جس دم ڈٹھا بھائی   ترس آگیا پھر خواجہ اُم نوں غصہ رہیا نہ کائی
رحم دلی تے جھٹ آ گئے اوسنوں گلے لگایا   دے دلاسا اوسدے تائیں اونوں چپ کرایا
خواجہ صاحب اوسدے تائیں ساتھ اپنے لے آئے   شام پوراسی اوسدے تائیں خواجہ صاحب ٹھہرائے
کافی عرصہ خواجہ صاحب اوسنوں پاس ٹھہرایا   نال کرامت اوسدے تائیں مکے وچ پوچایا
تاں میں ایس نوں وچ شعراں دے ساری لکھ دکھائی   میرے حق دعا فرمانا ہووے فضل الٰہی
غلام رسول بھی خواجہ اُم دا ہے اِک سگ پرانا   اُٹھدیاں بہندیاں خواجہ اُم نوں کردا یاد نمانا
بس غلام رسولا ایتھے روک قلم نوں یارا   تیرے اُتے فضل کریسی خلق دا پالن ہارا
صاحبزادیاں تائیں پھر میں کئی سلام پوچاواں   لختِ جگر نے خواجہ اُم دے واری صدقے جاواں
غلام رسول نے بھیناں تائیں کرامت لکھ دکھائی   سلیم صاحب دے کولوں سن کے شعراں وچ بنائی
مذکورہ سلیم شاہی دے اُتے فضل کرے حق تعالیٰ   دیدار خوابے دے اندر ایسنوں دیوے کملی والا
پرتو دامن پاک محمدؐ دا ایسنوں ہووے سایہ   نال عقیدت کرامت تائیں ایس نے جو چھپوایا
کاروبار سلیم دا یارو بہت ترقی پاوے   خواجہ اُم دی نظر کرم تھیں مولا کرم کی دے
بس غلام رسول نمانے چھڈ دے جھگڑے جھیڑے   پاک خداوند پار لگاسی تیرے اُٹکے بیڑے

Marfat.com

اِک ہندو فقیر دا واقعہ

بسم اللہ بسم اللہ کر کے رب دا نام تہاواں — پاک رسول خدا دے اتوں جندڑی گھول گھماواں
لیکے نام میں پاک رَبّ تے دا کاغذ قلم منگاواں — کرامت اک خواجہ ام دی سجناں لکھ دکھاواں
ولیاں غوثاں قطباں اُتوں جندڑی گھول گھماواں — ایس دے باروں نظر او نہاں دی میں منظوری پاواں
اس تھیں بعد میں خواجہ ام دی کرامت لکھ دکھاواں — خواجہ عبدالنبی صاحب تھیں واری صدقے جاواں
اِک ظرافت اک ہندو دی بھڑکی میرے بھائی — انوکھی اِک شرارت اوسدے دل دے اندر آئی
آکھے میں آزماواں خواجہ نوں جو ہے ولی سدیندا — وچہ مجالس پاک نبی دے لوکی آکھن بہندا
غوثاں قُطباں ابدالاں تھیں درجہ ودھ رکھیندا — جانے بھید دلاں دے سارے لوک سلاہے کہیندا
میں بھی اج آزماواں اوسنوں جھوٹ تے سچ نتاراں — جیکر سچ ہووے پھر اوسنوں سر اپنے نوں واراں
جیکر سچ ہووے تے چھڈاں دیوی رشی اوتاراں — جیکر سچ ہووے تے چھڈاں پوجناں موراں ماواں
ایہہ گل سوچ کے اوس ہندو نے پایا فقر وا باناں — خواجہ ام دے جا اوپنچا بن کے بہت نماناں
مسلماناں دے وانگوں اوس نے حلیہ خود بنایا — باناں سب فقیراں والا گل اپنے اوس پایا
گل دے وچہ تسبیحاں اوس ہندو نے کافی پائیاں ہویاں — اپنیاں لٹاں فقیراں والیاں اوس بنایاں ہویاں
سبز باناں او گل وچہ پاکے پونچا آن حضوری — سلام مسنون خواجہ نوں کیتا اوس ظالم مغروری
خواجہ میرا اُس دے تائیں اٹھ کے ملیا بھائی — عزت اوسدی کافی کیتی جسدی حد نہ کائی
لپنے پاس بٹھا کے اوسنوں پچھن حال حوالا — دل دے اندر خوشیاں کردا ہندو آون والا
دل دے اندر آکھے میں تے خواجے نوں آزمایا — ایس نے تیرا باناں ویکھیا تے کجھ بھید نہ پایا
اَینویں اِسنوں لوکی آکھن جانے رمز نیاری — دلی کیفیت جانے ایہہ تاں گزرے پئی ہوساری
ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا لوکاں نوں بہکاوے — اینویں لوکاں تائیں جھوٹے ٹلایے پیا اے لاوے
لوکاں نوں بہکاون کارن نت مسجد نوں جاوے — ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا اینویں قطب سداوے
لپنے آپ دی ہوش نہ اسنوں کی بجھے بجھاوے — ایہہ تے بالکل خالی ہیگا ولی سلطان کہلاوے

Marfat.com

غلط خیال لوکاں دا ہیگا کہ ایہہ کو ہڑ گواوے ‏ ‏ ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا لوکاں نوں بہکاوے
ایہہ تاں بالکل خالی ہیگا لافاں لوگ مریندے ‏ ‏ کہ ایس دی مجلس اندر شیر ببر نے بہندے
ایہہ دلیلاں دل وچہ کردا خوشیاں پیا مناوے ‏ ‏ خواجہ نوں بدنام کرن لئی دل وچہ ستے پکاوے
نال کشف جاں خواجہ صاحب اوسول جھاتی پائی ‏ ‏ دل گندا اوسدا نظری آیا نالے وچہ تباہی
نال کشف جاں خواجہ ام نے نظر اودہرے دل کیتی ‏ ‏ اوسدے دل دی ظاہر ہو گئی خواجہ تائیں پلیتی
نال کشف جاں میرے خواجہ اُم اوس دل نظر دوڑائی ‏ ‏ حقیقت ساری ظاہر ہو گئی پچھے رہی نہ کائی
نال کشف جاں خواجہ ام نے ڈِٹھا اوسدا حالا ‏ ‏ معلوم ہو گیا خواجہ ام نوں جو اس پکڑیا چالا
نال کشف جاں خواجہ اُم نے ڈِٹھا اوسدا حالا ‏ ‏ ظاہر ہو گیا خواجہ تائیں ہے ہندو منہ کالا
نال کشف دے خواجہ تائیں روشن ہو گیا سارا ‏ ‏ ہندو مسلم بن کے آیا ناقص عقل بیچارا
اِستے تائیں خواجہ اُم نے اک آواز لگایا ‏ ‏ مولوی جان محمد تائیں خواجہ صاحب بُلایا
جان محمد جالندھری تائیں خواجہ حُکم فرمائے ‏ ‏ ساڈا فرض ہے خدمت کرنی جو اساں در آئے
لباس درویشی دی میں ہاں دِلوں تعظیم کریندا ‏ ‏ مولوی صاحب درویشاں نوں ہیں دِلوں جان مَنیدا
لباس درویشی پہن کے ایتھے جو آوے اِک واری ‏ ‏ میرے اُتے واجب ہوندی کرنی اوسدی داری
ذاتاں پاتاں میں نہ جاناں نہ میں مذہب نوں تکاں ‏ ‏ باناں فقر دا دیکھ کے میریاں نیویاں ہو ون اکھاں
چاہے کوئی ہندو ہووے چاہے سکھ عیسائی ‏ ‏ فقر دا باناں میرے کارن ہے عزت افزائی
اینوں رُوپ بدل کے لوکی کردے بے حیائی ‏ ‏ عقل ماری گئی بے عقلاں دی ہو گئے بہت سودائی
اینوں روپ بدل کے لوکی مینوں آ آزماون ‏ ‏ دل اپنے وچہ کئی دلیلاں میرے لئی دوڑاون
دل وچہ آکھن میرے تائیں اندروں باہروں خالی ‏ ‏ وچہ دلے دے خوشیاں کردے اصل حقیقت پالی
میرے تائیں آکھن لوکی اینویں ولی سداوے ‏ ‏ جسم کو ہڑے تھیں ایہہ نماناں کیونکر کو ہڑ گواوے
سنیاں گلاں جدوں ہندو نے ہوش نہ رہ گئی کائی ‏ ‏ آکھے بھل گیا میں حضرت رو رو دے دوہائی
آکھے بُھل گیا سی میں حضرت عقل نہ دِتی یاری ‏ ‏ توں سلطان ولیاں دا حضرت تیری ذات نیاری
آکھے بُھل گیا سی میں حضرت عقل نہ رہی ٹکانے ‏ ‏ تیری رمز نیاری حضرت تیریاں توں ہی جانے

Marfat.com

آکھے بھل گیا میں حضرت لوک سارے سچ کہندے — کول تیرے او آکے حضرت فضل ربانی لیندے
آکھے بھل گیا میں حضرت لوک سارے سچ کہندے — تیری وچہ مجلس دے اندر شیر ببر نے بہندے
آکھے معاف کرو یا حضرت کیتی میں گستاخی — آکھے معاف کریا حضرت دے دیو مینوں معافی
آکھے معاف کرو یا حضرت تیرے شان سوائے — آکھے قدر نے تیرے کافی مولا دی درگاہے
غرض کہ رو دے تے کرلا دے روے اُبھے ساہیں — آکھے حضرت میرے تائیں نال گلے دے لائیں
مینوں حضرت معاف کرو تے کلمہ نبیؐ پڑھاؤ — جو کوئی میتھوں غلطی ہوئی دِل تے مول نہ لاؤ
غرض کہ میرے خواجہ اوسنوں کلمہ نبیؐ پڑھایا — نال محبت شفقت اوسنوں مسلمان بنایا
خواجہ نوں آزماون والا گھائل ہو گیا بھائی — وچہ قرابت خواجہ اُم دے راہِ ہدایت پائی

بس غلام رسول پیارے بند کریں توں حالا
تیرے اُتے کرم کریسی شام چوراسی والا

○

اِک ہندو لڑکی دا واقعہ

عرشی صاحب نے خواجہ ام دی کرامت اک سنائی — میں او سب نوں لکھ دکھاواں دل دے اندر آئی
اہیہ کرامت میرے تائیں عرشی صاحب سنائی — تو ہاڈے کارن وچہ شعراں دے میں نے چا بنائی
اک لڑکی سی شام چوراسی ہندواں بہلاں جائی — وقت سویرے منہ اندھیرے رفع حاجت نوں دھائی
رفع حاجت دے کارن اوتاں طرف کھیتاں دے آئی — دلو چہ آکھے چھیتی جاواں نہ اڈیکے مائی
رفع حاجت توں فارغ ہو کے گھر اپنے ہی آوے — چھیتی چھیتی گھر اپنے ول اپنا قدم اُٹھاوے
اوتھوں پیا اک قافلہ لنگدا اوتھاں والا یارا — اگلی دیکھ کے دِل اونہاندا ہو گیا پارا پارا
دیکھ اگلی لڑکی تائیں دل اونہاں للچایا — حرص ہوا نے غلبہ کیتا منہ وچہ پانی آیا
دیکھ اگلی لڑکی تائیں دل اونہاں گھملایا — حرص ہوا نے اونہاں اُتے غلبہ اپنا پایا
دیکھ اگلی لڑکی تائیں ہر اک دے دِل آیا — اکھن ویکھ کے اوسدے تائیں ہتھ آگئی بے مایا

Marfat.com

دیکھ اکلی لڑکی تائیں سب نے رب بُھلایا — آکھن جے جائیے ساڈی پلٹ جائیگی کایا
اوڑک اوتھاں لڑکی چک کے وِچ کجاوے پائی — او بیچاری کرماں ماری دیوے پئی دہائی
پر کجھ اُوسدی واہ نہ چلی ساربانان دے بھائی — آہ زاری کرے بیچاری پیش نہ چلے کائی
کائی سُن او اونٹھاں والے ترلے رہی کریندی — پر کوئی گل نہ مُنّے اُوسدی رہی ہتھ جوڑیندی
ہتھ جوڑتے تے منتاں پاوے رو رو کردی زاری — آکھے مینوں چھڈ دیو ویرو میں جاواں بلہاری
ہتھ جوڑے تے منتاں کردی روندی ابھے سائیں — روۓ اوہو زاروزاری پر کوئی سُندا نائیں
ہتھ جوڑے تے منتاں کردی ترلے کرے ہزاراں — پر کوئی اوسدی پیش نہ چلے کی کرے او کاراں
سیانے آکھن میرے ویرو کر پرائی تے آوے جائی — تُسی وی سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی
اتنا ظلم کرو نہ میں تے ربّ جے دیکھدا بھائی — تُسی بھی سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی
میں امانت ہاں کسے دی نالے چیز پرائی — تُسی او سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی
میرے کرم کوئے تاں میں رفع حاجت لئی آئی — تُسی او سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی
فارغ ہو کے رفع حاجت تھیں گھرنے ول ساں ہائی — تُسی بھی سارے جائیاں والے میں کسے دی جائی
ماں پیو ڈھونڈ کریگا میری نالے بھیناں بھائی — میرے اُتے کرم کماؤ چھڈیو مینوں بھائی
میرے اُتے کرم کماؤ چھڈ دیو تُسی مینوں — میں دکھیاری کرماں ماری دکھ سناواں کینوں
کونج دے وانگ اوہی کرلاوے واہ چلے کائی — پر بھوتائیں پئی پکارے رو رو دے دوہائی
اُدھر ماپے رُو رُو ڈھونڈن ڈھونڈ پئے کر دے ہر گھر اندر ویہڑے — پر او مول نہ نظری آوے لاون واہ بتیرے
ہتھ اوہنا دے کجھ نہ آیا بہت ہوئے گھبرائے — پریشان ہو کے باپ لڑکی دا خواجہ ام کول آئے
آ کر اس نے خواجہ ام نوں سارا حال سنائے — آکھے اجڑ گیا میں شاہا کجھ بھی سمجھ نہ آئے
چار چوفیرے پنڈ دے خواجہ میں پڑتال کرائی — کاکی میری خواجہ صاحب نظر نہ کدھرے آئی
اسماناں تے چڑھ گئی خواجہ یا زمین سمائی — یاد آوے جاں کاکی مینوں رو رو دیاں دہائی
کر بیٹھا میں سارے چارے کجھ نہ پیا پلے — ایس لئی میں آیا خواجہ آس لے تیرے وَلے
کر بیٹھا میں سارے چارے ٹٹ گئیاں نے آساں — جے نہ گل منے تو میری بن آئیوں مر جاساں

Marfat.com

کر بیٹھا میں سارے چارے مُٹیاں سب اُمیداں
کا کی ہتھ آگئی ہے خواجہ ناقص عقل پلیداں

دیوی ۔ رشی ۔ اوتاراں تائیں دکھڑا جا سنایا
پر بھو آگے بھی جا کے صاحبا ادبوں سیس نوایا

کسے وی عرض سنی نہ میری تاں آیا در تیرے
کرم کماتے آس پونچا تو نہ کر پرے پر میرے

نا اُمید میں ہو اونہاں تھیں تاں آیا درگاہے
رحم کما ہن میرے اُتے تیرے اچے پالئے

روے تے کرلاوے ہندو رو روے دوہائی
خواجہ ام فرماوے اوسنوں نہ رو میرے بھائی

ایہہ پرچی توں لے جا ایتھوں بنیاں دے بازارے
اِک خُسرہ او تھے پیا نچے گاوے بھی نال نظارے

ایہہ پرچی تو اوس خُسرے نوں دیدے جا کے یارا
کم کرے او جلدی تیرا نہ پھر کیوں مارا مارا

خواجہ صاحب تھیں پرچی لے کے گیا جاں اوس بازارے
خسرہ اک ڈٹھا جو اُس نے گاؤندا نال اشارے

خلقت کافی گانے اوسدے اوتھے سُن دی بھائی
پرچی ہندو نے خُسرے تائیں جلدی جا پکڑائی

پرچی پکڑ مذکورہ خُسرے نال غور دے پڑھیا
چُم کے سر اکھاں نوں لایا نال عقیدے اڑیا

خلق خدا دی ساری دیکھے اس خسرے دا حالا
آکھن لوکی خالی پرچی کی کردا ایہہ چالا

مذکورہ اُس خسرے یارو جاں اک شعر الایا
پڑھ کے شعر او خسرہ یارو کنبیا اُتے تھرایا

شعر او خُسرے والا تو ہانوں میں بھی لکھ دکھاواں
کرامت سے ہے خواجہ ام دی وچہ تحریر لیاواں

اُمباں والی کوٹھڑی اناراں والا ویہڑا
چل نی نندھیئی ایتھوں گھر تیرا ہے کیڑا

شعر ایہہ کہہ کے خسرہ اوتھوں یکدم ہو گیا راہی
بھن لوکی خسرے تائیں آکھن کدھر گیا ہی

شعر الایا جاں خسرے نے حکمت نال الہی
اوسے ویلے وچ مجمع دے لڑکی اِک جا آئی

لوگ سارے متحیر ہو کے منہ تھیں ایہہ گل کہندے
اک نو وارد لڑکی آئی اِک دوجے دل دیندے

مجمع والے لوکی سارے سرگوشی پے کردے
سمجھ نہ آوے اونہاں تائیں پئے دلیلاں کردے

کرن دلیلاں اِک دوجے دل ہر کوئی متکدا جاوے
پر ایس راز انوکھے والی سمجھ کسے نہ آوے

ہیونے آخر لڑکی کولوں پچھیا کتھوں آئی
باپ ہو حیران کھلوتا دیکھے اپنی جائی

آخر لڑکی کولوں پچھن دس اسانوں کا کی
کیویں پونچی پھر تیرے تائیں سانوں دس غم ناکی

ہیونے دیکھیا دھی اپنی نوں حیرانی وچہ آیا
آکھے واہ واہ خواجہ تیرا کتنا عالی پایہ

Marfat.com

باپ نے آکھیا دس اساں نوں سارا قصہ بیٹی ۔ منجی ڈہاغاں دی اودھر ماں تیری ہے لیٹی
باپ کہے دس میرے تائیں مینوں دھی پیاری ۔ ورت گئی پھر تیرے اُتے کیونکر ایہہ قہاری
لڑکی نے پھر سبھناں تائیں سارا حال سنایا ۔ الف تھیں لے کے تے یی توڑی قصہ سب سنایا
رفع حاجت دا واقعہ اوس نے دسیا لوکاں تائیں ۔ قافلے والے پکڑ کے لے گئے اوسنوں چائیں چائیں
جس کمرے وچ بند چا کیتا اونہاں میرے تائیں ۔ ڈھیر اماماں دے لگے ڈِٹھے اُٹھے تھائیں تھائیں
جتھے مینوں بند کیتو نے آم اُوتھے سن کافی ۔ ڈھیر اماماں دے دیکھ کے کنبی پر بھو دیوے معافی
وچ صحن دے لائے ہوئے بوٹے اونہاں اناراں ۔ دیکھ اونہاں نوں حیرانی وچ غم دیاں آہیں ماراں
اچن چیتی آیا اوتھے ڈاہڈا جھکڑ جھولا ۔ چُک کے لے آیا جے ایتھے مینوں وا ورولا
میں تے سمجھاں سہے سی اوتاں اعلیٰ اُڑن کھٹولا ۔ لگا نہیں جے مینوں لوکو اُسدے وچ ہچکولہ
اونٹھاں والیاں دے سر اندر نہیں سی عقل دا تولہ ۔ بھن گئے ہن سارے مینوں ہو کے اگ بگولہ
وا ورولا آون والا بہت سی طاقت والا ۔ چک کے لے آیا جے مینوں ایتھے کرماں والا
خراش جھریٹ کوئی بدن میرے تے ہرگز مول نہ آئی ۔ پتہ نہیں جے لوکو مینوں کی ایہہ راز خدائی
آخر پیو نے آکھیا دھی نوں بالکل نہ گھبراویں ۔ خواجہ عبدالنبی دے جا کے اوہدوں سیس نواویں
ذکر اونہاندا پیاری بیٹی ہر دم پئی الاویں ۔ دیوی تے اوتاراں تائیں اج تھیں دلوں بھلاویں
باپ لڑکی نے لوکاں تائیں سارا حال سنایا ۔ خواجہ ام در لوکاں تائیں عقیدت مند بنایا
باپ لڑکی نے لوکاں تائیں حقیقت سب سنائی ۔ سن کرامت خواجہ ام دی لوکاں خوشی منائی
باپ لڑکی نے لوکاں تائیں دسیا سارا حالا ۔ خواجہ ام دے کہن تے پکڑیا جو اوس دسیا چالا
خواجہ ام نے اوس ہندو دی لڑکی جدوں منگائی ۔ رب سچے تے خواجہ ام تھیں کرامت ظاہر کرائی
جنجو توڑ گنوایا اُس نے متھے تلک نہ لائی ۔ تمام عمر او خواجہ ام دا رہیا ہو سودائی
برکت خواجہ ام دی اوہنے دلی مراد سی پائی ۔ ایہہ کرامت میرے تائیں عبدالغفور سنائی
کردے حکمت کوٹ نواں وچ عرشی لقب نے بھائی ۔ سندا چورسی پنڈ اونہاں دا جانے سب لوکائی
حکیم عرشی کہلاون لوکو وچہ اوڈے دے رہندے ۔ خواجہ تائیں یاد کر بندے ہر دم اٹھدے بہندے

Marfat.com

حاجی سلیم شامی نے میرا تعارف جا کرایا   حکیم صاحب نوں مل کے پھر میں پرت گھراں نوں آیا

بس غلام رسول پیارے بند کریں توں حالا
تیرے اُتے کرم کماسی شام چوراسی والا

○

اک غیر مرئی مخلوق دا واقعہ

بسم اللہ بسم اللہ کر کے ربّ دا نام لتا داں   خواجہ عبدالنّبی صاحب دی کرامت کجھ دکھاواں
خواجہ ام دی باندی سی اک عمروں ذرا سیانی   خواجہ ام نوں لیا کے دیندی وضو کارن پانی
نام اوہدا سی دولت بی بی وضو سدا کرادے   تابعداری اوس بندی دی خواجہ جی نوں بھاوے
اک دیہاڑے دولت بی بی لین گئی جاں پانی   چیز اک اوس نوں نظری آئی شکلوں بہت ڈرونی
پچھلی رات دا پہرا سے سی جن آسمان نہ کائی   دولت بی بی دیکھ کے اوس نوں اپنی ہوش بھلائی
سر اوس دا آسماناں توڑی لتاں چار چوفیرے   ناساں اوسدیاں وانگ کولہوڑے کافی بتھ ملیرے
اکھاں دے وچہ لاٹو بلدے بہت بڑے بھڑوٹے   دولت بی بی دیکھ او صورت دل وچہ پئی تر ٹھے
دولت بی بی دوڑی، دوڑی کول خواجہ دے آئی   خواجہ ام نوں آکے اُوس نے ساری گل سنائی
باہر بیٹھی اک چیز ڈرونی یا حضرت میں واری   جنہوں ویکھ کے میرے تائیں لرزہ ہویا طاری
اونوں دیکھ یا حضرت میری ہوش گئی بھُل ساری   اتنا ڈری نہ اج تک حضرت اتنی عمر گزاری
یا حضرت جی تساں دے تائیں کی کجھ حال سناواں   جو ڈِٹھا میں کہہ نہ سکدی واری صدقے جاواں
اوتھے اک بلا عجوبہ لمیاں کناں والی!   سر اوسدا آسمانی لگا لمیاں والاں والی
صحن اساں وچہ بیٹھی حضرت اوتاں مار دھرلے   میں نہ پانی لین توں جاواں کون جاوے اُسو لے
جے حضرت کوئی آدم زادہ اوس ول نظر چا پاوے   شکل اوسدی توں ویکھدیاں حضرت قبریں ڈیرے لاوے
یا حضرت او بھیڑی عورت بھیڑیاں دنداں والی   میں تے رعشہ طاری ہویا دیکھ صورت منہ کالی
یا حضرت منہ زیب نہ دیندا جے کر کرم کماؤ   یا حضرت تسی وضو کارن پانی آپ لیاؤ

Marfat.com

ہس پیاٹے سُن کے خواجہ صاحب ساری رام کہانی / آکھن دُوسلتے مول نہ ڈرتوں لیاوے سانوں پانی
نے دلاسا دوسلتے تائیں خواجہ جی فرمایا / جائز ڈرنا اوسدے کولوں جس بنے جگ بنایا
اللہ باجھ کسے توں ڈرنا ہوندا مشکل بھاری / وچہ مصیبت اللہ پاوے ہوندی ذلت خواری
ڈرنا چاہیئے اوسدے کولوں جس نے جہان بنائے / پتھر دے وچہ کیڑیاں تائیں روزی جو پونچائے
نہیں مناسب ڈرنا تینوں توں فقیراں دی چیلی / کول اوسدے ہن بے شک جاتوں تیرا اللہ بیلی
میرے دلوں جاکے پچھ توں کون ہیں کتھوں آئی / نام پوراسی کم کی تیرا ہیں توں کس دی جائی
سُن کے حکم او خواجہ اُم دا دَل بلاوے دہائی / بیکے حکم او خواجہ اُم دا طرف بلا دے آئی
خواجہ اُم دا دولت بی بی جاں سی حکم سنایا / اوس بلانے دوسلتے اُگے ادبوں سیس نوایا
نام خواجہ دا سن بلانے چیخ غضب تھیں ماری / رُوون لگی کنبن لگی ، لرزہ ہویا طاری
نام خواجہ دا سن بلانے کیتی آہ و زاری / آکھے خواجہ میرے تائیں پونچی آن لاچاری
نام خواجہ دا سُنیا اوس نے رووے تے کرلاوے / نام خواجہ دا سنیا اوس نے رو رو حال ونجاوے
نام خواجہ دا سُن کے اوس نے کیتی گریہ زاری / آکھے خواجہ صدقے جاواں تیری رمز نیاری
نام خواجہ دا سُن کے اوس نوں بہت پسینہ آیا / نام خواجہ دا سُن کے اوس دا دِل ڈاھڈا گھبرایا
ہتھ بنھ اوسنے عرض گزاری کہنا خواجہ تائیں / فاقیاں ہتھوں بھکھی مرگئی، سُن لے میرا سائیں
ڈائن چڑیل میں ہاں حضرت ہاں چڑیل دی جائی / فاقیاں میری اعلیٰ حضرت کیتی بہت تباہی
(ٹ) ست اسی ہاں بھیناں بھائی سنے ماں پیو جائے / ساڈے کولوں ڈر دا حضرت نیڑے کوئی نہ آئے
نال محبت اساں ستاں نے ڈُھنڈھے سب علاقے / رزق ہتھوں نہ پین اساں وچہ حضرت سڑی سیاپے
یا حضرت اے ملک تساں دا میں جھے جاں آیا / فاقہ مستی خوش ہو حضرت ہیں گھر ڈیرا لایا
ہیبت خوف تساں تھیں حضرت کسے نوں کجھ نہ کہندی / ایس یاروں یا حضرت صاحب اکثر بھکھی رہندی
بھکھی تسی یا حضرت جی پونچی آ دربارے / بھکھ ہتھوں میں عاجز ہوئی کوئی نہ چلن چارے
اوس بلانے دوسلتے تائیں اپنا حال سنایا / دولت بی بی خواجہ ام نوں آکے سب بتلایا
خواجہ ام نے دوسلتے نے ہتھ ایہہ پیغام پونچایا / آکھ بلانوں اوکل آوے خواجہ ام فرمایا

Marfat.com

اگلے دن جو خواجہ اُم نے لنگر سی پچوایا !
بسم اللہ نہ تُساں نے پڑھنا جد پکاؤ کھانا !
حسبُ الحکم جاں لنگریاں نے جدوں پکایا کھانا
کھانا ختم گیا ہو چھیتی بھکھے رہے تمامی !
اگے وانگ معمولی مطابق اُساں پکائے کھانے
سُن کے گل اونہاں دی حضرت خاموشی فرمائی
کرامت دیکھ خواجہ دی لوکاں پکڑی دلوں حیرانی
خلق بےچاری کجھ نہ جانے نہ خیال کرہندی
جن، چڑیلاں، ڈائناں نوں بھی خوف خواجے تھیں آوے
غلام رسول نے لوکاں تائیں کرامت ایہہ دکھائی

خلاف معمول باورچیاں تائیں حضرت نے فرمایا
اَج اساڈے ہاں انوکھے مہماناں نے آنا
وعدے تے آگئی بلا دی جس کھادا چا کھانا
یا حضرت اے اَج کی ہویا پچھے خلق تمامی
یا حضرت کیوں نظر نہ آون ساڈے تائیں پراہنے
آکھن تُسی نہ جانو لوکو ایہہ ہے بھید الٰہی !
اوہ بےچارے کجھ نہ جانن کی سی بھید ربانی!
غیر مرئی خلق خواجے تھیں کافی ڈردی رہندی
غیر مرئی خلق خواجہ نوں اوہوں بیس نواوے
خواجہ اُم نوں کرے سلاماں کرکے یاد الٰہی

○

تاجُ العارفین قُطب الاقطاب

حضرت خواجہ عبد النّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

کی

زُوجہ مُطہّرہ کی نسبت

محمّد حق سبحانہٗ و تعالےٰ جل شانہٗ

اوّل حمد خداوند تائیں جس نے جگت بنایا
پانی لُتے فرش زمین دا قدرت نال بچھایا
پھیر درُود رسول اللہ نوُں مرسل درِّ یگانہ
پُل صراطوں پار لنگھا سی عالی شان گھرانہ
پنجتن پاک اُوتوں میں بندیا سر اپنے نوں واراں
حسن حُسین بتول علی نوں کراں سلام ہزاراں
حسؔن حُسین بتول دے جائے نُور العین نبیؐ دے
گودی نبیؐ وچہ کھیڈن والے لختِ جگر علی دے
پھیر نبیؐ دیاں یاراں تائیں میں سلام پونچاواں
ولیاں غوثاں قُطباں تائیں ادبوں سیس جھکاواں
غوث الاعظم تائیں پھر میں کراں سلام سولئے
بارہؔ برسیں ڈوبے بیڑے جس نے بنے لائے
جس تے سجناں ولی اللہ دے کرم کرن تے آون
قطرے نوں اک پل وچہ سوہنے چا دریا بناون
سلام پنچاواں سیس نواواں میں ابدالاں تائیں
راضی ہوکے مدد کریین میننوں بُھلسن ناہیں
ولی اللہ دے ظاہر شاہ نے نظر کرم جاں کیتی
بُھو پت رائے ہوراں تائیں واڑیا وچہ میتی
پل وچہ ہندو مذہب چھوڑایا توڑ زنار گنوایا
بُھو پت رائے ہوراں بُھل کے پھر نہ تلک لگایا
عبد النّبیؐ پھر نام رکھا کے ہوئے ولی ربانے
شیر سوہنے دی مجلس اندر مہندے ہو نمانے
اتھیں بعد آغاز کرامت کرن لگا میں یارا
بے شک ولیاں اندر ہوندی طاقت اپرا پارا

نومولود

ہندو کافی زرقاں والے آدم پور وچہ رہندے
کافی شاناں شوکتاں نولٹے وَنجہ بیوپار کریندے

Marfat.com

سب تھیں وڈا کھتریاں دا۔ اِک مشہور گھرانہ ‌ بچہ جمیا گھر اُونہاں دے جانے کل زمانہ
اونا دان بہتیرا کیتا لویاں لنگیاں تائیں ‌ بھکھیاں تائیں کھواکے کھانا آکھن کرو دعائیں
ساڈا بچہ جُم جُم جیوے روز قیامت تائیں ‌ ماسیاں پھوپھیاں ویکھ مُنڈے نوں پھردیاں ہین چائیں
ساڈا بچہ جُم جُم جیوے اعلےٰ مرتبہ پاوے ‌ بوہتیاں کرماں والا ہووے تے پیا نچی سداوے
کرو دُعا حق ایہدے اندر بنے مُلک دا راجہ ‌ ایسنوں سارے سیس نوادن کیا باہمن کیا خواجہ
شہرت ایس دی کافی ہووے اندر جگ جہانے ‌ پوریاں ایستھیں آکے غرضاں کرن غریب نمانے
وچہ جہاں دے شاہ سداوے، داس دیوی دا ہووے ‌ دکھی دشمن ایس بچے دا ساریاں عمراں روؤے

نسبت

آخر بچہ وڈا ہوکے لگا کرن کمائی ‌ ماں مُنڈے دے دل دے اندر اِک دلیل جو آئی
پُتر میرا لائق فائق ایس دا کاج رچاواں ‌ وانگ پری دے دُلہن کوئی ایس دے لئی لیاواں
چھوہارا آیا کئی جگہ تھیں مُنڈے کارن یارا ‌ ماپیاں نوں پسند نہ آوے ہوگیا مشکل بھارا
اوڑک سیٹھ بنیوں اِک دن گھل پیغام پونچایا ‌ کاکی اپنی دیون کارن ایس دل قصد ٹھہرایا
کرو قبول جے ایس دے تائیں رہے ہمیشہ باندی ‌ خدمت خاطر بہت کریسی خدمتوں نہ کتراندی
کرو قبول جے ایس دے تائیں دُور ہوون غم سارے ‌ خدمت وچہ ہمیشہ رہسی سمجھے سب اشارے
سین پُرُون دی سہے ایہہ نیک نیکاں دی جائی ‌ رہسی وچہ حضوری ہر دم دیر نہ لاسی کائی
کھانے سب پکاندی اعلیٰ اکھ دے نال اشارے ‌ وچہ سلائی بہت سیانی درزی دم نہ مارے
پڑھی لکھی وی کافی ہیگی صورت سیرت اعلےٰ ‌ ایسدے نال وِیاون والا سدا رہے خوش حالہ
نازک طبع جے لڑکی پیری نرم کرے گفتاراں ‌ حلیم طبع تے بہتی چنگی وانگ نہ تیز طراراں
رحم دلی تے جاں ایہہ آوے لکھاں واں کریندی ‌ در اپنے تھیں کوئی سوالی خالی جان نہ دیندی
بھکیاں تائیں کھواکے کھانا لیندی سیس ہزاراں ‌ ناداراں دی جھولی بھردی خوش ہو نال دیناراں
اوڑک ماں مُنڈے دی پونچی گھر دُلہن دے بھائی ‌ خدمت اونہاں زیادہ کیتی جسدی انت نہ کائی

Marfat.com

ویکھ کے دلہن تائیں اوس نے اپنی ہوش گنوائی ... آکھے کہیڑے ویلے ایسنوں لے جاواں گھر بھائی
جو تعریفاں سُن کے آئی اوس تھیں ودھ کے پایاں ... صورت ویکھ کے دلہن سندی خوشیاں ہون سوایاں
اوڑک ماں منڈے نے جلدی نسبت چا ٹھہرائی ... دوہاں فریقاں چھیتی چھیتی کر دتی کڑمائی
آخر وچ بمبئی شہر دے ہو گئی کڑمائی ... وقت چھوہارے دوروں دوروں کل برادری آئی

برات

نال خوشی دے پُت اپنے دی شادی اور رچاون ... وچ بمبئی برات لے جا کے دُلہن تائیں لیاون
باپ دلہن دا سیٹھ کہلاوے بڑیاں شانو الہ ... دھی نوں اوس نے داج جو دِتا سُن لے اوسدا حالا
جہڑے اوس نے برتن دتے سب دے سب طلائی ... پلنگ سونے دیاں بایاں والے بازو سن نقرائی
مخملی لیف تلایاں دِتے ریشمی سب سرہانے ... کپڑے دا کوئی انت نہ آوے ربّ دیاں ربّ ای جانے
جہڑے اوس نے زیور دتے اوس بے حسابے ... جیکوئی اوسنوں تولن لگے بھرن تکڑی دے چھابے
غرض کہ اوس نے دھی اپنی نوں سوہنا دِتا کیتا ... ہتھ بنھ ٹوریا دھی اپنی نوں جام جُدائی پیتا
دے کے داج اوس دھی اپنی نوں آدم پور پونچایا ... دلبے پدر جے سب دے آگے ادبوں سیس نوایا
کڑماں آگے ادب نے چارہ ہتھ بنھ عرضاں کردا ... دھی میری نوں راضی رکھنا میں ہاں تو ہاڈا بردا
دے کے پیار اوس دھی اپنی نوں ڈولی وچ بٹھایا ... شفقت پدری تھیں بے چارا مارا آہیں کرلایا

دُلہن

ٹربمبیوں آخر جانجی آدم پور وچہ آئے ... دُلہن وچہ محل پونچائی تیل دہلیز ڈھلائے
نئی نویلی دلہن آ کے جاں ویکھی ہمسایاں ... سس نے پانی وارکے پیتا تونہ دیاں لے بلائیں
نناناں تائیں خوشیاں چڑھیاں ویکھ بھابی دا چہرا ... صورت دیکھ کے مول نہ تھکن تکدے سحرا سحرا
دُلہن بہت سیانی ہیسی نیک نیکاں دی جائی ... تابعداری دیوچہ رہندی فرق نہ کر دی کائی
دلہن بہت سیانی نالے بہت قابل سی رانی ... علم ادب نوں کافی جانے عقلوں بہت سیانی

Marfat.com

دقیانوس خیالاں نوں او دل وچہ بُرا مناوے — نئی تہذیب دی او دلدادہ جو اوسدے دِل بھاوے
پڑھی لکھی او کافی ہیسی سنئے خیالاں والی — نئی تہذیب دی او قائل ستے اوسدی متوالی

تقدیر

حکم خدا دا ایسا ہویا ورتیا ایسا بھانا — مویا اوس دُلہن دا خاوند اُجڑیا اُو دا گھرانہ
پتی پتنی نے اک دوجے نوں ابجے نہ ڈٹھا کائی — اُچن چیت جو پتی ہوراں دی گردن موت دبائی
مریا دولہا رودن سارے گھر وچہ پیا اوجاڑا — رووے تے کُرلاوے دلہن کوئی نہ چلے چارا
مائی باپ تے بھیناں بھائی رودن تے کرلاون — روندیاں پٹڑیاں ہوروی سارے اپنا آپ نجاون
دلہن رووے تے کُرلاوے بین کرے کرزاری — آکھے کتھے چھڈ کے چلیوں میں صدقے میں واری
دلہن رووے تے کُرلاوے رو رو حال ونجاوے — ارتھی دیکھ پتی اپنے دی غش کھاوے گھبراوے
دلہن رووے تے کُرلاوے آکھے جانواں واری — آکھے سجناں ایڈی چھیتی کیتی کیوں تیاری
دلہن رووے تے کُرلاوے کُوسے لیکھاں تائیں — آکھے پتی پیارے تائیں مینوں چھڈ نہ جائیں
دلہن رووے تے کُرلاوے کول میت دے جاوے — پتی اپنے دے چرناں تائیں نال سینے دے لاوے
دلہن رووے تے کُرلاوے رُو رُو کردی ہاڑے — تیرے باجھ حیاتی میری دس سجناں کس کارے
واویلا رو کرے بیچاری مول نہ سُنیا جاندا — آکھے اُجڑ گئی میں لوکو میرا گیا پراندا
مانگ میرے سندھور نہ رہیا اُجڑی دردانوالی — لُٹیا آج سہاگ تتی دا ورتی گئی بدحالی
غرض کہ رونا اُوس بی بی دا مول نہ سُنیا جاوے — ڈاروں وچھڑی کونجدے وانگوں رووے تے کُرلاوے

بدسُلوکی

کریا کرم توں بعد لے بھائی سوہریاں متا پکایا — دلہن تائیں رَل مِل سبھناں آمنحوس ٹھہرایا
آکھن ایہہ منحوس نہ ہوندی دولہا مول نہ جاندا — نہ اَج ساڈا بچہ پیارا مڑھیاں ڈیرے لاندا
آکھن ایہہ منحوس ہے بھیڑی جس دن دی لے آئی — ایس نے آکے گھر ساڈے وچہ پائی آن تباہی

Marfat.com

آکھن ایہہ منحوس منہ کالی بھیڑیاں کرماں والی — کتھوں ملی ایہہ ڈاہن سانوں بھیڑیاں بختاں والی
ایس دے کرم نے بہت کوسے ساڈی ازلوں دیری — ایسدے قدم اساں گھر آئے ساڈی قسمت بھیڑی
آخر اونہاں نے داہن تائیں ایسا حکم سنایا — تن کپڑے توں بدن تے پاویں بھناں نے فرمایا
کنگھی پٹی مول نہ کرنی نہ کرنا دنداسہ — عمراں ساری یاد رہیگا سانوں پت دا لاشہ
رنگ کپڑیاں دا کالا ہووے سیاہ لباس توں پاویں — برتن مانجھ کے ساڈے گھر دے دو ٹکیاں ہے کھاویں
بہتر رہسی تیرے کارن توں بھی ستی ہو جاندی — تاں اسی جاندے تیرے تائیں تو بھگتاندی باندی
تینوں ذرا دریغ نہ کائی ساڈے رووَن سینے — شکل جاں آوے یاد پتر دی جاگن زخم دیرینے
تیرے لئے مناسب ایسا سیاہ لباس توں پہنے — چھیتی کر چاوے ساڈے سارے کپڑے گہنے
برتن مانجھ تے روٹی کھاتوں بن جا ساڈی داسی — پت اساڈا ایسدے پاروں وچہ سورگاں دے جاسی
صبح سویرے بے کسے توں اپنی شکل دکھاویں — ساتھوں پرانہ جگ وچہ کوئی سخت سزائیں پاویں
بھل بھلیکے صبح سویرے سانوں دیکھ جے پاویں — جیکر سانوں دوروں ویکھیں رستے نوں چھڈ جاویں
اسی نہ دیکھئے صبح سویرے توں منحوس منہ کالی — آوندیاں کھادوئی بچہ ساڈا بھیڑیاں بختاں والی
آکے کھیتوئی گھر اساں دے توں تاں بہت اجاڑا — سب تھیں بھلاں آوندیاں کھادوئی توں تاں اپنا لاڑا
ہن اساں تے کرم کریں توں تیرے کرم اووے — تینوں کچھ بھی آکھ نہ سکدے پھس گئے بہت کوے
ہن اساں تے کرم کریں نہ سانوں مکھ دکھاویں — برتن مانجھ کے دونویں ویلے روٹی رکھی کھاویں

بی بی جی دا جواب

سنیاں گلاں جدوں بی بی نے ہنجوں ہویاں جاری — آکھے واہ پرماتما میرے تیری شان نیاری
سنیاں گلاں جدوں بی بی نے ٹھنڈیاں بھریاں آہواں — آکھے واہ واہ قدرتاں والے میں بلہاری جاواں
سنیاں گلاں جدوں بی بی نے کیتی گریہ زاری — آکھے ورت گیاں تقدیراں پونچی آں لاچاری
سنیاں گلاں جدوں بی بی نے لرزہ ہویا طاری — آکھے واہ پرماتما تیتھوں میں جاواں بلہاری
سنیاں گلاں جدوں بی بی نے سروں چکر آئے — خشک زبان ہوگئی بی بی دی گل نہ کیتی جائے

Marfat.com

سُنیاں گلاں جدوں بی بی نے سر چکراون لگا ۔ زمین بھوندی اوس نظری آئی دل متلاون لگا
اٹھ دو پونجہ کے اوس بی بی نے سوہریاں نوں فرمایا ۔ تیسوں ایہہ منظور نہ کائی جو تساں آکھ سنایا
بی بی اپنے سوہریاں تائیں ایسی عرض سنائی ۔ اے تقریر تساں جو کیتی مینوں مول نہ بھائی
توہاڈیاں گلاں وچوں مینوں بو نفرت دی آوے ۔ دیہو دلاسہ میرے تائیں خُلق ایہا فرماوے
توہاڈیاں گلاں وچوں مینوں بو اُلفت نہ آوندی ۔ واہ واہ ایہہ اخلاق توہاڈا مینوں رکھو باندی
توہاڈیاں گلاں وچوں مینوں نظر غرور بے آوے ۔ حُسن اخلاق توہاڈا مینوں باندی نال رلاوے
نہ پذیرائی دے قابل ایہہ فرمان توھاڈا ۔ اے بہلو تسی مول نہ جانوں رب بچاوے ڈاہڈا
تسی دی جمیاں والے سارے میں وی کیسدی جائی ۔ ظلم ہوندا ہے ڈاہڈا بھیڑا جانے کُل لوکائی
کریرائی آوی جائی لوک سیاپے کہندے ۔ جھیڑے ایسنوں مندے ناہیں نرگاں وچہ سڑیندے
رذیل کمینی مینوں آکھو شرم تساں نہ آوے ۔ وچھڑی ڈاڈروں کونج دے وانگوں بی بی پئی کرلاوے
بی بی آکھیا بہلاں تائیں مول خیال نہ لانا ۔ برتن مانجھ توہاڈے کھاواں سے تساں تھیں کھانا
پیکے تھیں میں بن کے آئی ساں اس گھر دی رانی ۔ ہے مشکل ہن میرے کارن بنتا نوکر آنی
اُتھے پیہر پیکے اندر حُکم میرا سی جاری ۔ جیکر مینوں نوکر سمجھو ضرب لگے دل کاری
پیکے اندر ساں میں ملکہ ہر دم حُکم چلاواں ۔ ہُن میں برتن مانجھ تساں دے کیکر روٹی کھاواں
جیکر تسی کرم کماؤ مینوں نہ ستاؤ ۔ جو کجھ دتا باپ میرے نے میرے ہتھ پھڑاؤ
تساں دے کولوں کجھ نہ منگدی نہ رہیواں نہ کھاواں ۔ اپنے باپ دی دولت لیکے اپنا وقت لنگھاواں
باپ میرے نے میرے تائیں دتا بہت خزانہ ۔ سونا چاندی تک نہ سکدا جانے کل زمانہ
باپ میرے نے میرے تائیں کافی دولت دتی ۔ اجے تائیں میں اُس دے وچوں اک پائی نہ لتی
میں نہیں بوجھ تساں تے بن دی جیکر رحم کماؤ ۔ عزت پت میں ہاں توہاڈی میرا مال لیاؤ

جواب بہلاں

سن فرمان بی بی دا سارے غیظ غضب وچہ آئے ۔ آکھن تینوں دھاون کارن کئی ہزاراں لائے

Marfat.com

داج جہیز جو سانوں دسیں او سارا ہے ساڈا — تینوں ویاہ کے لیاون کارن ہوئے جدؤں آمادہ
ساڈا بہت روپیہ لگا جسدا انت نہ کائی — او سوچ اساں جہیز نوں رکھیا نہ دے اک پائی
ساڈا بہت روپیہ لگا جس دِن ڈولی آئی — داج تیرا اساں اوسدے بدلے کاکی رکھ لیائی
گل سُنی بے ہوشی آئی پھر بی بی دے تائیں — ہوش پئی پھر آہ پوکارے واہ واہ میریاں سائیں
تیریاں توں ہی جانے سائیاں توں حکمت دا والی — میرے جیہی نہ وِچہ جہانے کوئی مصیبتاں والی

جواب الجواب

بی بی آکھیا سوہریاں تائیں میں ستے کرم کماؤ — باپ میرے دی دولت ساری میرے ہتھ پھڑاؤ
میں نہیں نوکر آئی بننا میں سبھے گھر دی رانی — نہیں مناسب تُساں دے تائیں اپنی پت رُلائی
بی بی آکھیا سوہریاں تائیں مول نہ دل وِچہ لانا — برتن صاف کراں میں توہاڈے تاں دیوگے کھانا
میں دکھیاری کرماں ماری دسّو کس در جاواں — اک اگلی آکھو جھلی پئی دکھاں دے راہوں
میں دکھیاری کرماں ماری دسّو کدھر جاواں — واہ انصاف توہاڈا بہلو کالے کپڑے پاواں
اکھاں وِچہ نہ کجل پاواں کراں نہ مول دنداسہ — ایہہ کتھوں دی منطق ہیگی [illegible]
تُسی بنانا چاہو میںنوں سارے جگ دا ہاسہ — میرے نال دنداسے توہاڈا کدھر [illegible]
کبر وغرور نہ چنگا ہوندا نہ چنگی وڈیائی — حُکم توہاڈا میرے کارن ناواں [illegible]
لے بہلو تُسی جان کے مینوں کاہنو دُکھ پونچاؤ — نام پُچھو میرے تائیں [illegible]
تُسی آکھو میں لاڑا کھاوا توہانوں شرم نہ آوے — موت نوں کوئی نال نہ کھڑا [illegible]
جیکر موت ہوندی وس میرے اوسنوں جان نہ دیندی — پلکاں وِچہ لوکا کے رکھدی [illegible]
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی ہاتھی گھوڑے — سونا چاندی دے کے [illegible]
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی سونا چاندی — پتی اپنے نوں جان نہ دیندی تے [illegible]
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی محل بناکے — پتی تائیں میں جان نہ دیندی [illegible] سارے
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی ہتھ بنھ عرضاں کردی — پتی اپنے نوں جان نہ دیندی میں سال [illegible]

Marfat.com

جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی جان نمانی ۔ پتی اپنے نوں جاں نہ دیندی عاجز درد انجانی
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی دیندی گھوڑے ہاتھی ۔ اے بہلو میں مرن نہ دیندی اپنا جیون ساتھی
جیکر موت لیاں کجھ ٹلدی میں کیوں آج کُرلاندی ۔ سب کجھ اوس حوالے کردی تے نہ آج پچھتاندی
دوہاں فریقاں اندر ہویا جھگڑا بہت بلیسرا ۔ بی بی دی کوئی گل نہ منن آکھیا اوس بہتیرا
صورت صلح کوئی نظر نہ آوے نہ دیون اِک پائی ۔ بی بی اپنے حق دے کارن رو رو دیوے دہائی
پر او وسنوں کجھ نہ دیون اُلٹا کرن لڑائی ۔ آکھن ساڈا بچہ کھا کے اُلٹا دین برائی

پنچائت

نیک دامن نے آخر اِک دِن سدھ پنچائت بلائی ۔ رو رو اوہناں تائیں بی بی ساری گل سُنائی
بی بی آکھیا سُننا پنچوں میری گریہ زاری ۔ نہیں مناسب ایہناں تائیں کرنی دل آزاری
مینوں ایہہ منحوس نے کہندے تے نالے منہ کالی ۔ آکھن ساڈا بچھڑا کھا گئی بھیڑیاں پیراں والی
کالے کپڑے میرے تائیں آکھن گل وچ پاواں ۔ برتن مانجھ کے ایہناں کولوں روٹی لیکے کھاواں
ہر ویلے ایہہ میرے تائیں طعنے رہن مریندے ۔ رج دو وقتی روٹی پنچو مینوں مول دیندے
اے پنچو تُسی مینوں دساں کی قصور ہے میرا ۔ پتی دی موت دی میرے کارن کرنہ گئی اندھیرا
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی رنڈی پئی اکھواواں ۔ ایہہ پنچو میں نہیں ساں چاہندی دُکھ جندڑی نوں لاواں
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی اُجڑ جائے گھر میرا ۔ اے پنچو میں نہیں چاہندی لگے دُکھ ودھیرا
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی ودھوا پئی اکھواواں ۔ اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی دُور ہٹائی جاواں
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی لوگ میتھوں کتراون ۔ مینوں او منحوس سمجھ کے رستے نوں چھڈ جاون
اے پنچو ایہہ سوہرے میرے مینوں خرچ نہ دیندے ۔ جائز ایہناں ایہہ دین تسلی الٹا تنگ کریندے
اے پنچو جے موت دی دیوی میرا من دی کہنا ۔ رکھے بہانے جان نہ دیندی اپنے گل دا گہنا
اے پنچو میں نہیں ساں چاہندی رہندی میں اکلی ۔ نال دھرم دے میری پنچو کوئی واہ نہ چلی
موت دے دل اندر پنچو رحم کدے جے آوے ۔ اپنے خاص پیاریاں تائیں کون چتا وچ پاوے

Marfat.com

پنچو جیکر چلدا چارا موت نوں مار اُو دیندی
بے پنچو وس چلدا میرا۔ ارتھی جان نہ دیندی
لے سجناں نہیں جائز تینوں کلیاں چھڈ کے جانا
کتھے چلیاں چھڈ کے سجناں مار کے تیر جُدایاں
واجب اینہاں نوں میرے تائیں مینوں دین تسلّی
بے میرا وس چلدا پنچو تے نہ آج گُر ولاندی
باپ اپنے دی دولت منگاں بے کے کراں گزارہ
ایس گلوں میں سُنا پنچو توہانوں سدّ بُلایا
میں نہیں گولی بننا چاہندی باپ رلجے دی جائی

تعویز بنا پتی ہوراں دا گل اپنے وچ پاندی
اپنے پتی پیارے اگے ہتھ بنھ عرض کریندی
کتھے چلیاں چھڈ کے سجناں دس جا پتہ ٹکاناں
واہ سجناں واہ سجناں۔ تیریاں واہ واہ بے پرواہیاں
اُٹھا مینوں سارے آکھن ایہہ بے کرم کولّی
بحرِ تلاطم تیز عماں نو چہ کا سنوں غوطے کھاندی
ایہہ مینوں کجھ دیویں تائیں نہ کوئی چلدا چارہ
مال میرا مینوں لیکے دیو جو اینہاں ہتھیایا
گویاں باپ سیرے گھر کافی جدا انت نہ کائی

پنچائتی

سُن فریاد۔ فریادی سندی پنچاں سنے فرمایا
لے بیچارے کرماں مارے تیتھوں بہت دُکھیائے
رسم رواج سماج ایہہ آکھے سُن کاکی درماندی
پر توں کوئی پرواہ کیتی نہ ہی قصد ٹھہرایا
کالے کپڑے پہن کارن ٹھیک ایہہ آکھن تینوں
توں اینہاں دا بچڑا کھادا توں منحوس وڈیری
آخر پنچاں فیصلے اُتے مُہر تصدیق لگائی
بی بی جی نے فیصلہ سُن کے ملیاں بھریاں اہواں

کاکی تینوں سچ ایہہ کہندے دکھ توں بہت پوچایا
بچہ اینہاں دا مار مکایو ئی پیر تیرے نے بھارے
بہتر سی توں نال پتی دے جل دتی ہو جاندی
برتن مانجھ تے گولی بن جا ٹھیک اینہاں فرمایا
واقعی توں منحوس ہیں کاکی بُجھ کے دیکھ خلق نوں
لے کاکی توں سمجھ نہ سکدی تیری عمر چھوٹیری
بی بی جی دی پنچاں آگے واہ نہ چلی کائی
یاد کرے پر ماتما تائیں آکھے کس در جاواں

بی بی جی دا خواجہ صاحبؒ سے عرض کرنا

اوڑک بی بی نے دل دے اندر ایہا قصد ٹھہرایا
خواجہ تائیں عرض کریساں جدا عالی پایا

Marfat.com

خواجہ عبدالنبی صاحب نوں ایہہ بھی بہت منیندے
دلوں بجانوں خواجہ آم دا کافی قدر کریندے

آخر اچن چیت جو اک دن خواجہ ہوری آئے
آدم پور وچہ آکے حضرت ڈیرے اپنے لائے

بی بی جی نے خواجہ اگے کر کر گریہ زاری
اپنی حال حقیقت بی بی کھول سنائی ساری

الف تھیں لے کے ی دے تائیں کل احوال سنائے
جو کجھ ورتیا ناں بی بی دے پیش جو اوسنو آئے

میرا خواجہ بی بی تائیں دیندا بہت تسلی
دے تسلی بی بی تائیں گھر اودسدے چا گھلی

بہل

خواجہ امر نے بہلاں تائیں بہت چھیتی منگوایا
فریادن دے کارن خواجے ایہہ حکم سنایا

بہو تو ہاڈی حاضر ہوئی عرض کرن دربارے
نہیں مناسب تساں دے تائیں ایسے کرنے کارے

اوتو ہاڈی عزت ہیگی کرو اودسدی دل جوئی
برتن مانجھ نہ روٹی کھاوے او نہ نوکر کوئی

اوتو ہاڈی عزت ہیگی بڑیاں شرماں والی
باپ رلجے دی بیٹی ہے او بڑیاں کرماں والی

اوتو ہاڈی عزت ہیگی بڑیاں شاناں والی
لکھ پتی دی اوہے بیٹی بڑیاں نازاں والی

اپنی عزت تائیں آکھو کاہے کپڑے پاوے
برتن مانجھ کے نوکر بن کے روٹی روکھی کھاوے

حیف تساں دی عقلاں اُتے سارے عقلوں خالی
رتبہ اوس بی بی دا سمجھو وانگ نوکر رکھوالی

سبھناں ہتھ بنھ عرض گزاری نالے سیس نوائے
سُن لئے فرمان تساں دے ٹھیک تساں فرمائے

عرض کرن اج ہی جا کے کرساں اودسدی داری
حُکم تساڈا سر متھے تے یا حضرت جاں واری

ایہہ گل کہہ کے من مناکے پرت گھراں نوں آئے
حُکم خواجہ دا ٹال دِتو نے ہوکے بے پرواہے

واجب ایہہ سی بہلاں تائیں مال بی بی نوں دیندے
پراونہاں پرواہ نہ کیتی اُلٹا تنگ کریندے

لگے ناوں بہت زیادہ اوسنوں تنگ کریندے
اوندے جاندے بی بی تائیں طعنے رہن مریندے

اکھن نال سے پیو اپنے دا گن دوبارہ کاکی
پائی پائی ہُن گن کے لے رہن نہ دینا باقی

اوڑک اینہاں طعنیاں کولوں بی بی جی گھبرائی
وچہ دربار خواجہ دے بی بی شام چوراسی آئی

Marfat.com

بی بی جی صاحبہ دا شام چوراسی وچ آنا

آخر اک دن شام چوراسی بی بی صاحبہ آئی ۔ میرے خواجہ تائیں اوس نے پچھلی یاد کرائی
آکھے حضرت بہلاں تیرا مول نہ ستیا کہنا ۔ اوس جگہ یا حضرت مشکل میرا ہو گیا رہنا
آوندے جاوندے میرے تائیں طعنے رہندے دیندے ۔ آکھن لیلے باپ دی دولت رمزاں نال مریندے
کرو دعا حق میرے اندر یا حضرت جی سایاں ۔ دربار تساں دے چل کے حضرت ننگے پیریں آیاں
کرو دعا حق میرے اندر دور ہووے دل گیری ۔ یا حضرت نہ میتھوں ہوندی بہلاں دی کنگیری
نوکر چاکر ہو کے حضرت کیکر وقت گزاراں ۔ موت پتی دی حضرت مینوں لا گئی دکھ ہزاراں
میں پردیسن ہاں دکھیاری پونچی آں لاچاری ۔ بہلاں آگے زور نہ چلدا میں ہاں بے ہتھیاری
سن کے گل بی بی دی حضرت کرے خاموشی بھاری ۔ آکھن بی بی جا گھر اپنے فضل کرے رب باری
بی بی جی نے آکھیا حضرت میں ایتھوں نہ جاواں ۔ میں تیری درگاہوں حضرت حق انصاف نوں چاہواں
بی بی آکھے اعلیٰ حضرت میں نہ گھر نوں جاندی ۔ میں جیہی نہ دنیا اندر آج کوئی درماندی
بی بی جی نے آخر اپنا ڈیرہ اوتھے لایا ۔ وچہ حضوری خواجہ ام دی دل اپنا پرچایا
یاد کرایا خواجہ ام نوں بی بی دوجی واری ۔ آکھے حضرت میرے تائیں بنی مصیبت بھاری
کرو دعا حق میرے اندر ہووے دور لاچاری ۔ باپ میرے دی رقم منگا دیو یا حضرت میں واری
سن کے حضرت چپ چا کیتی کجھ ناہیں فرمایا ۔ بی بی جی دا دل پیا روے دکھڑا جدوں سنایا
وچہ راڈیکاں ایسے طرح گزرے کئی دہاڑے ۔ داج جہیز نوں یاد کر بی بی دل وچہ آہیں مارے
آخر تیجی وار بی بی نے عرض کیتی سرکارے ۔ یا حضرت میں حاضر ہوئی لاؤ کوئی چارے
خواجہ ام نے بی بی تائیں ایہا حکم سنایا ۔ مال متاع دنیا دا بی بی ہوندا ڈھلدا سایہ
ہوندا کاں بنیرے سندا اج ایتھے کل اوتھے ۔ وانگ کوے دے رہندا ہر دم تیرے میرے کوٹھے
جیکر اصلی مال ہے چاہندی او ملسی سرکاروں ۔ خالی اج تک کوئی نہ گیا بی بی اس درباروں
گل سنی بے ہوشی آئی اوس بی بی دے تائیں ۔ ہوش آئی جاں خواجہ ام تھیں پچھدی چائیں چائیں

Marfat.com

خوش ہو کے پھر بی بی صاحبہ طرف خواجہ دے آئی — خواجہ صاحب نماز دی اوسنوں پھر تلقین فرمائی
وڈی بی بی اوس بی بی نوں پھیر نماز پڑھائی — کر ادا نماز او بی بی طرف خواجہ دے آئی
خواجہ ام نے بی بی تائیں ایہا پھر فرمایا — مال متاع دنیا دی کو نوں دل تسلی پایا
بی بی جی نے عرض چا کیتی میرے خواجہ تائیں — یا حضرت بن دل دے اندر لاہنو لگدے نائیں
اطمیناں دے نوں آیا بی بی عرضاں کر دی — آکھے حضرت راہ او دے اینویں رہی میں مردی
پہنچے وقت او بی بی صاحبہ پنج نماز گزارے — اللہ ہو دا ورد کریندی کلمہ نبی پوکارے
ایسے طراں گزارے بی بی ایتھے کئی مہینے — ذکر خدا تھیں مٹ گئے سارے داغ جو اندر سینے
بہلاں تائیں خبر جاں ہوئی بی بی کلمہ پڑھیا — ہر اک نکے وڈے تائیں کافی غصہ چڑھیا
بہلاں تائیں خبر جاں پہنچی سارے اُس دم آئے — بی بی نوں سمجھاون کارن بہت معمر آئے

بہل برادری

آکھن کاکی ایہہ کی کیتا پکڑیا کس دا پلہ — ہندو مت وچہ بہتا ملدا آکھن جس نوں اللہ
کم ایہہ چنگا توں نہ کیتا پکڑیو مذہب ربانی — ہندو جاتی ہو گئی کاکی تیری دشمن جانی
چل کاکی ہن گھر توں چل توں اسی ہاں تیرے بردے — حکم چلاتوں ساڈے اُتے تابع رہن گھر دے
اے کاکی توں سمجھ نہ سکیں تیری عمر نیانی — ساڈی گل دا قدر کرینگی ہویوں جدوں سیانی
ڈر دیوی دے قہر تھیں کاکی نہ ہو اوتھیں عاقی — دس اسانوں ساڈے دلوں کیہہ پونچی غم ناکی
چل کاکی ہن گھر نوں چلئے ایتھے کم کی تیرا — تیرے باجھ اے کاکی ساڈے گھر وچہ پیا اندھیرا
عزت پت اساڈی کاکی مٹی وچہ رلائی — توں تاں بہت دانا سیں کاکی کتھے گئی دانائی
ایس علاقے اندر سانوں لوکی را بے کہندے — اوندے جاندے بن او کاکی تیرے طعنے دیندے
معاف کریں ہن دلوں توں کاکی جیکر غلطی ہوئی — اسی ہاں تیرے لگدے لیندے دشمن ہول نہ کوئی
اے کاکی توں عزت ساڈی واہ واہ رکھ دکھائی — کلکر ٹکیہہ اڈائی کاکی سر اپنے وچہ پائی
نہیں لائق سی تیرے تائیں اندروں باہر جانا — تے آکھے دربار خواجہ دے نہ سائیں ڈیرا لانا

Marfat.com

نہیں لائق سی تیرے تائیں اندروں باہر جاندی ۔ نہ اساڈے کارن کاکی طعنے نویں بناندی
اسی نہ باہر جادن جوگے کدھرے مول نہ جائیے ۔ دیکھ شریکاں تائیں کاکی دوروں موہنہ لکائیے
سانوں سب شریک لے کاکی تیرے طعنے دیندے ۔ تیریاں طعنیاں ہتھوں کاکی وچہ پنچائت نہ بہندے
ہندو مت چھڈن دا کاکی سانوں روگ ہے بھارا ۔ منہ لوکاندے پھر نہ سکدے کی کریئے ہن چارا
لے کاکی ہن چل توگھر نوں بھل جا دکھ پورانے ۔ تینوں اسی لے جادن آئے عمروں بہت سیانے
لے کاکی توں عزت ساڈی دردر پئی رلا دیں ۔ کس جگ داتوں بدلہ کاکی ساڈے کولوں چاہویں
لے کاکی ڈر دیوی کولوں غضب اوہدا ہے بھاری ۔ جوں بھیڑی وچہ پاکے تینوں کرسی بہت خواری
لے کاکی توں عزت سادی کیتی پارہ پارہ ۔ کجھ قیاس نہ آیا تینوں لے کی کیتا کارہ
ڈر دیوی دے قہر دے کولوں قہر اوندا ہے بھارہ ۔ راکش اوسدے مارسٹن گے کرکے پارہ پارہ
ڈر دیوی دے قہر تھیں کاکی نہ بن اوگنہاری ۔ غیظ غضب دیوی دا تینوں پاسی وچہ لاچاری
ڈر دیوی دے قہر دے کولوں نہ ہو اوستوں عاقی ۔ دیوی راضی ہوکے تیری دور کرے غم ناکی
ڈر دیوی دے قہر دے کولوں چھڈ خواجے دا پلہ ۔ ہوکے ایڈ سیانی کاکی پکڑیا مذہب کولا
کر پتیا دیوی دی توں چھڈ دے سارے جھیڑے ۔ راضی ہوکے کم کریسی دیوی ماتا تیرے
بن بھگتاں دی چیلی کاکی کر دیوی نوں راضی ۔ اگا تیرا سدھر جاوے بھل جا ہن توں ماضی
چھڈ کے مذہب توں اپنا بی بی ڈاہڈا قہر کمایا ۔ سمجھ نہ آوے خواجے تینوں کیڑا سبق پڑھایا
ڈر دیوی دے قہر تھیں کاکی جدا جگ تے سایہ ۔ ایس خواجے نے تیرے تائیں الٹا سبق پڑھایا

جواب

بی بی نے سب بہلاں تائیں ایہہ جواب سنایا ۔ شکر خدا دا دلوں بجا نوں جس ایہہ راہ دکھایا
میں اوہا بے جس نوں آکھو بن جانو کریانی ۔ میں اوہا بے جس نوں آکھو شکل نہ مول دکھانی
میں اوہا بے جس نوں آکھو کالے کپڑے پادیں ۔ میں اوہا بے جس نوں آکھو رستے توں ہٹ جادیں
میں اوہا بے جس نوں آکھو کریں نہ مول دنداسہ ۔ میں اوہا بے جس نوں آکھو گل پا کھدر خاصہ

Marfat.com

میں اوہا ہے جنہوں آکھو پیش آواں کے بھیڑے ۔۔۔ میں اوہا ہے جنہوں آکھو کیوں پے گئی ایس کھیڑے
میں اوہا ہے جنہوں آکھو لاتے اساں ہزاراں ۔۔۔ میں اوہا ہے جنہوں آکھو پے گئے وچہ آزاراں
میں اوہا ہے گھر دے سارے جنہوں جھڑکاں دیندے ۔۔۔ میں اوہا ہے گھر دے سارے جنہوں مارن پیندے
میں اوہا ہے گھر دے جنہوں سارے پیٹے رلاون ۔۔۔ میں اوہا ہے گھر دے سارے جنہوں مطلق موہنہ لاون
میں اوہا ہے سکی روٹی ییکے کھاون والی ۔۔۔ میں اوہا ہے جنہوں آکھو لاڑا کھاون والی
میں اوہا ہے جنہوں آکھو سہے منحوس منہ کالی ۔۔۔ میں اوہا ہے جنہوں آکھو بُرے نصیباں والی
میں اوہا ہے جس دے کولوں ہر کوئی پیا کتراوے ۔۔۔ میں اوہا ہے ہر کوئی جنہوں دیکھ کے نک چڑھاوے
تُسی اومیرے کجھ نہ لگدے میں اپرا دھن بھاری ۔۔۔ قول توہاڈے ہاں منہ کالی بھیڑیاں پیراں والی
تُسی اومیرے کجھ نہ لگدے میں منحوس منہ کالی ۔۔۔ میں اپرا دھن گھاگے ہاری لاڑا کھاون والی
تُسی اومیرے کجھ نہ لگدے میرے کرم کولے ۔۔۔ مینوں ویاہ کے تُسی بے چارے پھنس گئے بہت اولے
تُسی اومیرے کجھ نہ لگدے تُسی ہو کرماں والے ۔۔۔ میں بے کرمی ہاں اپرا دھن تُسی نصیباں والے
تُسی آکھو میں نال پانی دے نان جویں نوں کھاواں ۔۔۔ سر اپنے نوں مول نہ دھوواں نہ ہی کنگھی واہواں
تُسی مینوں محکوم سی رکھدے ایتھے حکم چلاواں ۔۔۔ کلمہ پڑھ رسول اللہ دا اپنا دل پرچاواں
تُسی مینوں منغوم سی رکھدے ایتھے غم نہ کائی ۔۔۔ اے بہلو تُساں طعنے دے دے میری جان مکائی
تُسی مینوں منغوم سی رکھدے دور ہوئے غم سارے ۔۔۔ دولت مال خزانے میں تاں بالکل دلوں وسارے
تُسی آکھو مینوں خواجہ صاحب اُلٹا سبق پڑھایا ۔۔۔ اے بہلو تُسی قدر نہ جانو جو خواجے دا پایا
تُسی آکھو میں اکھاں اندر کجل مول نہ پاواں ۔۔۔ سایہ اپنا بھل بھلیکے نہ کسے تے پاواں
جو جو بتیاں سر میرے تے کس نوں آکھ سناواں ۔۔۔ اپنا غم میں آکھ نہ سکدی آہ پھُٹے مر جاواں
نہیں طاقت ہن میرے اندر جھڑکاں جا کے کھاواں ۔۔۔ صبح سویرے منہ اندھیرے اپنا آپ لوکاواں
سکت نہ رہ گئی میرے اندر طعنے کھاون جوگی ۔۔۔ موت پتی دی کر گئی مینوں دکھیارن تے روگی
اج تساں نوں عزت اپنی رڑھدی نظری آوندی ۔۔۔ کتھے گئے ساڈ وڈیو بہلو جد ساں میں کرلاندی
اج تساں نوں عزت اپنی خطرے وچہ وسیاوے ۔۔۔ میں اوہا ہے جنہوں آکھو فجری نظر نہ آوے

Marfat.com

کی منہ لیکے نال توہاڈے آدم پور وچہ جاواں
تے جاکے میں سبھنیاں کولوں ایہہ ادھن آکھواں

کی منہ لیکے نال توہاڈے آدم پور نوں جاواں
نکیاں وڈیاں کولوں جاکے طعنے گالیاں کھاواں

اپنا ماضی کویں بھلاواں گھائل ہاں پرائی
دساں اپنی کھول کے کس نوں مہلو درد کہانی

تسی او میرے کجھ نہ لگدے سائے تھیں کتراؤ
میں توہاڈی کجھ نہ لگدی ہن تشریف لے جاؤ

قتل دی سازش

سُن کے گل بی بی دی سبھناں کجھ جواب نہ آیا
بی بی جی دے مارن کارن سبھناں قصد ٹھہرایا

چڑھیا غصہ بہلاں تائیں آکھن لگے سارے
پر اونہاں دی پیش نہ جاندی خواجہ دے دربارے

اوڑک سب معمر کھتری پرت گھراں نوں جاون
دل وچہ غصہ بہت اونہاں نوں ڈ متھیاں تے پاون

آکھن بہت بے عزتی ہوئی جیوندیاں مرجایئے
کوئی سبب نہ بنیا یارو۔ دسو کدھر جایئے

آپ تے گلیا سی لے خواجہ سانوں گال دکھایا
جان بجھ کے ایس خواجے تے ہتھ کھکھراں نوں پایا

کوئی آکھے ساڈا زندہ رہنا مشکل ایس کرایا
عزت ساڈی تائیں ایس نے کیوں اینوں ہتھ پایا

کوئی آکھے ایہہ دینا چاہے سانوں دیس نکالا
اساں جاتا سی عزت ساڈی دا ہوسی رکھوالا

کوئی آکھے ایہہ مول نہ جانے اسی ہاں باہان والے
تنگ کر لیہاں جانواں لسیاں پیا ہے کس خیالے

کوئی آکھن ایس کیتا سانوں وانگ گلی دیاں ککھاں
عزت یارو ہتھ نہ آوندی بھانویں خرچئے لکھاں

اوڑک سبھناں بہلاں مل کر ایہہ صلاح پکائی
بھانڈا ساڈا اپنا بھیڑا خواجے دوس نہ کائی

ایس بھانڈے نوں چھیتی توڑ و کر کے کوئی چارہ
نہیں تاں ایس جگہ تے رہنا ساڈا مشکل بھارا

آخر سبھناں بہلاں مل کر ایہا حلف اُٹھایا
بی بی مارن کارن سبھناں ایہا متّا پکایا

آکھن ایس نوں جانوں لیکے ٹھنڈے کلیجے پایئے
سینے تان کے وچہ بازاراں مرجا آئیے جایئے

بی بی جی دے سر تے ہیسی سایہ رب دا بھارا
کی مجال جو اس دل تکدا ہوندی ذات خواری

اوڑک کجھ واہ پیش نہ چلی خواجہ دی سرکارے
چپ ہو بیٹھے ہندو کھتری آتے اروڑے سارے

Marfat.com

حضرت باباجیؒ دا سوال

اک دن میرے خواجہ صاحب بی بی نوں فرمایا ۔ بھلاں کولوں باپ تیرے دی سے دیاں تینوں مایا
ہتھ بنھ بی بی عرض گزاری میں صدقے میں واری ۔ دنیا دی دولت میں نہ چاہندی ہوندی مشکل بھاری
دولت دین تساں جو بخشی ہے او عجب نرالی ۔ در تیرے تے ڈگی سایاں ہاں نصیباں والی
ہس کر آکھن بی بی تائیں کمی نہ کچھ سرکارے ۔ بے دنیا دی دولت لوڑیں ملسی بے شمارے
ہتھ بنھ بی بی صاحب اگوں عرض خواجہ دے کیتی ۔ دولت کافی مل گئی مینوں جدوں نمازی نیتی
میں دنیا دی دولت ہتھوں ہن حضرت کترا داں ۔ دین نبیؐ دی خدمت کرساں شاید بخشی جاواں
چشم بصیرت تساں جو بخشی اندر ہون روشنایاں ۔ وِرد نبیؐ دا کردیاں حضرت دور ہوون گمراہیاں
چشم بصیرت تساں جو بخشی اندر چانن ہویا ۔ لے دنیا دا سونا حضرت مینوں جاپے لوہیا
چشم بصیرت تساں جو بخشی ہویاں رد بلائیں ۔ یا حضرت میں تساں تھیں واری جاواں جائیں جائیں
چشم بصیرت تساں جو بخشی دور ہوئے دکھ سارے ۔ دولت دی پرواہ نہ حضرت تیرے راز نیارے
چشم بصیرت تساں جو بخشی چین دلے نوں آیا ۔ وچہ درگاہ ربانی حضرت تیرا عالی پایا
چشم بصیرت تساں جو بخشی بھلے مال خزانے ۔ او بھلاں نوں ہوں مبارک مینوں فضل ربانے
چشم بصیرت تساں جو بخشی بھلیا سونا چاندی ۔ واپس لے دیو بھلاں کولوں یا حضرت نہیں آندی
چشم بصیرت تساں جو بخشی بھلے لیف سرہانے ۔ سب سونے دے برتن بھلے نالے اعلیٰ کھانے
چشم بصیرت تساں جو بخشی بھلے لیف تلایاں ۔ بھلے حضرت مینوں ماپے یاد نہ رہ گئی بھائیاں
شمع بصیرت ہوئی فروزاں میرے اندر خانے ۔ ہر سو توں ہی نظری آویں تیریاں توں ہی جانے
شمع بصیرت ہوئی فروزاں دور ہوئی گمراہی ۔ یا حضرت ہن میں تے ہویا مہتا فضل الٰہی
شمع بصیرت ہوئی فروزاں دل سکون میں پایا ۔ سب کجھ مینوں مل گیا حضرت جو سی میں گنوایا
شمع بصیرت ہوئی فروزاں دین دی دولت پائی ۔ میرا نیک نصیبا حضرت در تیرے تے آئی
شمع بصیرت ہوئی فروزاں دوئی نس گیائی ۔ کی دساں یا حضرت مینوں سب کجھ مل گیائی

Marfat.com

شمع بصیرت ہوئی فروزاں ہویا دور اندھیرا
محویت دی خمر طہوروں چڑھیا نشہ گھنیرا
شمع بصیرت ہوئی فروزاں قلب گیا ہو جاری
ایہہ دنیا دی دولت حضرت ہن نہ وچ شماری

نکاح

پیر اک غم جو خواجہ اُم نوں اندرو اندری کھاوے
پاک دامن جو کول خواجہ دے اکثر آوے جاوے
جنے مُنہ تے اونیاں گلاں ایہہ مشہوری رلے
جوان عورت دا آنا جانا ٹھیک ناہیں دربارے
کئی مصاحباں خواجہ تائیں عرض کیتی کئی واری
نکاح پڑھالو حضرت صاحب دُور ہوئے دشواری
سب مصاحباں تائیں خواجہ اک دن پیا فرماوے
پُچھ لو تُسی دی بی بی کولوں کی اودے من بھاوے
آخر اک دن اپن پہنچی حاضر ہو دربارے
خدمت وچہ خواجہ دی بی بی ہتھ بند عرض گزارے
میں باندی یا حضرت تیری خدمت کرنی چاہاں
رد سوال نہ کرکے سائیاں مینوں موڑ پچھاہاں
میریا سائیاں لوک میرے تے کرن انگشت نمائی
بس گلوں میں حضرت صاحب در تیرے تے آئی
خواجہ اُم نے چپ چا کیتی کجھ ناہیں فرمایا
دوجی واری پھیر بی بی نے ایہہ سوال دوہرایا
یا حضرت میں دلوں بجانوں خدمت کرنی چاہوداں
جے منظور نظر ہو جاواں دلی مقاصد پاواں
پھر بھی میرے خواجہ صاحب ۔چُپ زبانوں کیتی
سُن سوال بی بی دا حضرت ٹر پیئے دل مسیتی
تیجی واری پھیر بی بی جی ایہا عرض سُنائے
کیوں نہ حضرت خدمت میری وچہ منظور آئے
پھر بھی میرے خواجہ صاحب خاموشی فرمائی
خوش ہوکے پھر سب مصاحباں رل مل کر خوشی منائی
الخاموشی نیم رضا دا بنیا مسئلہ بھارا
سارے آکھن چپ خواجہ دی اصل نکاح اشارہ
شہر یار مصاحب ہوراں رل مل عقد پڑھایا
خواجہ اُم دی زوجیت دا بی بی رُتبہ پایا
مسلم نام پھر اوس بی بی نے صاحب نور رکھایا
وچہ حضوری اوس بی بی دا سب تھیں عالی پایا

حضرت صاحبزادہ عبدالمجید جیوؒ

اوس بی بی دا گھر خواجے دے رُتبہ دوں سوایا
وانگ زلیخا اوس بی بی نے دل دا مقصد پایا

قدرت کامل دیکھ رَبّ دی او حکمت دا سائیں ۔۔۔ بچہ واہنگوں چن آسمانی بخشیا بی بی تائیں
عبدالمجید اوس بچے تائیں خواجہ اَم پکارے ۔۔۔ خواجہ اَم نوں بہت پیارا سرکارے دربارے
لعاب دہن خود خواجہ صاحب نُومُولُود نوں دیندے ۔۔۔ لعاب دہن خود اپنی، تھیں اوسدے تائیں چٹیندے
ہتھ اوٹھا حق اوسدے اندر رہے دُعا کریندے ۔۔۔ لائق فائق ہووے بچہ پاک رَبّے نوں کہندے
ہوئی دُعا منظور جنابوں اللہ کرم کمایا ۔۔۔ بچہ لائق و فائق ہو کے کامل ولی سدایا
وڈیاں ہو کے اوس بچے تے درجہ ولیاں پایا ۔۔۔ خالی گیا نہ کوئی سوالی جو اوسدے در آیا
نومولود مسعود بچے نے بہت ترقی پائی ۔۔۔ اوسدی نسل موجود ہے، باقی جانے کل خدائی
نسل اُونہا دی وچوں جانا میں اِک ناظم نامی ۔۔۔ اعلیٰ افسر ریلوے اندر جانے حلق تمامی
میں کراں مذکوراں تائیں ادیوں لکھ سلاماں ۔۔۔ کرامت خواجہ صاحب دی توں دتی لکھ غلاماں
ہور تمامی صاحب زادیاں تائیں کراں سلام کروڑاں ۔۔۔ خواجہ اَم دے لخت جگر نے کیوں اپنا مکھ موڑاں
صاحب زادیو تسی او سارے اوس ولی دے جائے ۔۔۔ جس دے روضے پاک تے آ دیوں تجر کرن جھک سائے
کرو دُعا حق میرے اندر تسی او ولیاں زادے ۔۔۔ میرے جیہے ہزاراں تارے پکڑ توہاڈے وادے

○

شجرۂ نسب

تفصیل اولادِ حضرت تاج العارفین قدس سرہٗ العزیز

نمبر شمار	اسمِ گرامی	صفحہ نمبر	نمبر شمار	اسمِ گرامی	صفحہ نمبر
۱	صاحبزادہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ		۱۴	فیض الرحمٰن ولد مبارک مند	۲۷۱
			۱۵	محمد عبداللہ ولد رحمت مند	۲۶۷
۱	اکرام الحق ولد فیض محمد	۲۷۱	۱۶	محمد نذیر ولد رحمت مند	۲۶۷
۲	دین محمد ولد نیاز مند	۲۶۹	۱۷	محمد اقبال ولد سلامت مند	۲۷۰
۳	سردار محمد ولد مشتاق مند	۲۷۰	۱۸	محمد ممتاز ولد سلامت مند	۲۷۰
۴	طفیل محمد ولد مشتاق مند	۲۷۰	۱۹	محمد رفیع ولد فضل محمد	۲۷۱
۵	عبدالرحیم ولد قدرت مند	۲۶۷	۲۰	محبوب بخش ولد سلامت مند	۲۷۰
۶	عبدالرحمٰن ولد قدرت مند	۲۶۷	۲۱	نذر محمد ولد مبارک مند	۲۷۱
۷	عطا محمد ولد رحمت مند	۲۶۷	۲۲	ولایت مند ولد سعادت مند	۲۶۸
۸	عزیز بخش ولد مظفر مند	۲۶۸	۳	صاحبزادہ عبدالاحد رحمۃ اللہ علیہ	
۹	عظمت مند ولد نیاز مند	۲۶۹	۱	احمد بخش ولد ملک شاہ	۲۷۲
۱۰	غلام سرور ولد غلام نبی	۲۶۶	۲	بشیر احمد ولد عزیز الرحمٰن	۲۷۳
۱۱	غلام حیدر ولد غلام نبی	۲۶۶	۳	رشید احمد ولد عزیز الرحمٰن	۲۷۳
۱۲	غلام ابراہیم ولد رحمت مند	۲۷۰	۴	فضل محمد ولد جھنڈو شاہ	۲۷۲
۱۳	فضل محمد ولد مظفر مند	۲۶۸	۵	کریم بخش ولد شرف الدین	۲۷۲

Marfat.com

نمبر شمار	اسم گرامی	صفحہ نمبر
۶	محمد جان ولد نور الدین	۲۷۳
۷	محمد شفیع ولد احمد جان	۲۷۳
۴	**صاحبزادہ محمد خلیل رحمۃ اللہ علیہ**	
۱	بخت بلند ولد محمد اسماعیل	۲۷۴
۲	چراغ دین ولد فتح دین	۲۷۴
۳	شہاب الدین ولد ذبیح الدین	۲۷۵
۴	ضیاء اللہ ولد احمد بخش	۲۷۴
۵	عبدالعزیز ولد فتح دین	۲۷۴
۶	علی محمد ولد محمد اسماعیل	۲۷۴
۷	عبدالرسول ولد عبدالرحمان	۲۷۴
۸	عزیز بخش ولد محمد اسحاق	۲۷۵
۹	عبدالرب ولد فضل محمد	۲۷۵
۱۰	محمد یاسین ولد عبدالرحمٰن	۲۷۴
۱۱	محمد اکرم ولد عبدالمجید	۲۷۵
۱۲	محمد اسلم ولد عبدالمجید	۲۷۵
۱۳	محمد محمود ولد فضل محمد	۲۷۵
۷	**صاحبزادہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ**	
۱	امیر الدین ولد بدر الدین	۲۷۷
۲	افتخار الدین ولد بدر الدین	۲۷۷
۳	برجیس علی ولد مولا بخش	۲۷۶
۴	چراغ دین ولد عزیز الدین	۲۸۱
۵	حکیم الدین ولد بدر الدین	۲۷۷
۶	زین العابدین ولد بدر الدین	۲۷۷
۷	عبدالسلیم ولد عبدالحق	۲۷۶
۸	عبدالحمید ولد عزیز الدین	۲۷۹
۹	غیاث الدین ولد کریم بخش	۲۷۸
۱۰	معراج الدین ولد بدر الدین	۲۷۸
۱۱	محمد اجمل ولد عبدالواحد	۲۷۸
۱۲	محمد شریف ولد عزیز الدین	۲۷۹
۱۳	محمد حفیظ ولد عزیز الدین	۲۸۰
۱۴	محمد حسین ولد عزیز الدین	۲۸۰
۱۵	نجم الدین ولد بدر الدین	۲۷۷
۹	**صاحبزادہ عبدالمجید رحمۃ اللہ علیہ**	
۱	احمد بخش ولد فضل الٰہی	۲۸۵
۲	بہاء الحق ولد عبدالحق	۲۸۶
۳	سراج الحق ولد عبدالحق	۲۸۶
۴	فضل محمد ولد تاج الدین	۲۸۲

Marfat.com

نمبر شمار	اسم گرامی	صفحہ نمبر	نمبر شمار	اسم گرامی	صفحہ نمبر
۵	عبدالقیوم ولد تاج الدین	۲۸۲	۱۰	عبدالکریم ولد رحمت بخش	۲۸۱
۶	عبدالغفور ولد مولا بخش	۲۸۳	۱۱	غلام محمّد ولد بڈھے شاہ	۲۸۴
۷	عبدالرزّاق ولد نبی بخش	۲۸۳	۱۲	غلام نقشبند ولد نبی بخش	۲۸۶
۸	عبدالرحمٰن ولد فضل محمّد	۲۸۳	۱۳	مجبوب بخش ولد نور الدین	۲۸۳
۹	عبدالصمد ولد عطا محمّد	۲۸۳			

گزارش

تمام صاحبزادگان سے التماس ہے کہ شجرۂ ہٰذا کی دُرستی کی تصدیق فرمائیں، نیز آئندہ اپنے بیٹوں کے نام مؤلّف کو ارسال کریں تاکہ تذکرۂ تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کی آئندہ اشاعت میں اُن کے ناموں کا اندراج بر وقت کر دیا جائے۔ عین نوازش ہوگی۔

آپ سے استدعا ہے کہ بندہ ناچیز کو اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں۔

الحاج صاحبزادہ محمّد سلیم شامی نقشبندی

Marfat.com

شجریان دیوان لالہ بوہڑہ مل بہل کھتری

تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت عبدالنبی شامی نقشبندی قدس سرہ العزیز

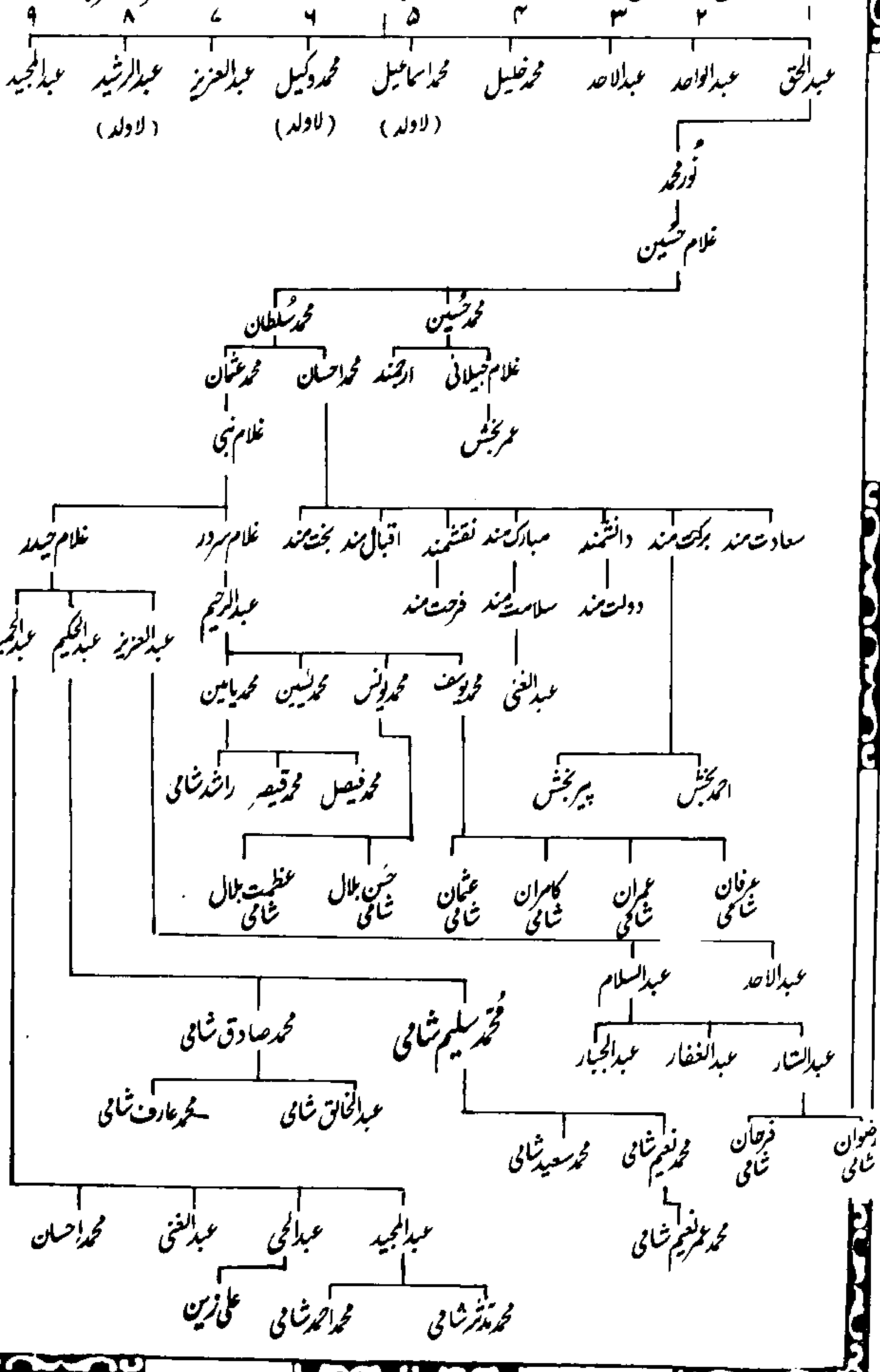

Marfat.com

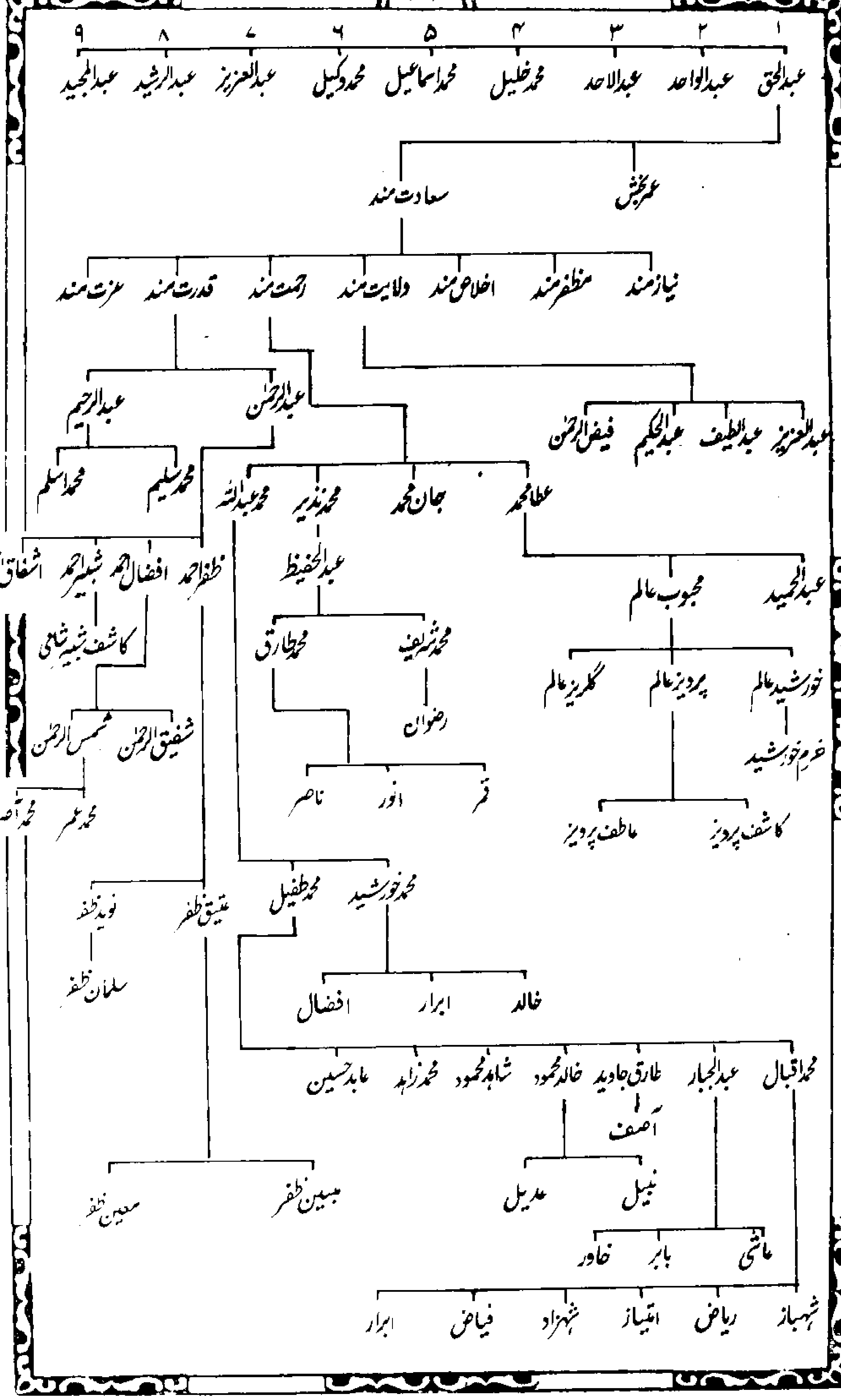

۱ عبدالحق
۲ عبدالواحد
۳ عبدالاحد
۴ محمد خلیل
۵ محمد اسماعیل
۶ محمد وکیل
۷ عبدالعزیز
۸ عبدالرشید
۹ عبدالمجید
عمر بخش
سعادت مند
نیاز مند
مظفر مند
اخلاص مند
ولایت مند
رحمت مند
قدرت مند
عزت مند
عبدالعزیز
عبداللطیف
عبدالحکیم
فیض الرحمٰن
عبدالرحمٰن
عبدالرحیم
عطا محمد
جان محمد
محمد نذیر
محمد عبداللہ
محمد سلیم
محمد اسلم
ظفر احمد
افضال احمد
شبیر احمد
اشفاق احمد
عبدالحمید
محبوب عالم
عبدالحفیظ
کاشف شبیہ شاہی
محمد شریف
محمد طارق
خورشید عالم
پرویز عالم
گلریز عالم
رضوان
شفیق الرحمٰن
شمس الرحمٰن
خرم خورشید
قمر
انور
ناصر
کاشف پرویز
عاطف پرویز
محمد عمر
محمد آصف
محمد خورشید
محمد طفیل
عتیق ظفر
نوید ظفر
سلمان ظفر
خالد
ابرار
افضال
محمد اقبال
عبدالجبار
طارق جاوید
خالد محمود
شاہد محمود
محمد زاہد
عابد حسین
آصف
مبین ظفر
معین ظفر
نبیل
عدیل
ہاشمی
بابر
خاور
شہباز
ریاض
امتیاز
شہزاد
فیاض
ابرار

Marfat.com

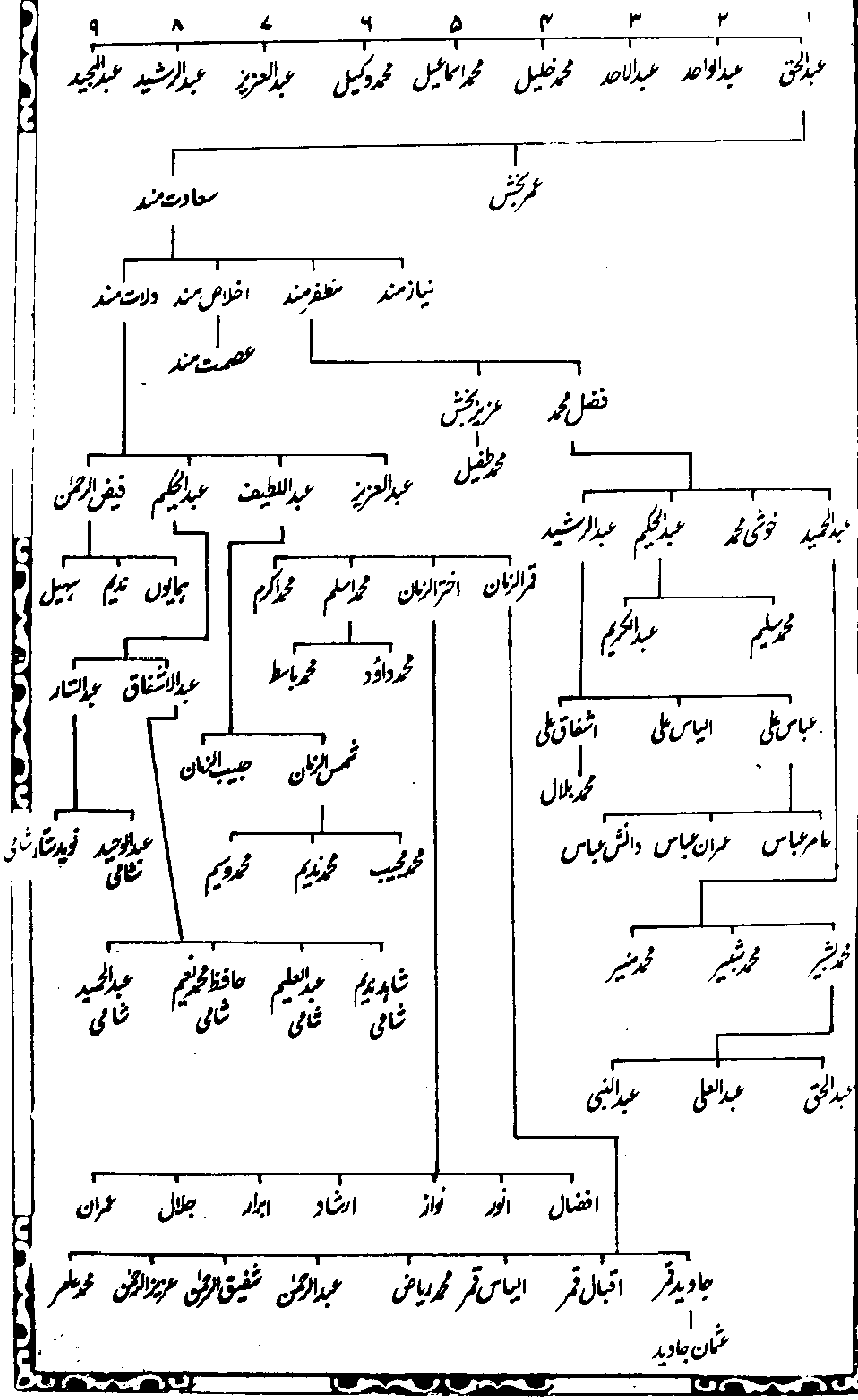

١ عبدالحق
٢ عبدالواحد
٣ عبدالاحد
٤ محمد خلیل
5 محمد اسماعیل
٦ محمد وکیل
٧ عبدالعزیز
٨ عبدالرشید
٩ عبدالمجید
عمر بخش
سعادت مند
نیاز مند
مظفر مند
اخلاص مند
ولات مند
عصمت مند
فضل محمد
عزیز بخش
محمد طفیل
عبدالعزیز
عبداللطیف
عبدالحکیم
فیض الرحمٰن
ہمایوں
ندیم
سہیل
عبدالاشفاق
عبدالستار
عبدالوحید شامی
نوید ستار شامی
قمر الزمان
اختر الزمان
محمد اسلم
محمد اکرم
محمد داؤد
محمد باسط
شمس الزمان
حبیب الزمان
محمد مجیب
محمد ندیم
محمد وسیم
شاہد ندیم شامی
عبدالعلیم شامی
حافظ محمد نعیم شامی
عبدالحمید شامی
عبدالحمید
خوشی محمد
عبدالحکیم
عبدالرشید
محمد سلیم
عبدالکریم
عباس علی
الیاس علی
اشفاق علی
محمد بلال
عامر عباس
عمران عباس
دانش عباس
محمد بشیر
محمد شبیر
محمد منیر
عبدالحق
عبدالعلی
عبدالنبی
افضال
انور
نواز
ارشاد
ابرار
جلال
عمران
جاوید قمر
اقبال قمر
الیاس قمر
محمد ریاض
عبدالرحمٰن
شفیق الرحمٰن
عزیز الرحمٰن
محمد علمر
عثمان جاوید

Marfat.com

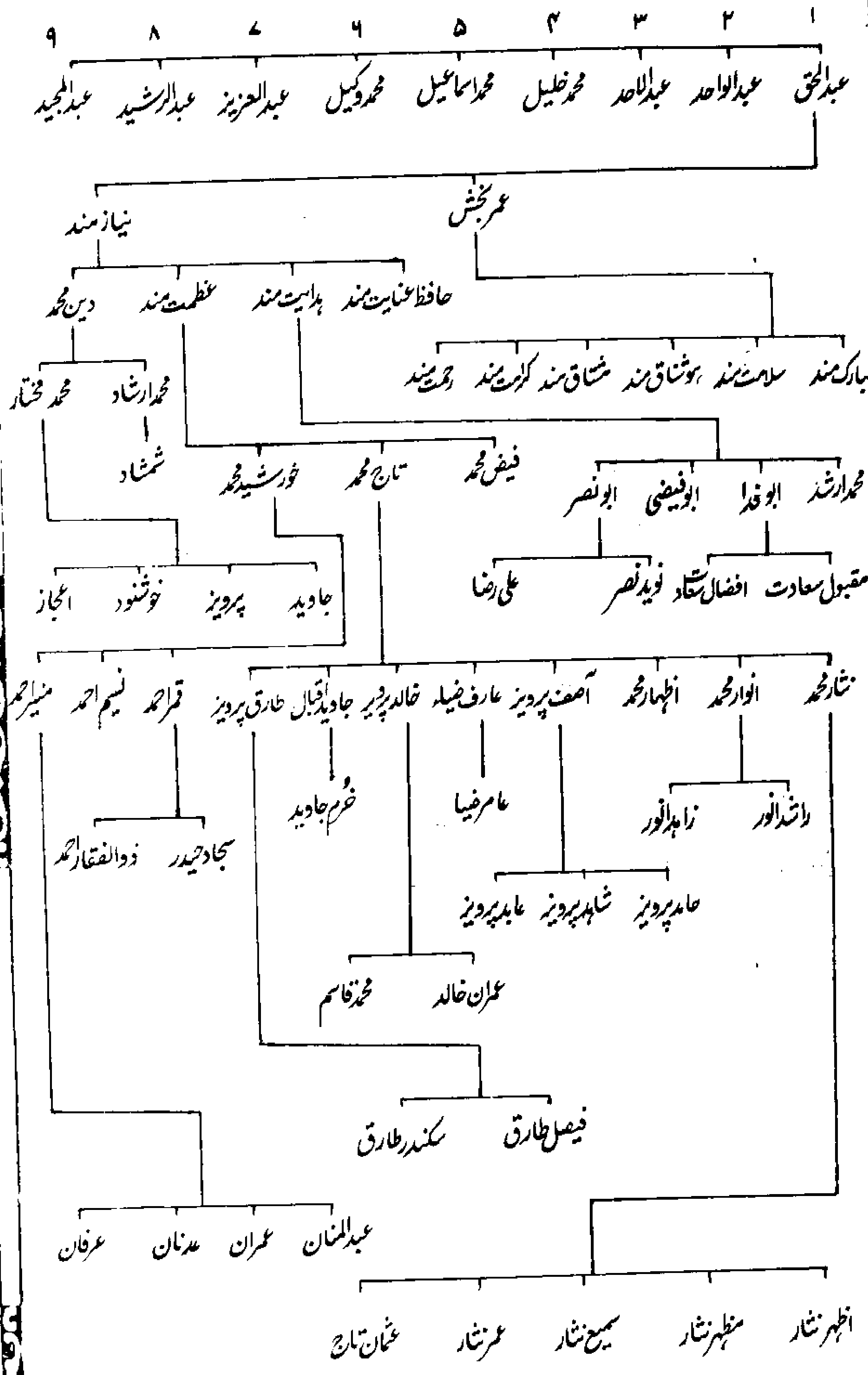

١ ٢ ٣ ٤ ٥ ٦ ٧ ٨ ٩
عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد وکیل عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید
عمر بخش
نیاز مند
حافظ عنایت مند ہدایت مند عظمت مند دین محمد
مبارک مند سلامت مند ہوشاق مند مشتاق مند کرامت مند رحمت مند
محمد ارشاد محمد مختار
شمشاد
فیض محمد تاج محمد خورشید محمد
محمد ارشد ابو فدا ابو فیضی ابو نصر
جاوید پرویز خوشنود اعجاز
مقبول سعادت افضال سعادت نوید نصر علی رضا
نثار محمد انوار محمد اظہار محمد آصف پرویز عارف ضیاء خالد پرویز جاوید اقبال طارق پرویز قمر احمد نسیم احمد منیر احمد
راشد انور زاہد انور
عامر ضیاء
خرم جاوید
سجاد حیدر ذوالفقار احمد
حامد پرویز شاہد پرویز عابد پرویز
عمران خالد محمد قاسم
فیصل طارق سکندر طارق
عبدالمنان عمران عدنان عرفان
اظہر نثار مظہر نثار سمیع نثار عمر نثار عثمان تاج

Marfat.com

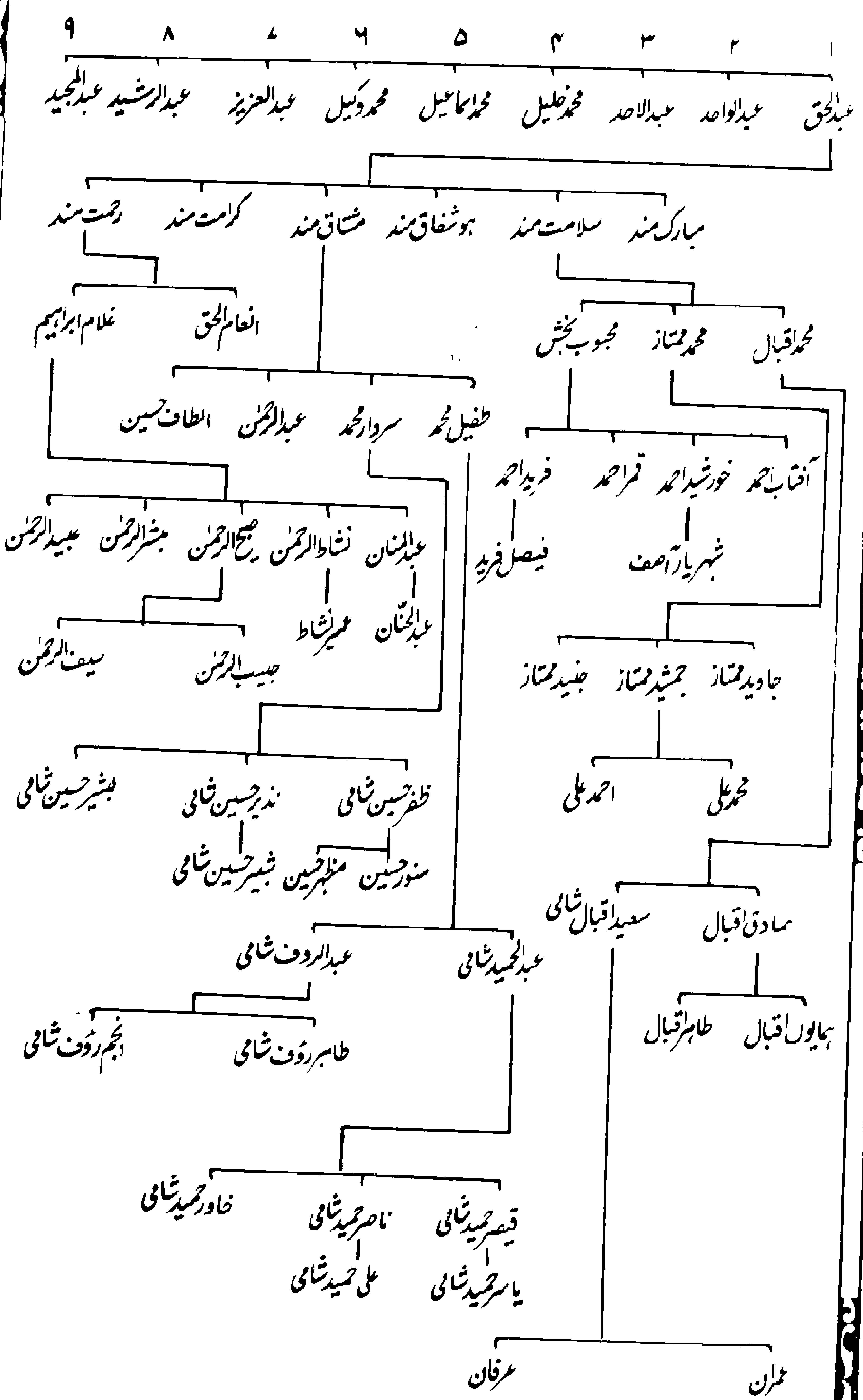
١ ٢ ٣ ۴ ۵ ٦ ٧ ٨ ٩
عبدالحق عبدالواحد عبدالاحد محمد خلیل محمد اسماعیل محمد وکیل عبدالعزیز عبدالرشید عبدالمجید
مبارک مند سلامت مند ہوشفاق مند مشتاق مند کرامت مند رحمت مند
انعام الحق غلام ابراہیم
محمد اقبال محمد ممتاز محبوب بخش
طفیل محمد سرور محمد عبدالرحمٰن الطاف حسین
آفتاب احمد خورشید احمد قمر احمد فرید احمد
شہریار آصف فیصل فرید
عبدالمنان نشاط الرحمٰن صبیح الرحمٰن مبشر الرحمٰن عبید الرحمٰن
عبدالحنّان عمیر نشاط
حبیب الرحمٰن سیف الرحمٰن
جاوید ممتاز جمشید ممتاز جنید ممتاز
محمد علی احمد علی
ظفر حسین شامی نذیر حسین شامی بشیر حسین شامی
منور حسین مظہر حسین شبیر حسین شامی
صادق اقبال سعید اقبال شامی
عبدالحمید شامی عبدالروف شامی
ہمایوں اقبال طاہر اقبال
طاہر رؤف شامی انجم رؤف شامی
قیصر حمید شامی ناصر حمید شامی خاور حمید شامی
یاسر حمید شامی علی حمید شامی
عمران عرفان

Marfat.com

1. عبدالحق
2. عبدالواحد
3. عبدالاحد
4. محمد خلیل
5. محمد اسماعیل
6. محمد وکیل
7. عبدالعزیز
8. عبدالرشید
9. عبدالمجید

- عبدالحق
  - مُبارک مند
    - فیض محمد
      - احسان الحق
      - اکرام الحق
        - قسیم الحق
          - سمیع الحق
          - حسیب الحق
          - کلیم الحق
      - انوار الحق
    - فضل محمد
      - محمد رفیع
        - جاوید پاشا
          - جہاں زیب
        - اسلم پاشا
          - حسن اسلم
        - انور پاشا
          - عدنان
          - سلمان
          - ذیشان
        - جہانگیر پاشا
        - عالمگیر پاشا
    - نذر محمد
      - اظہر عادل
      - اختر عادل
        - شہزاد عادل شامی
      - ہمایوں عادل
        - نوشیرواں عادل
          - اکبر عادل
        - جمشید عادل
        - شہریار
    - یار محمد
    - عبدالرحمن
      - سیف الرحمن
        - ندیم الرحمن
    - محمد حفیظ
    - فیض الحسن
    - فیض الرحمن
      - ضیاء الرحمن شامی
        - عامر ضیاء شامی
        - محمد عمران شامی
          - نبیل الرحمن شامی
      - رضا الرحمن شامی
        - حماد رضا شامی
        - جواد رضا شامی
      - مجیب الرحمن شامی
        - فیصل مجیب شامی
        - عمر مجیب شامی
        - علی مجیب شامی
        - عثمان مجیب شامی

Marfat.com

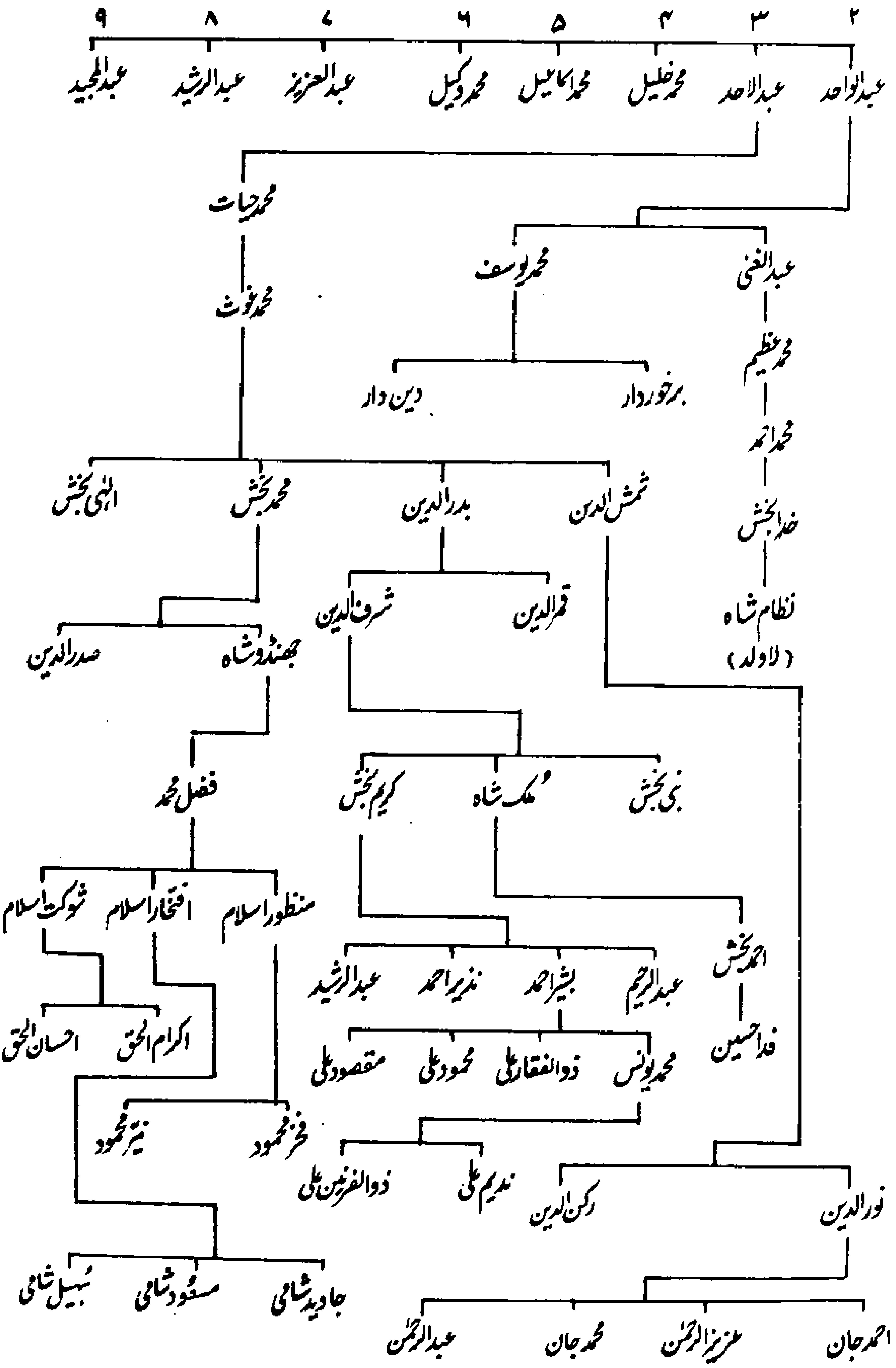
٢ ٣ ٤ ٥ ٦ ٧ ٨ ٩
عبدالواحد
عبدالاحد
محمد خلیل
محمد اسمٰعیل
محمد وکیل
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
محمد حیات
محمد غوث
عبدالغنی
محمد یوسف
محمد عظیم
برخوردار
دین دار
محمد احمد
شمس الدین
بدرالدین
محمد بخش
الٰہی بخش
خدا بخش
نظام شاہ
(لاولد)
قمرالدین
شرف الدین
جھنڈو شاہ
صدرالدین
فضل محمد
نبی بخش
ملک شاہ
کریم بخش
منظور اسلام
افتخار اسلام
شوکت اسلام
احمد بخش
عبدالرحیم
بشیر احمد
نذیر احمد
عبدالرشید
اکرام الحق
احسان الحق
فدا حسین
محمد یونس
ذوالفقار علی
محمود علی
مقصود علی
فخر محمود
نیر محمود
ندیم علی
ذوالقرنین علی
نورالدین
رکن الدین
جاوید شامی
مسعود شامی
سہیل شامی
احمد جان
عزیز الرحمٰن
محمد جان
عبدالرحمٰن

Marfat.com

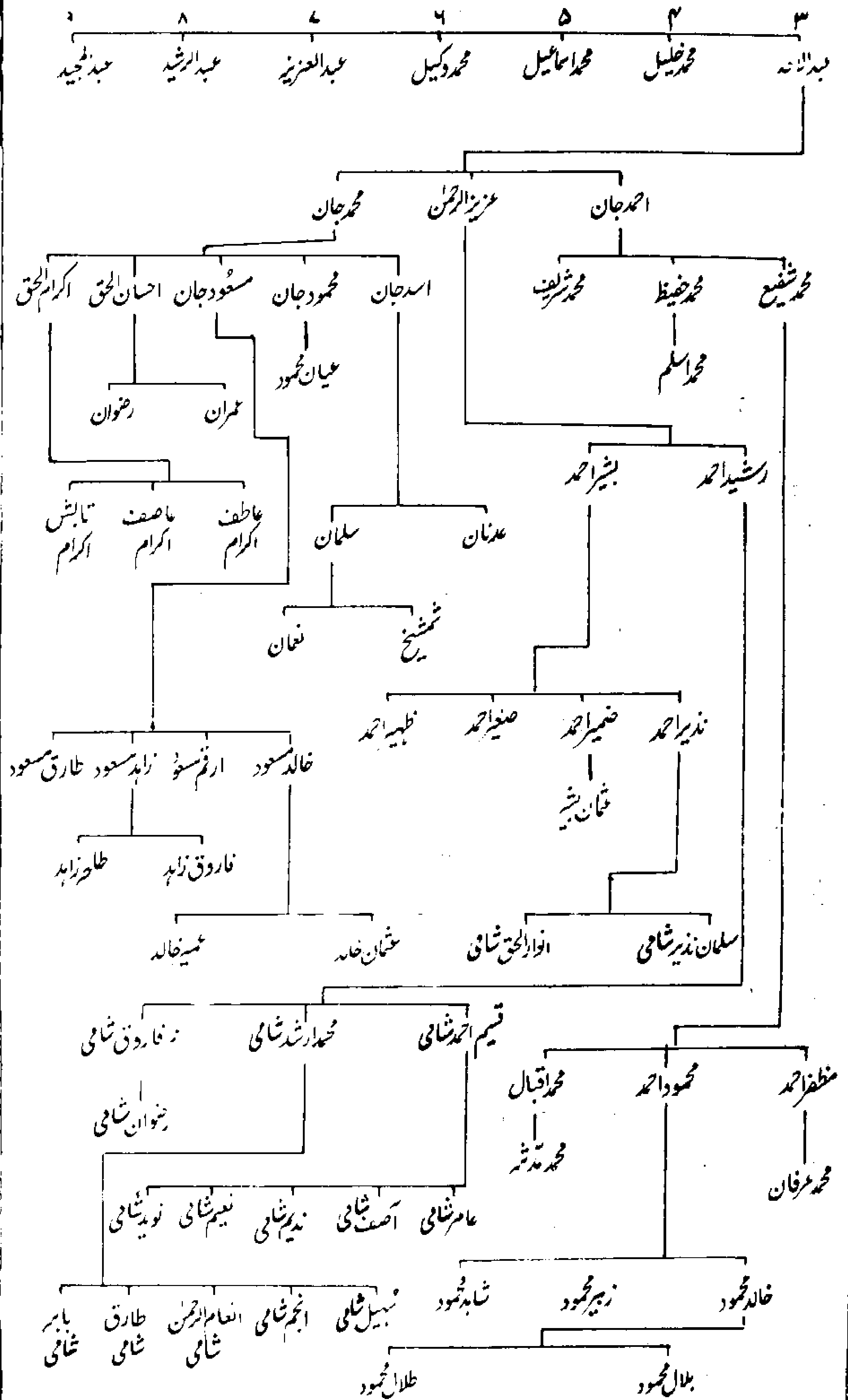
۳ عبداللہ
۴ محمد خلیل
۵ محمد اسماعیل
۶ محمد وکیل
۷ عبدالعزیز
۸ عبدالرشید
۹ عبدالمجید
احمد جان
عزیز الرحمن
محمد جان
محمد شفیع
محمد حفیظ
محمد شریف
محمد اسلم
اسد جان
محمود جان
مسعود جان
احسان الحق
اکرام الحق
عیان محمود
عمران
رضوان
رشید احمد
بشیر احمد
عاطف اکرام
عاصف اکرام
تابش اکرام
عدنان
سلمان
شمشیخ
نعمان
نذیر احمد
ضمیر احمد
صغیر احمد
ظہیر احمد
عثمان بشیر
خالد مسعود
ارقم مسعود
زاہد مسعود
طارق مسعود
فاروق زاہد
طاہر زاہد
عثمان خالد
ثمیہ خالد
سلمان نذیر شامی
انوار الحق شامی
قسیم احمد شامی
محمد ارشد شامی
ز فاروق شامی
رضوان شامی
مظفر احمد
محمود احمد
محمد اقبال
محمد مدثر
محمد عرفان
عامر شامی
آصف شامی
ندیم شامی
نعیم شامی
نوید شامی
سہیل شامی
انجم شامی
انعام الرحمن شامی
طارق شامی
بابر شامی
خالد محمود
زبیر محمود
شاہد محمود
بلال محمود
طلال محمود

Marfat.com

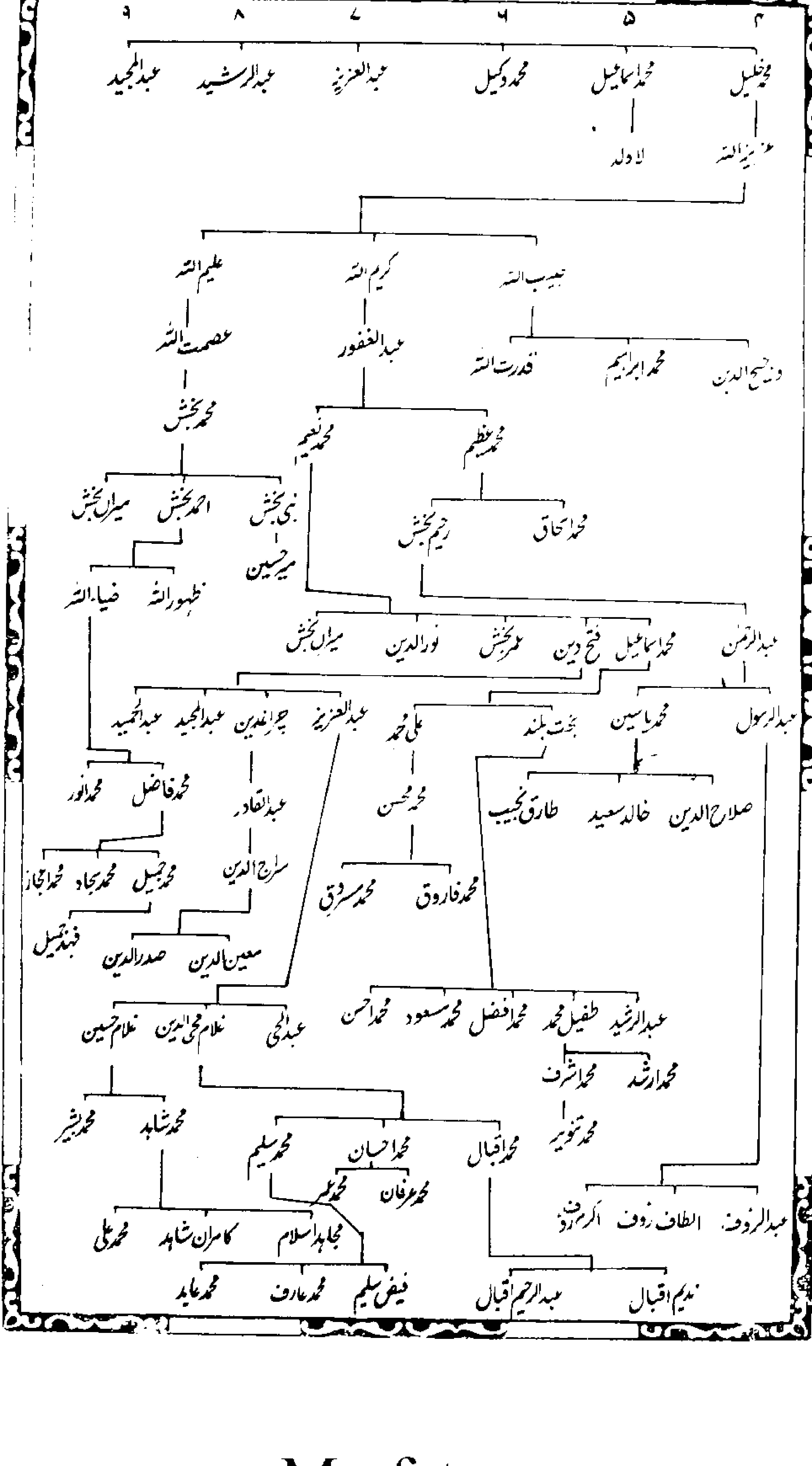

۴ ۵ ۶ ۷ ۸ ۹
محمد خلیل
محمد اسماعیل
محمد وکیل
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
عزیز اللہ
لاولد
حبیب اللہ
کریم اللہ
علیم اللہ
وجیہ الدین
محمد ابراہیم
قدرت اللہ
عبدالغفور
عصمت اللہ
محمد بخش
محمد اعظم
محمد نعیم
محمد اسحاق
رحیم بخش
نبی بخش
احمد بخش
میراں بخش
میر حسین
ظہور اللہ
ضیاء اللہ
عبدالرحمن
محمد اسماعیل
فتح دین
عمر بخش
نور الدین
میراں بخش
عبدالرسول
محمد یاسین
بخت بلند
علی محمد
عبدالعزیز
چراغ الدین
عبدالمجید
عبدالحمید
صلاح الدین
خالد سعید
طارق نجیب
محمد محسن
عبدالقادر
محمد فاضل
محمد انور
محمد فاروق
محمد صدیق
سراج الدین
محمد جمیل
محمد سجاد
محمد اعجاز
فہد جمیل
معین الدین
صدر الدین
عبدالرشید
طفیل محمد
محمد افضل
محمد مسعود
محمد احسن
عبدالحی
غلام محی الدین
غلام حسین
محمد ارشد
محمد اشرف
محمد تنویر
محمد شاہد
محمد بشیر
محمد اقبال
محمد احسان
محمد سلیم
عبدالرؤف
الطاف رؤف
اکرم رؤف
محمد عرفان
محمد عمر
مجاہد اسلام
کامران شاہد
محمد علی
ندیم اقبال
عبدالرحیم اقبال
فیض سلیم
محمد عارف
محمد عابد

Marfat.com

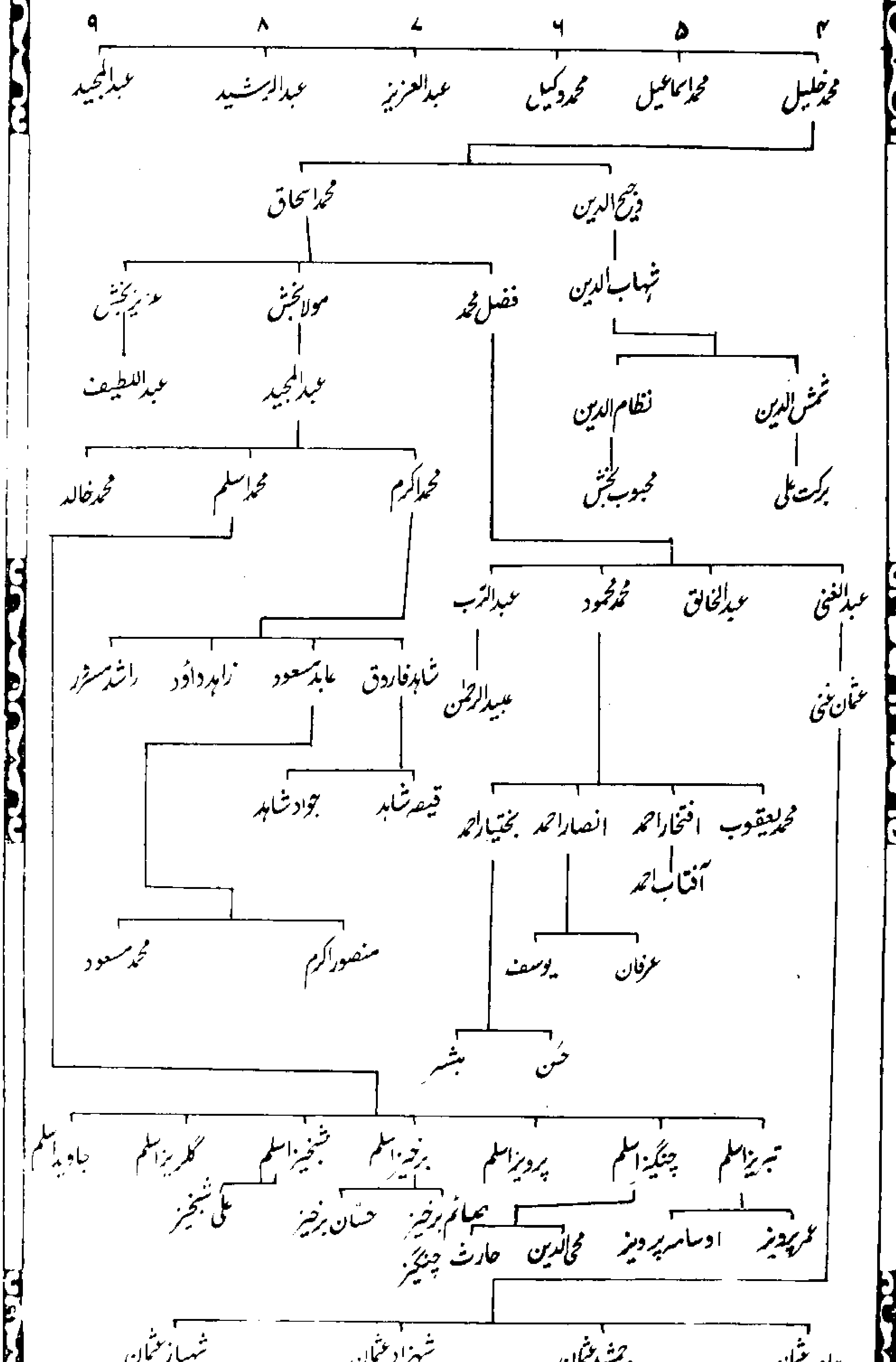

۴ محمد خلیل
۵ محمد اسماعیل
۶ محمد وکیل
۷ عبدالعزیز
۸ عبدالرشید
۹ عبدالمجید
ذبیح الدین
محمد اسحاق
شہاب الدین
فضل محمد
مولا بخش
عزیز بخش
عبداللطیف
عبدالمجید
شمس الدین
نظام الدین
برکت علی
محبوب بخش
محمد اکرم
محمد اسلم
محمد خالد
عبدالغنی
عبدالخالق
محمد محمود
عبدالرب
عثمان غنی
عبیدالرحمٰن
شاہد فاروق
عابد مسعود
زاہد داؤد
راشد مسرور
قیصر شاہد
جواد شاہد
محمد یعقوب
افتخار احمد
انصار احمد
بختیار احمد
آفتاب احمد
عرفان
یوسف
منصور اکرم
محمد مسعود
حسن
بشر
تبریز اسلم
چنگیز اسلم
پرویز اسلم
برخیز اسلم
شبخیز اسلم
گلریز اسلم
جاوید اسلم
عمر پرویز
اوسامہ پرویز
محی الدین
حارث چنگیز
ہمائم برخیز
حسان برخیز
علی شبخیز
جاوید عثمان
جمشید عثمان
شہزاد عثمان
شہباز عثمان

Marfat.com

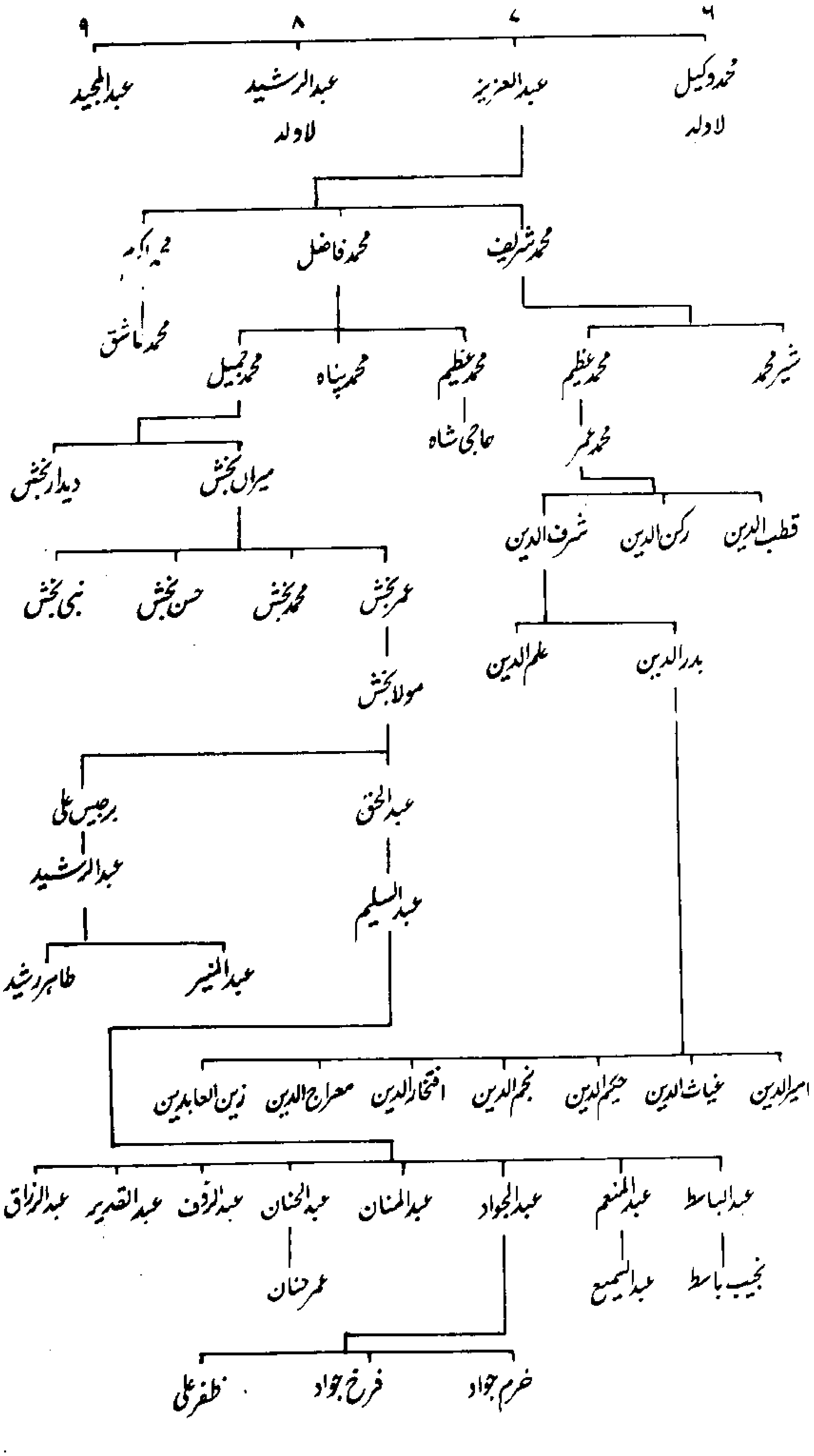
٦
محمد وکیل
لاولد
٧
عبدالعزیز
٨
عبدالرشید
لاولد
٩
عبدالمجید
محمد شریف
محمد فاضل
میر اکبر
محمد عاشق
شیر محمد
محمد عظیم
محمد عمر
قطب الدین
رکن الدین
شرف الدین
بدرالدین
علم الدین
محمد عظیم
حاجی شاہ
محمد پناہ
محمد جمیل
میران بخش
دیدار بخش
عمر بخش
محمد بخش
حسن بخش
نبی بخش
مولا بخش
عبدالحق
عبدالسلیم
برجیس علی
عبدالرشید
عبدالمنیر
طاہر رشید
امیرالدین
غیاث الدین
حکیم الدین
نجم الدین
افتخار الدین
معراج الدین
زین العابدین
عبدالباسط
نجیب باسط
عبدالمنعم
عبدالسمیع
عبدالجواد
خرم جواد
فرخ جواد
ظفر علی
عبدالمنان
عبدالحنان
عمر حنان
عبدالرؤف
عبدالقدیر
عبدالرزاق

Marfat.com

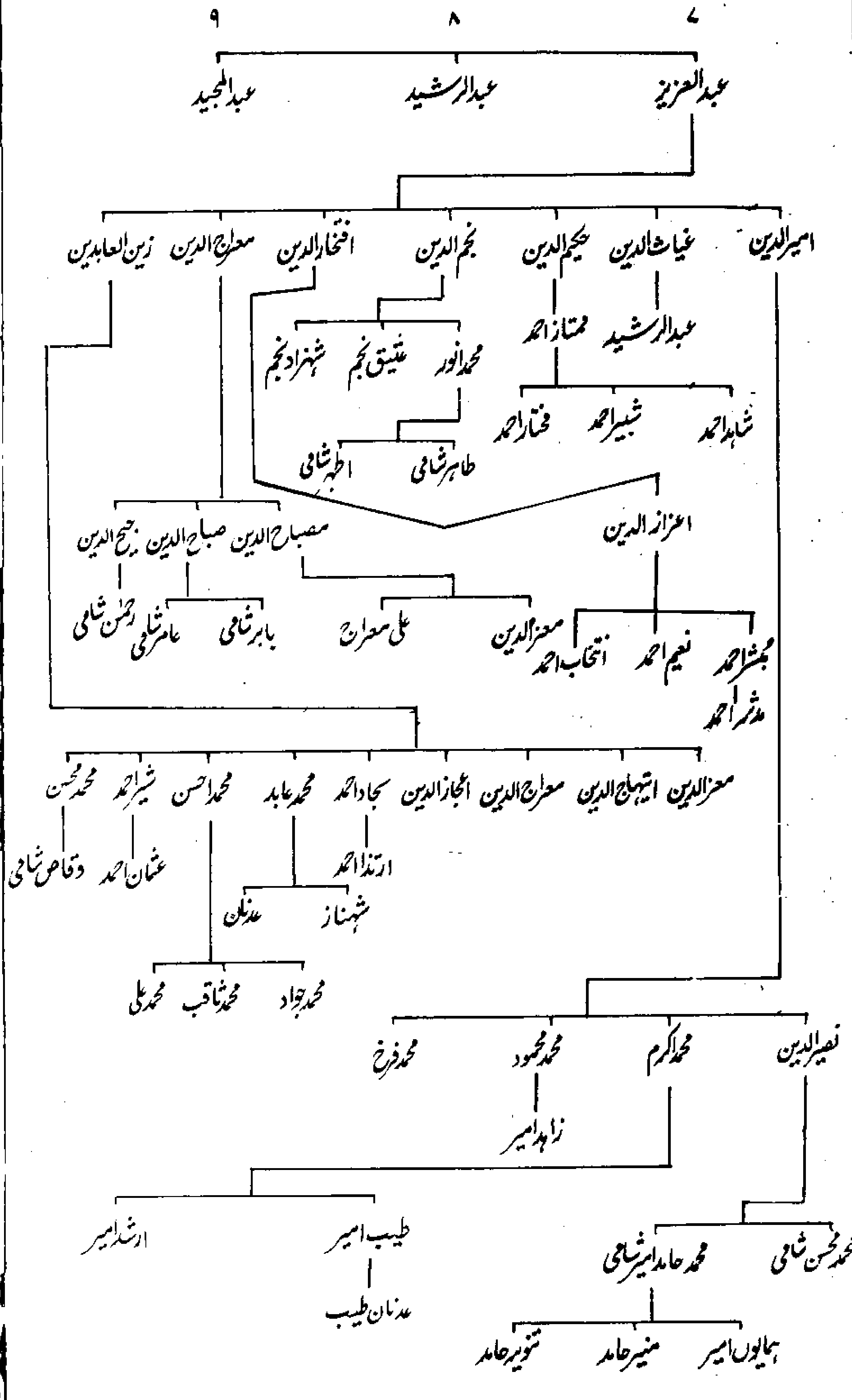
٧
٨
٩
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
امیرالدین
غیاث الدین
حکیم الدین
نجم الدین
افتخار الدین
معراج الدین
زین العابدین
عبدالرشید
ممتاز احمد
شاہد احمد
شبیر احمد
مختار احمد
محمد انور
عتیق نجم
شہزاد نجم
طاہر شامی
اطہر شامی
اعزاز الدین
مصباح الدین
صباح الدین
ذبیح الدین
مبشر احمد
مدثر احمد
نعیم احمد
انتخاب احمد
معز الدین
علی معراج
بابر شامی
عامر شامی
رحمٰن شامی
معز الدین
ابتہاج الدین
معراج الدین
اعجاز الدین
سجاد احمد
محمد عابد
محمد احسن
شیر احمد
محمد محسن
ارتذا احمد
شہناز
عدنان
عثمان احمد
وقاص شامی
محمد جواد
محمد ثاقب
محمد علی
نصیر الدین
محمد اکرم
محمد محمود
محمد فرخ
زاہد امیر
طیب امیر
ارشد امیر
عدنان طیب
محمد محسن شامی
محمد حامد امیر شامی
ہمایوں امیر
منیر حامد
تنویر حامد

Marfat.com

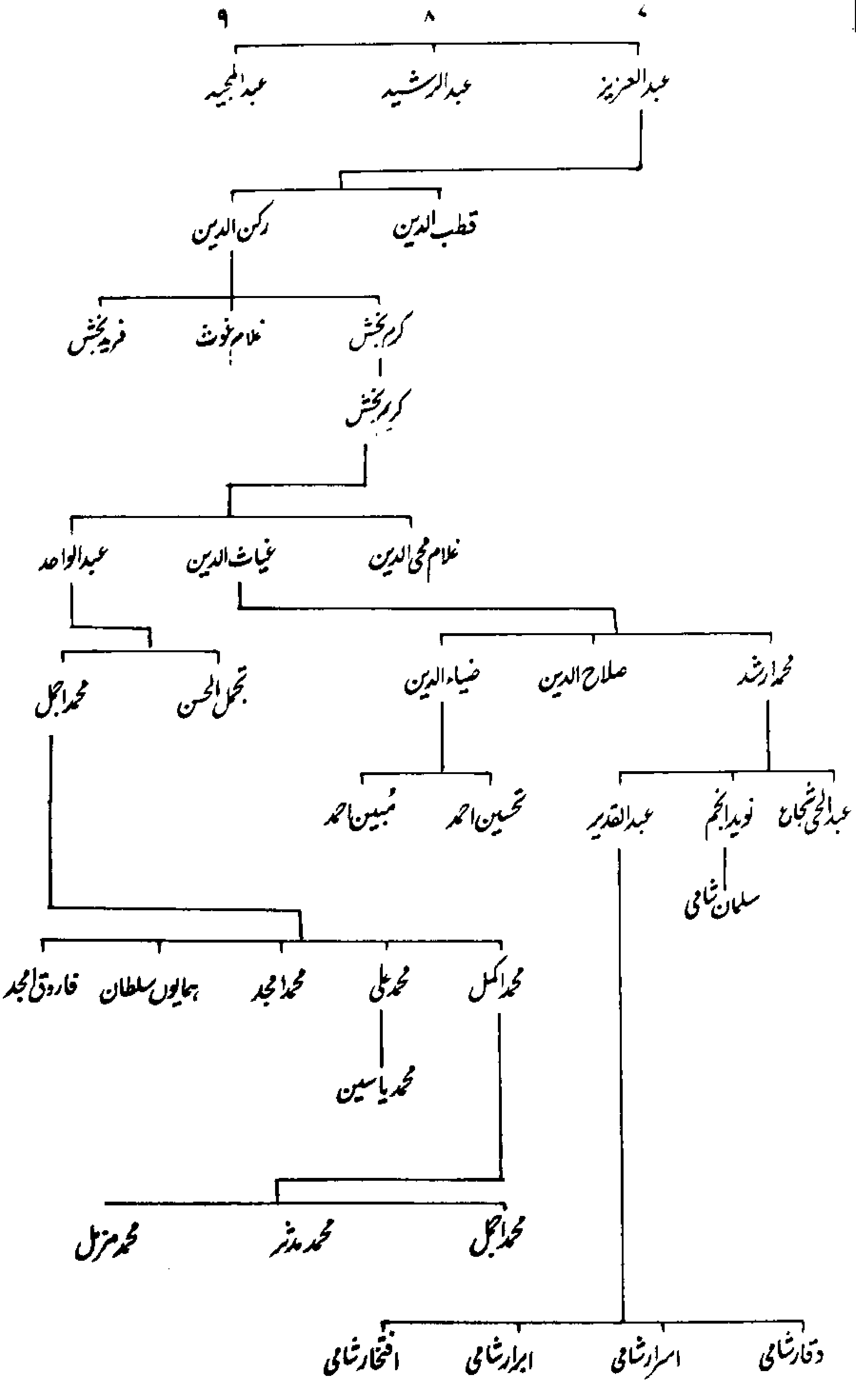
٧
٨
٩
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
قطب الدین
رکن الدین
کرم بخش
غلام غوث
فرید بخش
کریم بخش
غلام محی الدین
غیاث الدین
عبدالواحد
محمد ارشد
صلاح الدین
ضیاء الدین
تجمل الحسن
محمد اجمل
عبدالحی شجاع
نوید انجم
عبدالقدیر
تحسین احمد
مُبین احمد
سلمان شامی
محمد اکمل
محمد علی
محمد امجد
ہمایوں سلطان
فاروق امجد
محمد یاسین
محمد اجمل
محمد مدثر
محمد مزمل
وقار شامی
اسرار شامی
ابرار شامی
افتخار شامی

Marfat.com

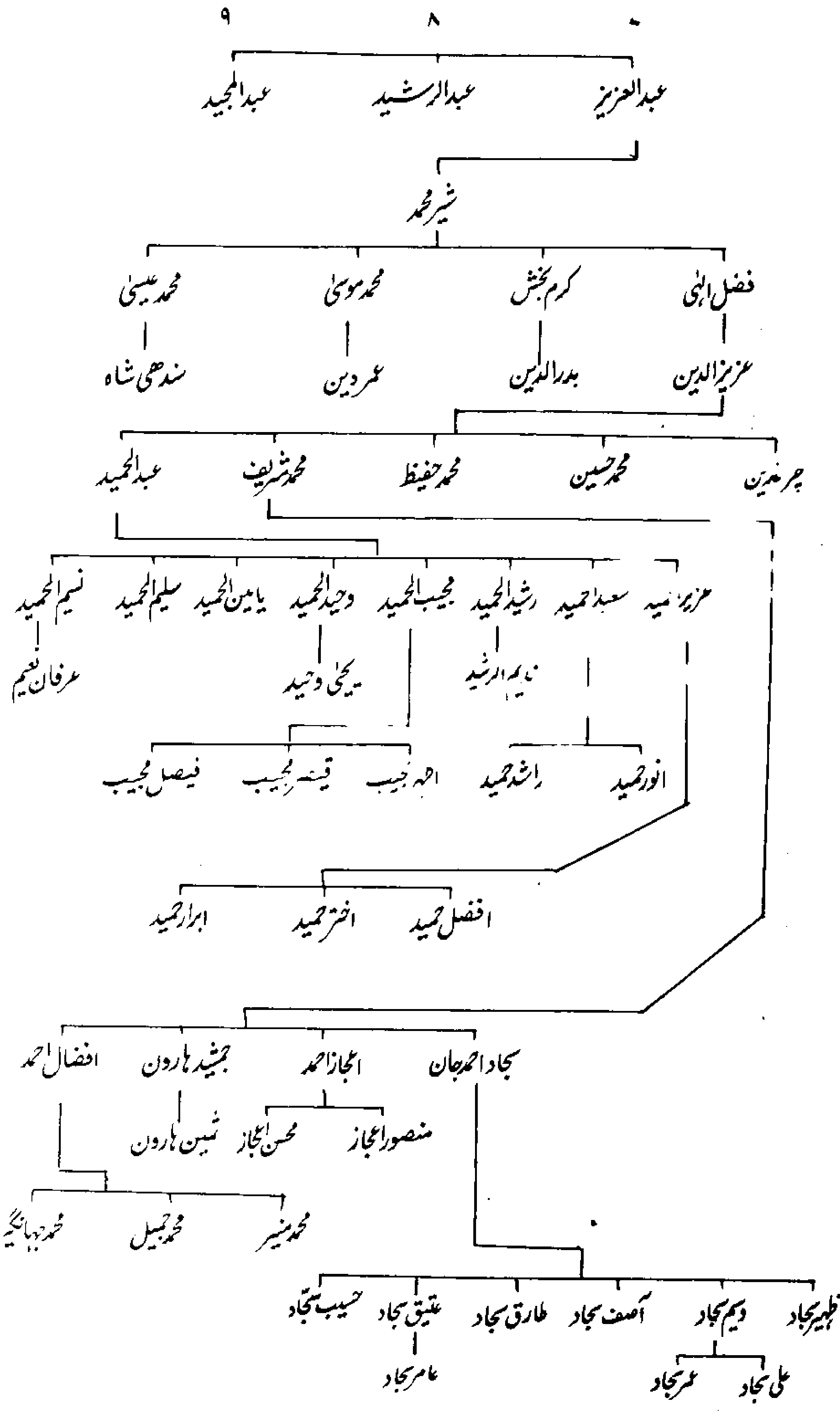
۹
۸
۷
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
شیر محمد
فضل الٰہی
کرم بخش
محمد موسیٰ
محمد عیسیٰ
عزیزالدین
بدرالدین
عمر دین
سندھی شاہ
محمد معین
محمد حسین
محمد حفیظ
محمد شریف
عبدالحمید
عزیز حمید
سعید حمید
رشید الحمید
مجیب الحمید
وحید الحمید
یامین الحمید
سلیم الحمید
نسیم الحمید
نعیم الرشید
یحییٰ وحید
عرفان نعیم
انور حمید
راشد حمید
احمد مجیب
قیصر مجیب
فیصل مجیب
افضل حمید
اختر حمید
ابرار حمید
سجاد احمد جان
اعجاز احمد
جمشید ہارون
افضال احمد
منصور اعجاز
محسن اعجاز
ثمین ہارون
محمد منیر
محمد جمیل
محمد جہانگیر
ظہیر سجاد
وسیم سجاد
آصف سجاد
طارق سجاد
عتیق سجاد
حسیب سجاد
علی سجاد
عمر سجاد
عامر سجاد

Marfat.com

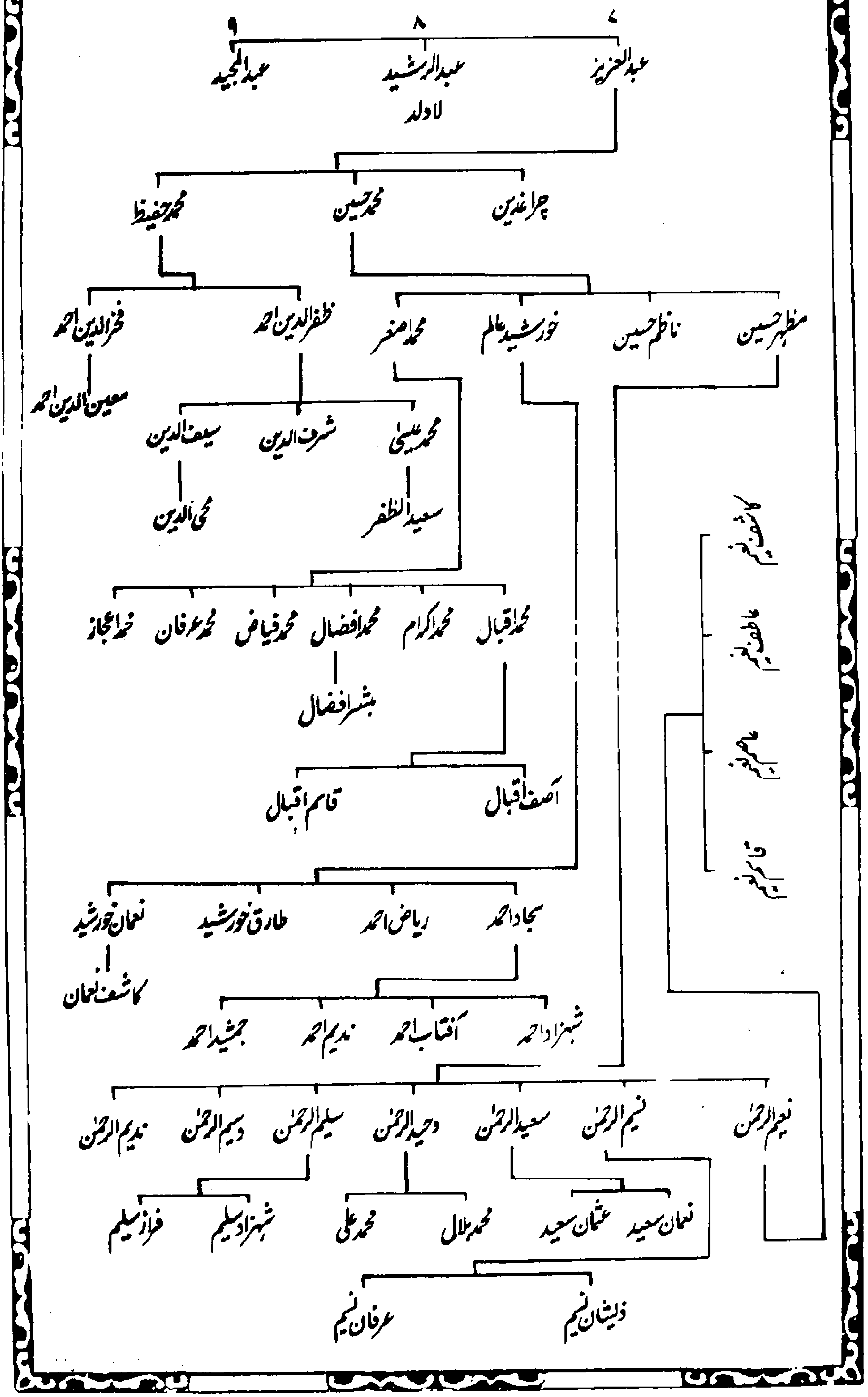

۷
عبدالعزیز
۸
عبدالرشید
لاولد
۹
عبدالمجید
چراغدین
محمد حسین
محمد حفیظ
مظہر حسین
ناظم حسین
خورشید عالم
محمد اصغر
ظفرالدین احمد
فخرالدین احمد
معین الدین احمد
محمد علی
شرف الدین
سیف الدین
سعید الظفر
محی الدین
محمد اقبال
محمد اکرام
محمد افضال
محمد فیاض
محمد عرفان
محمد اعجاز
بشر افضال
آصف اقبال
قاسم اقبال
کاشف نعیم
عاطف نعیم
عاصم نعیم
قاسم نعیم
سجاد احمد
ریاض احمد
طارق خورشید
نعمان خورشید
کاشف نعمان
شہزاد احمد
آفتاب احمد
ندیم احمد
جمشید احمد
نعیم الرحمٰن
نسیم الرحمٰن
سعید الرحمٰن
وحید الرحمٰن
سلیم الرحمٰن
وسیم الرحمٰن
ندیم الرحمٰن
نعمان سعید
عثمان سعید
محمد طلال
محمد علی
شہزاد سلیم
فراز سلیم
ذیشان نسیم
عرفان نسیم

Marfat.com

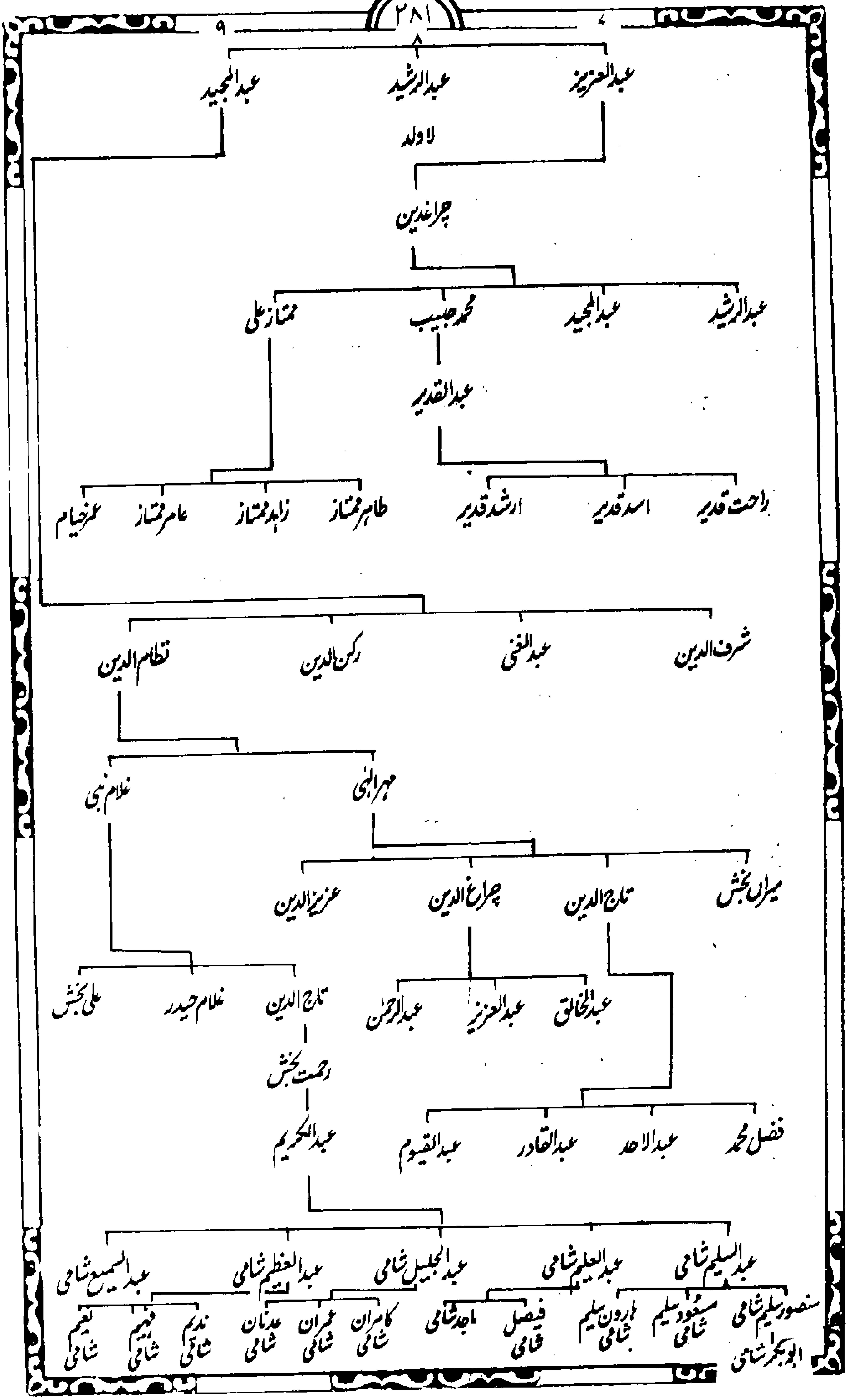

۹
۸
۷
عبدالعزیز
عبدالرشید
عبدالمجید
لاولد
چراغدین
عبدالرشید
عبدالمجید
محمد حبیب
ممتاز علی
عبدالقدیر
راحت قدیر
اسد قدیر
ارشد قدیر
طاہر ممتاز
زاہد ممتاز
عامر ممتاز
عمر خیام
شرف الدین
عبدالغنی
رکن الدین
نظام الدین
مہر الٰہی
غلام نبی
میراں بخش
تاج الدین
چراغ الدین
عزیز الدین
عبدالخالق
عبدالعزیز
عبدالرحمٰن
تاج الدین
غلام حیدر
علی بخش
رحمت بخش
عبدالکریم
فضل محمد
عبدالاحد
عبدالقادر
عبدالقیوم
عبدالسلیم شامی
عبدالعلیم شامی
عبدالجلیل شامی
عبدالعظیم شامی
عبدالسمیع شامی
منصور سلیم شامی
ابوبکر شامی
مسعود سلیم شامی
ہارون سلیم شامی
فیصل شامی
ماجد شامی
کامران شامی
عمران شامی
عدنان شامی
ندیم شامی
فہیم شامی
نعیم شامی

Marfat.com

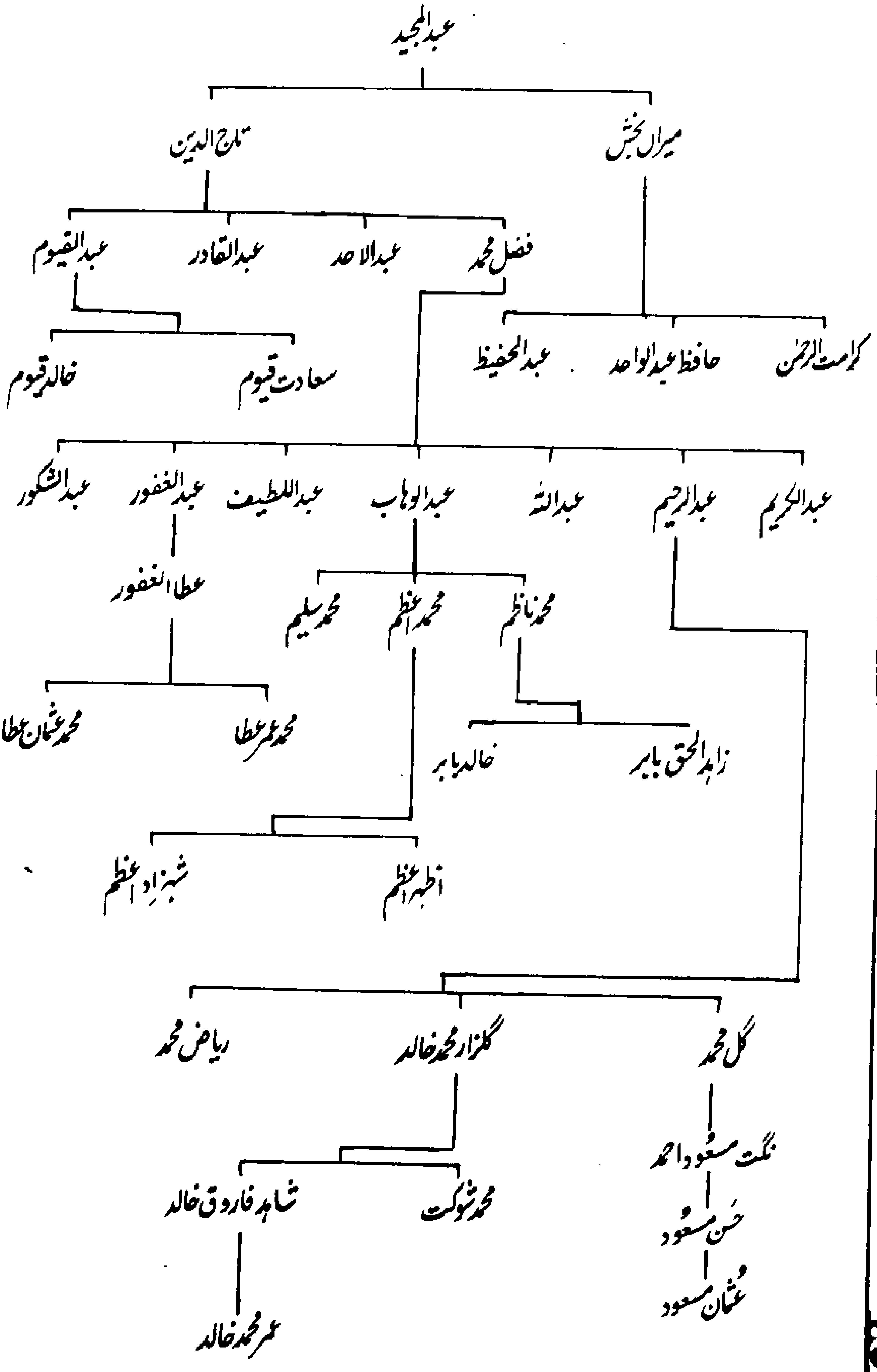
عبدالمجید
میراں بخش
تاج الدین
فضل محمد
عبدالاحد
عبدالقادر
عبدالقیوم
کرامت الرحمن
حافظ عبدالواحد
عبدالحفیظ
سعادت قیوم
خالد قیوم
عبدالکریم
عبدالرحیم
عبداللہ
عبدالوہاب
عبداللطیف
عبدالغفور
عبدالشکور
عطاالغفور
محمد ناظم
محمد اعظم
محمد سلیم
محمد عمر عطا
محمد عثمان عطا
زاہد الحق بابر
خالد بابر
اظہر اعظم
شہزاد اعظم
گل محمد
گلزار محمد خالد
ریاض محمد
نگہت مسعود احمد
محمد شوکت
شاہد فاروق خالد
حسن مسعود
عثمان مسعود
عمر محمد خالد

Marfat.com

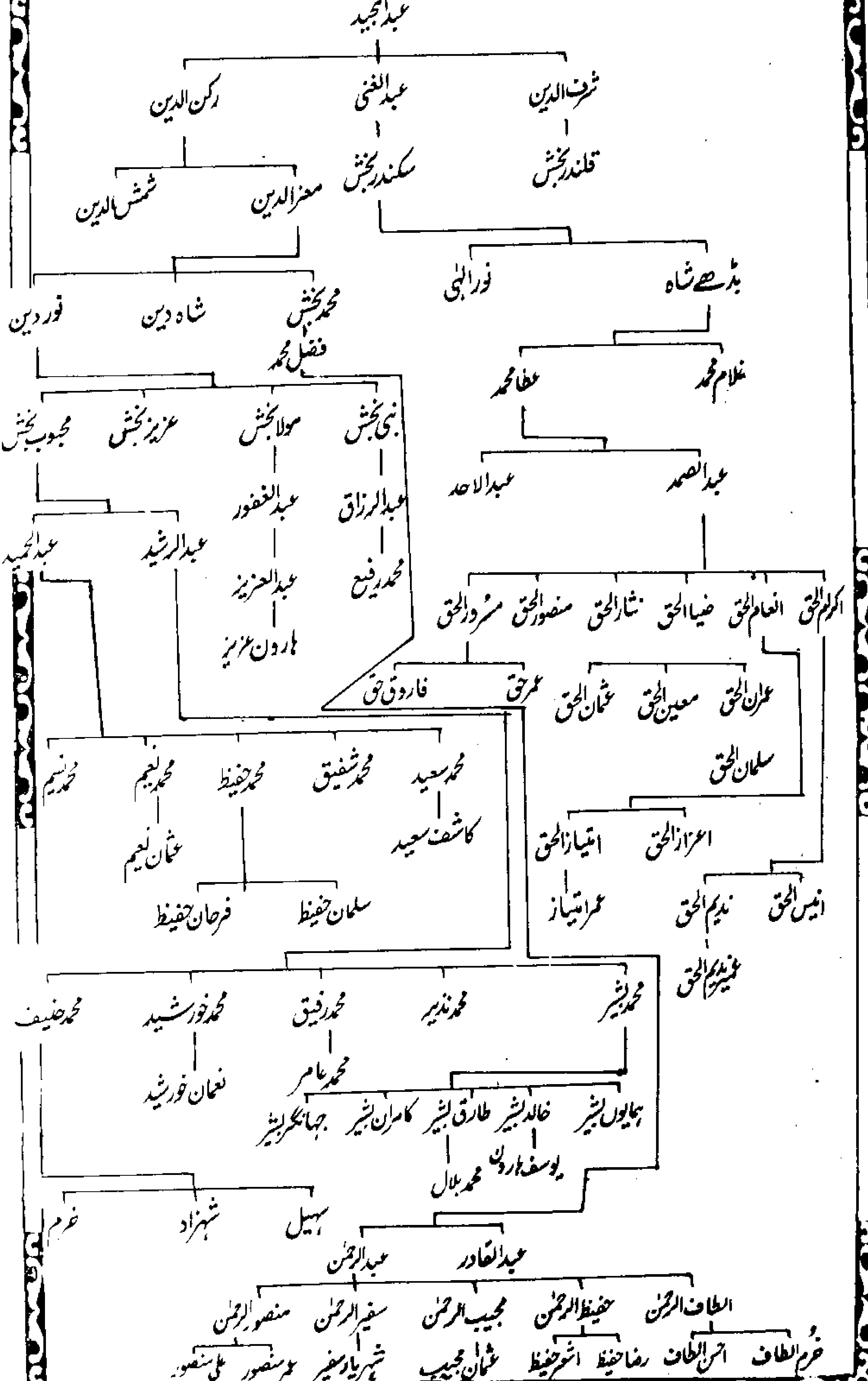
عبدالمجید
شرف الدین
عبدالغنی
رکن الدین
قلندر بخش
سکندر بخش
معزالدین
شمس الدین
بڈھے شاہ
نور الٰہی
محمد بخش
شاہ دین
نور دین
فضل محمد
غلام محمد
عطا محمد
نبی بخش
مولا بخش
عزیز بخش
محبوب بخش
عبدالصمد
عبدالاحد
عبدالرزاق
عبدالغفور
عبدالرشید
عبدالحمید
محمد رفیع
عبدالعزیز
ہارون عزیز
اکرام الحق
انعام الحق
ضیاء الحق
نثار الحق
منصور الحق
مسرور الحق
عمران الحق
معین الحق
عثمان الحق
عمر حق
فاروق حق
سلمان الحق
محمد سعید
محمد شفیق
محمد حفیظ
محمد نعیم
محمد نسیم
کاشف سعید
عثمان نعیم
اعزاز الحق
امتیاز الحق
عمر امتیاز
سلمان حفیظ
فرحان حفیظ
انیس الحق
ندیم الحق
عمیر ندیم الحق
محمد بشیر
محمد نذیر
محمد رفیق
محمد خورشید
محمد حنیف
محمد عامر
نعمان خورشید
ہمایوں بشیر
خالد بشیر
طارق بشیر
کامران بشیر
جہانگیر بشیر
یوسف ہارون
محمد بلال
سہیل
شہزاد
خرم
عبدالقادر
عبدالرحمٰن
الطاف الرحمٰن
حفیظ الرحمٰن
مجیب الرحمٰن
سفیر الرحمٰن
منصور الرحمٰن
خرم الطاف
احسن الطاف
رضا حفیظ
اشعر حفیظ
عثمان مجیب
شہریار سفیر
عمر منصور
علی منصور

Marfat.com

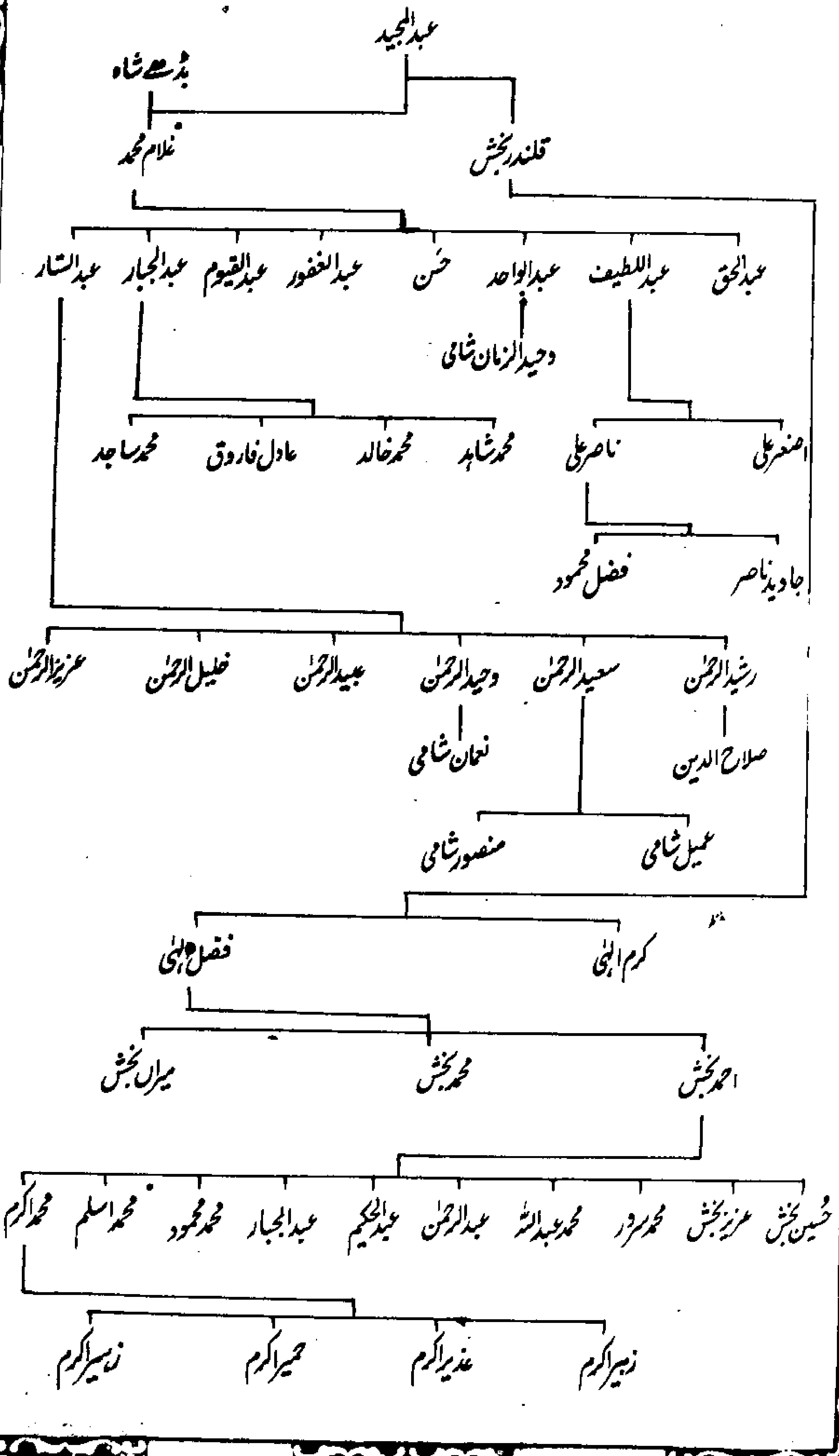
عبدالمجید
بڈھے شاہ
غلام محمد
قلندر بخش
عبدالحق
عبداللطیف
عبدالواحد
حسن
عبدالغفور
عبدالقیوم
عبدالجبار
عبدالستار
وحید الزمان شامی
اصغر علی
ناصر علی
محمد شاہد
محمد خالد
عادل فاروق
محمد ساجد
جاوید ناصر
فضل محمود
رشید الرحمٰن
سعید الرحمٰن
وحید الرحمٰن
عبید الرحمٰن
خلیل الرحمٰن
عزیز الرحمٰن
صلاح الدین
نعمان شامی
عمیل شامی
منصور شامی
کرم الٰہی
فضل الٰہی
احمد بخش
محمد بخش
میراں بخش
حسین بخش
عزیز بخش
محمد سرور
محمد عبداللہ
عبدالرحمٰن
عبدالحکیم
عبدالجبار
محمد محمود
محمد اسلم
محمد اکرم
زبیر اکرم
عذیر اکرم
حمیر اکرم
زہیر اکرم

Marfat.com

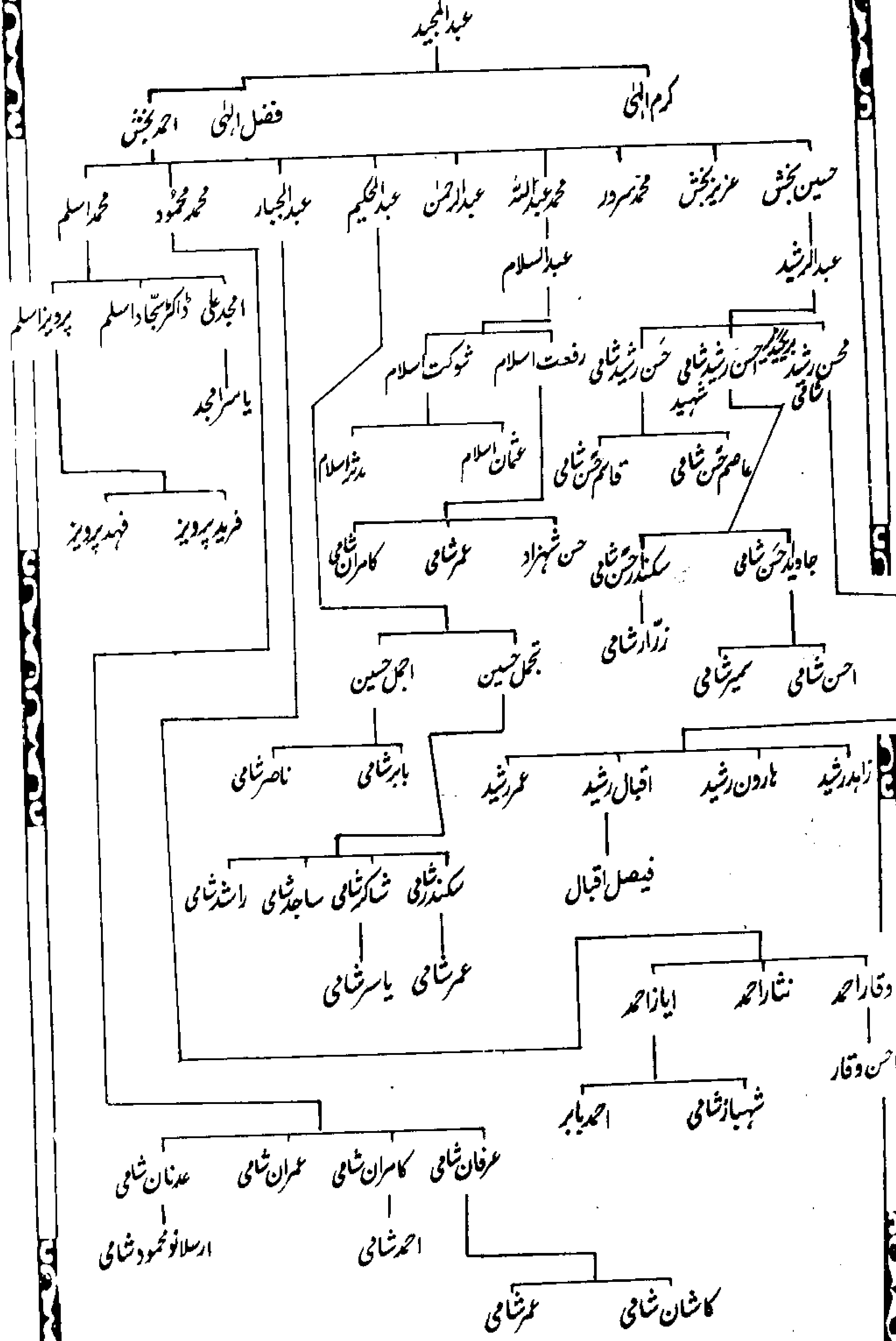

عبدالمجید
کرم الٰہی
فضل الٰہی
احمد بخش
حسین بخش
عزیز بخش
محمد سرور
محمد عبداللہ
عبدالرحمن
عبدالحکیم
عبدالجبار
محمد محمود
محمد اسلم
عبدالرشید
عبدالسلام
محسن رشید شامی
بریگیڈیئر احسن رشید شامی شہید
حسن رشید شامی
رفعت اسلام
شوکت اسلام
امجد علی
ڈاکٹر سجاد اسلم
پرویز اسلم
یاسر امجد
عاصم حسن شامی
قاسم حسن شامی
عثمان اسلام
مدثر اسلام
حسن شہزاد
عمر شامی
کامران شامی
فرید پرویز
فہد پرویز
جاوید احسن شامی
سکندر حسن شامی
زرار شامی
احسن شامی
سمیر شامی
تجمل حسین
اجمل حسین
بابر شامی
ناصر شامی
زاہد رشید
ہارون رشید
اقبال رشید
عمر رشید
فیصل اقبال
سکندر شامی
شاکر شامی
ساجد شامی
راشد شامی
عمر شامی
یاسر شامی
وقار احمد
نثار احمد
ایاز احمد
احسن وقار
شہباز شامی
احمد بابر
عرفان شامی
کامران شامی
عمران شامی
عدنان شامی
احمد شامی
ارسلان محمود شامی
کاشان شامی
عمر شامی

Marfat.com

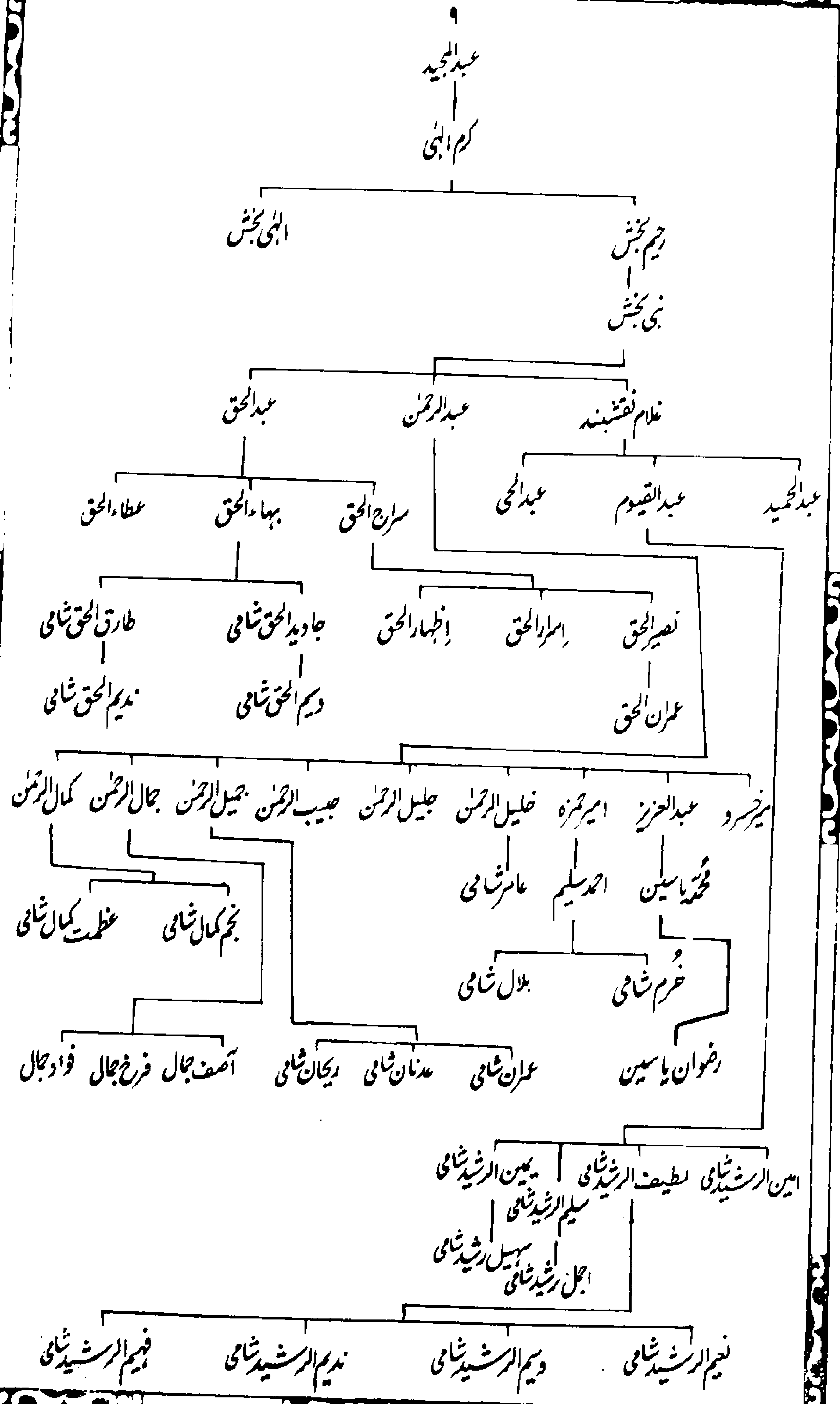
٩
عبدالمجید
کرم الٰہی
الٰہی بخش
رحیم بخش
نبی بخش
عبدالحق
عبدالرحمٰن
غلام نقشبند
عبدالحی
عبدالقیوم
عبدالحمید
عطاء الحق
بہاءالحق
سراج الحق
طارق الحق شامی
جاوید الحق شامی
اظہار الحق
اسرار الحق
نصیر الحق
ندیم الحق شامی
دیم الحق شامی
عمران الحق
کمال الرحمٰن
جمال الرحمٰن
جمیل الرحمٰن
حبیب الرحمٰن
جلیل الرحمٰن
خلیل الرحمٰن
امیر حمزہ
عبدالعزیز
میر خسرو
عامر شامی
احمد سلیم
محمد یاسین
عظمت کمال شامی
نجم کمال شامی
بلال شامی
خرم شامی
فواد جمال
فرخ جمال
آصف جمال
ریحان شامی
عدنان شامی
عمران شامی
رضوان یاسین
یمین الرشید شامی
لطیف الرشید شامی
امین الرشید شامی
سلیم الرشید شامی
سہیل رشید شامی
اجمل رشید شامی
فہیم الرشید شامی
ندیم الرشید شامی
وسیم الرشید شامی
نعیم الرشید شامی

Marfat.com

ماخذ

تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت شیخ عبدالنّبی شامی نقشبندی قدس سرہٗ العزیز کی سوانح حیات، کشف و کرامات اور ارشادات مکمّل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل کتب سے استفادہ کیا گیا :

	نام کتاب	مُصنّف
۱	مجموعۃُ الاسرار	تاجُ العارفین قطبُ الاقطاب حضرت عبدالنّبی شامی نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ۔
۲	تذکرہ انوارِ صابری (سوانح حیات حضرت مخدوم علاؤالدین علی احمد صابری رضی اللہ عنہ)	الحاج جناب محمّد بشیر انبالوی صاحب
۳	عین الفقر	سُلطان العارفین حضرت سُلطان محمّد باہو قدّس سرہٗ العزیز
۴	رسالہ رُوحی شریف	سُلطان العارفین حضرت سُلطان محمّد باہو قدّس سرہٗ العزیز
۵	ابیاتِ باہوؒ	مُحقق و شارح پروفیسر سُلطان الطاف علی صاحب پرنسپل ڈگری کالج اوستہ محمّد بلوچستان
۶	رَاحتُ القُلوب	حضرت شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۷	مقالاتِ کاظمی	جناب علامہ سید احمد سعید کاظمی مدّظلہٗ العالی۔
۸	گلزارِ نقشبند	الحاج صاحبزادہ غلام صدیق احمد نقشبندی مُجدّدی مدّظلہٗ العالی

Marfat.com

۹	سوانح حیات حضرت عبداللہ کوہاٹی بہ المعروف حاجی بہادر رحمۃ اللہ علیہ	جناب سید لعل شاہ ابن الابن حضرت موصوف
۱۰	اسرار طریقت	عالیجناب حضرت شاہ محمد غوث رحمۃ اللہ علیہ
۱۱	الانتباہ فی سلاسل اولیاء	حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۲	سلسلۃ الاولیاء	حضرت شاہ محمد بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۳	شرائف غوثیہ	حضرت سید محمد فاضل الدین بٹالوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۴	مصنفات	حضرت علیم الدین چشتی جالندھری رحمۃ اللہ علیہ
۱۵	نزہۃ الخواطر	حضرت علامہ عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ
۱۶	بحرِ ذخار	حضرت وجیح الدین اشرف لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ
۱۷	سوانح عمری	صاحبزادہ شیخ عبدالواحد شامی رحمۃ اللہ علیہ
۱۸	تذکرۂ خیر و برکت	شیخ عبدالسلام ہوشیارپوری رحمۃ اللہ علیہ
۱۹	تذکرۂ مشائخ قادریہ	جناب محمد دین کلیم صاحب
۲۰	تحقیقی مقالہ حضرت تاج العارفین"	صاحبزادی خالدہ شامی صاحبہ
۲۱	ملہمات حضرت قطب جمال الدین ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ	جناب سردار علی احمد خاں صاحب
۲۲	کیمیائے سعادت	جناب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ
۲۳	مکی، مدنی ماہی صلی اللہ علیہ وسلم	جناب قدرؔ آفاقی صاحب
۲۴	مجموعہ اشعار	جناب الحاج منشی غلام رسول صاحب

Marfat.com

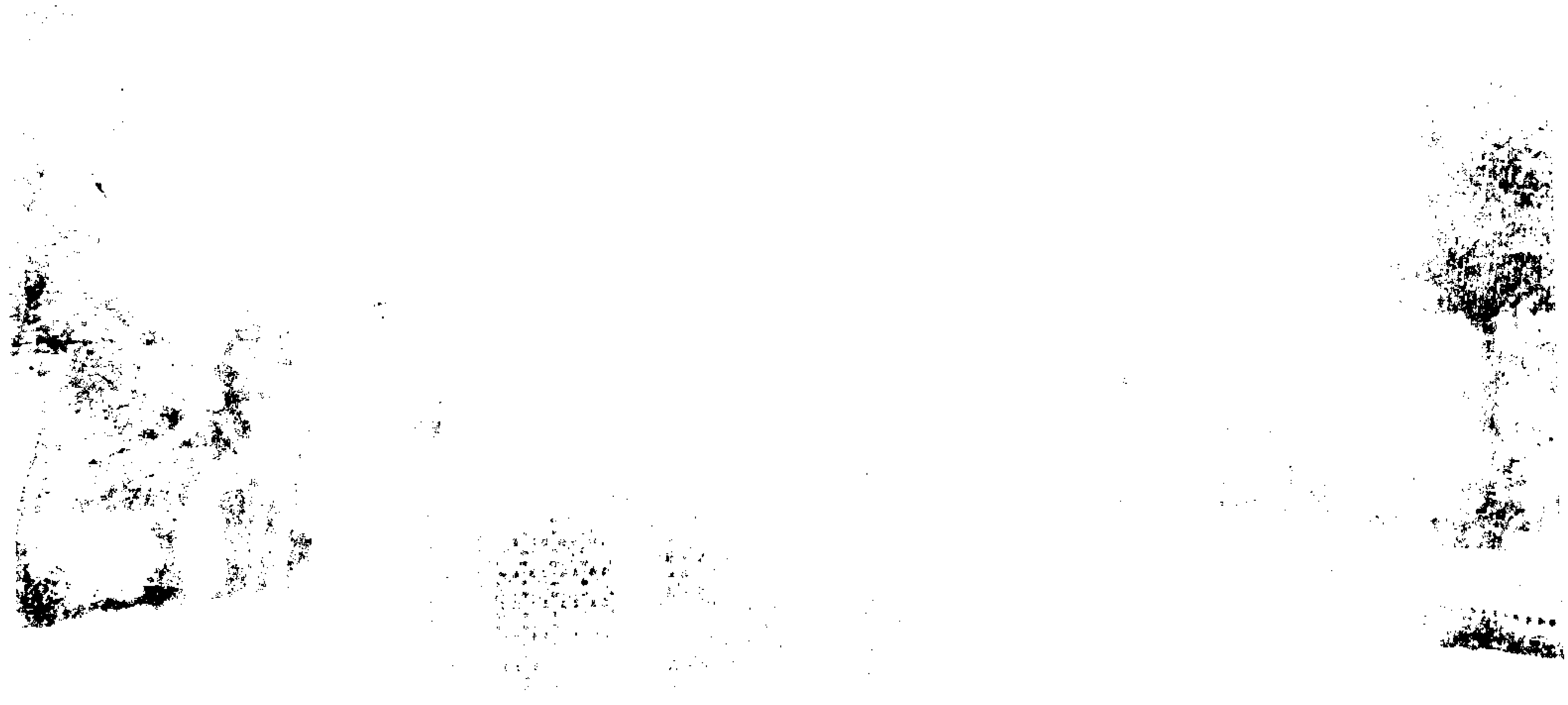

A Tribune photograph

[illegible] نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

عرس مبارک ۱۹۸۰ء کے موقع پر تمام مذاہب کے لوگ رسم چادر پوشی ادا کر رہے ہیں۔

عرس مبارک ۱۹۸۰ء کے موقع پر نعت خوانی ہو رہی ہے۔

Marfat.com

حضرت عباس حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ (درمیان) بموقعہ عرس مبارک ۱۹۸۱ء رسم چادر پوشی ادا

حضرت عباس حسین شاہ رحمۃ اللہ علیہ عرس مبارک ۱۹۸۵ء کے موقع پر

Marfat.com

عرس مبارک ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر شیخ [illegible] محمد سلطان بن شیخ محمد بخش [illegible] شاہ پوری (دائیں جانب)
[illegible] عارفین کے شعور میں

عرس مبارک ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر ختم شریف پڑھا جا رہا ہے۔

Marfat.com

عُرس مُبارک ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر تمام مذاہب کے لوگ رسم چادر پوشی ادا کر رہے ہیں

عُرس مُبارک ۱۹۸۲ء کے موقعہ پر دُور درشن جالندھر (بھارت) کے کیمرہ مین فلم بنا رہے ہیں

Marfat.com

عرس مبارک ۱۹۹۲ء کے موقعہ پر لنگر خانہ کا منظر

عرس مبارک ۱۹۹۲ء کے موقعہ پر لنگر خانہ کا منظر

Marfat.com

روضۂ مبارک تاج العارفین قطب الاقطاب حضرت شیخ عبدالنبی شامی نقشبندی مجددی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
بمقام شام چوراسی (رقبہ ۵۰ کنال) ضلع ہوشیارپور، پنجاب (بھارت) المتوفی ۲۲ ربیع الاول ۱۱۴۶ھ

روضۂ مبارک کا اندرونی منظر۔ صاحبزادہ حاجی محمد سلیم شامی نقشبندی (پشت دسویں) بموقع عرس مبارک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۳ء
حضرت تاج العارفین رحمۃ اللہ علیہ کے حضور میں

Marfat.com

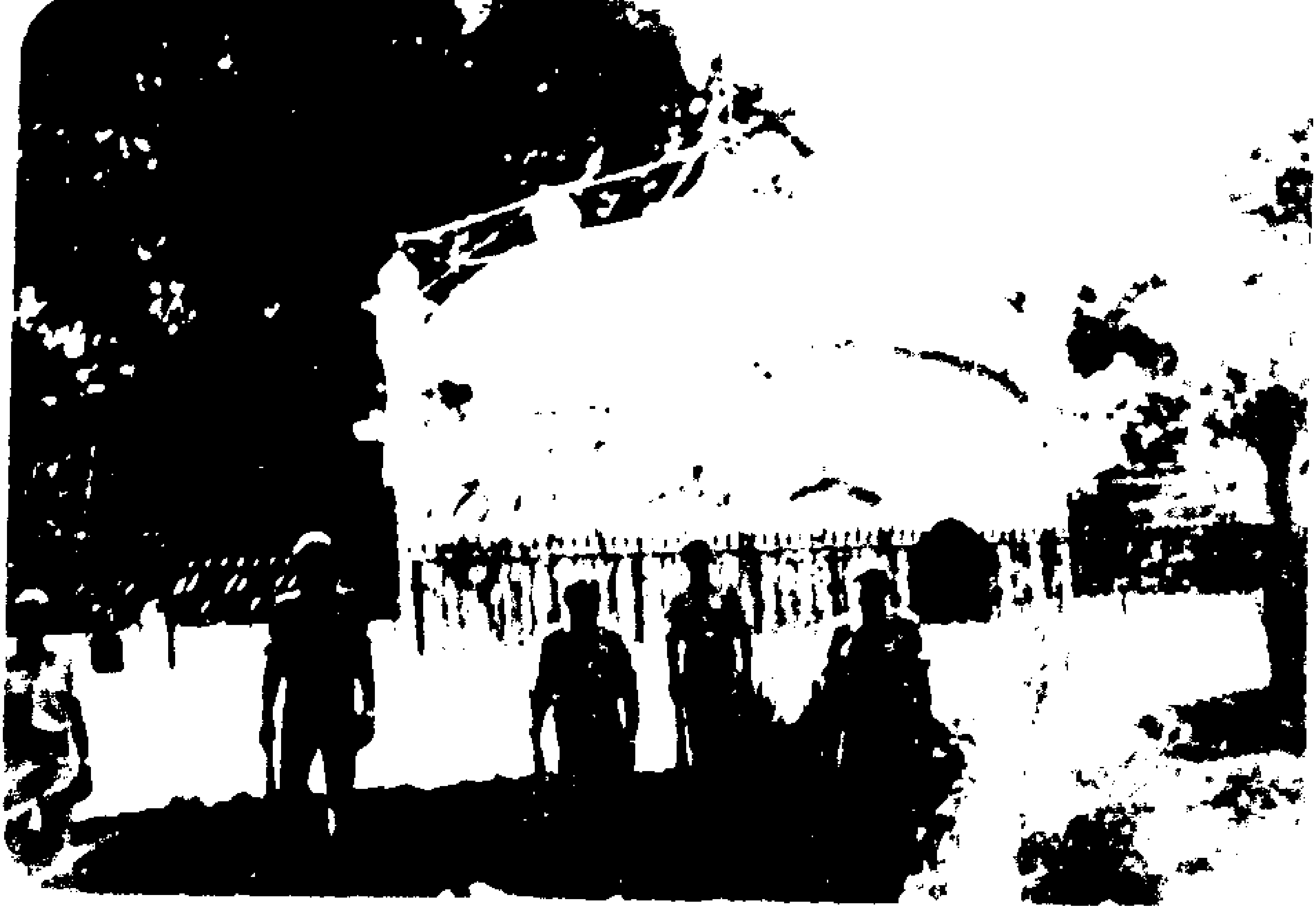

عرس مبارک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر روضۂ مبارک کا بیرونی منظر

حضرت شیخ عبدالنبی شامی رحمۃ اللہ علیہ کا تصرف ہے کہ ہندو اور سکھ شدید اختلافات کے باوجود آپؒ کے عُرس مُبارک

۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء کے موقع پر مشترکہ طور پر رسم چادر پوشی ادا کر رہے ہیں۔

Marfat.com

عُرس مبارک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء
کے موقع پر تمام مذاہب کے
لوگ رسم چادر پوشی ادا کر
رہے ہیں۔

عُرس مبارک ۱۰ ستمبر ۱۹۸۵ء کے موقعہ پر لنگر خانہ کا ایک منظر۔

Marfat.com

محمد حسین قادری، حاجی عبدالمجید چشتی نعت خواں ہمراہ لالہ بنارسی داس چیئرمین ایم سی شاہکوٹ اور جتندر کمار بہل
(جنہوں نے بموقعہ عرس فوٹوگرافی کی) حضرت تاج العارفین کے مزار پُرانوار پر نذرانہ عقیدت پیش کر رہے ہیں۔

گورشرن سنگھ شامی اڈیٹر ریلوے (درمیان) جو ۱۸ برس بطور متولی خدمات سرانجام دیتے رہے، جنہوں نے
روضہ مُبارک کی چار دیواری از سرِ نو تعمیر کروائی اور گریل لگوائی۔ انکی وفات ۲۹ ستمبر ۸۳، کو ہوئی اور وہیں مدفن ہوئے

Marfat.com

Marfat.com

Marfat.com